احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

# ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2022ء

71

Quaid Day

Global Empowerment of
Knowledge and Peace

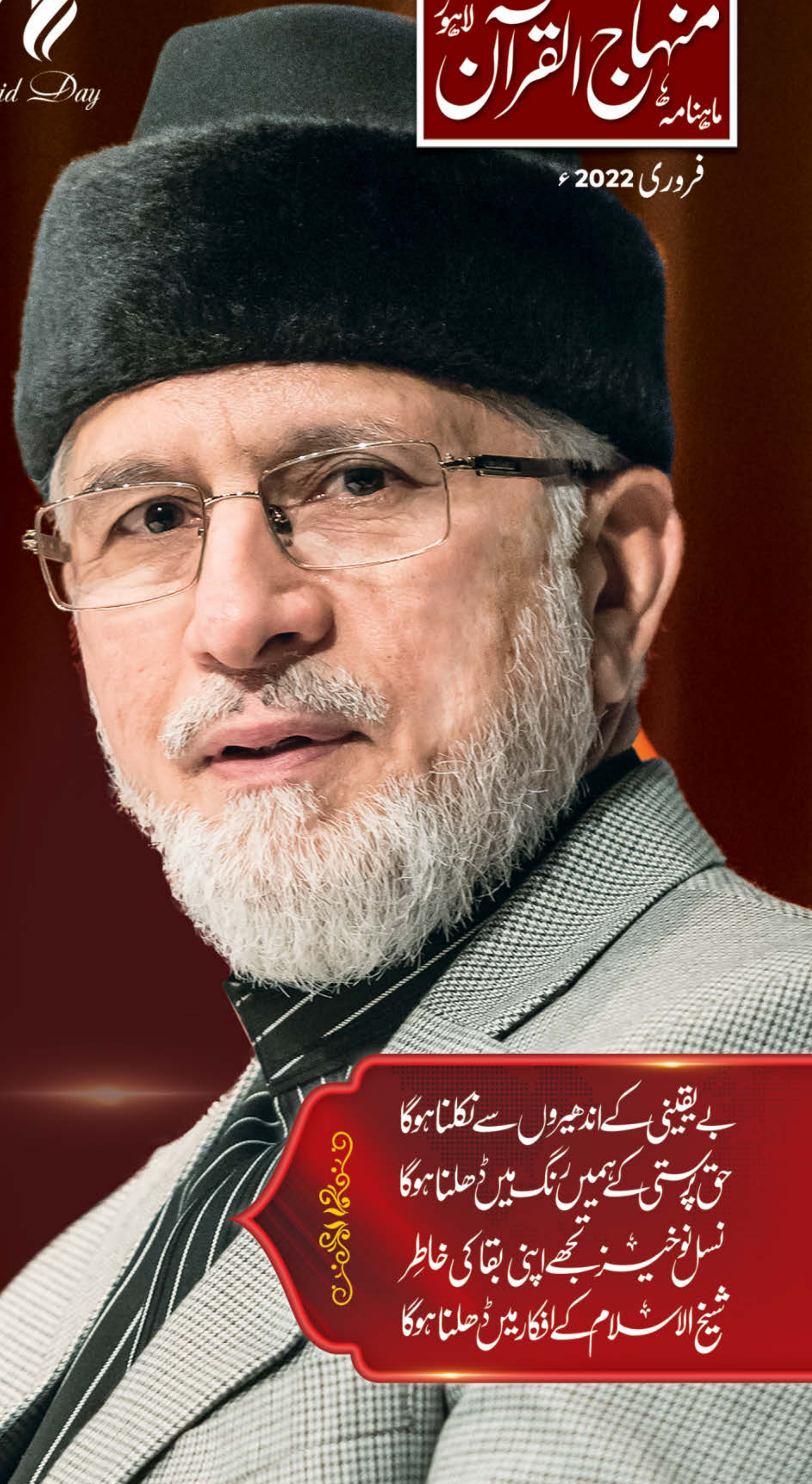

بے یقینی کے اندھیروں سے نکلنا ہوگا
حق پرستی کے ہمیں رنگ میں ڈھلنا ہوگا
نسلِ نوخیز تجھے اپنی بقا کی خاطر
شیخ الاسلام کے افکار میں ڈھلنا ہوگا

زاہد و پارسا رہبر و رہنما مجدّدِ بے مثال مجتہدِ باکمال
پیارے رب کی عطا طاہر القادری نائبِ مصطفیٰ طاہر القادری

ہم نابغۂ عصر مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، قائدِ ملتِ اسلامیہ

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو اُن کی

# 71 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

اللہ رب العزت کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو عمرِ خضر سے نوازے
اور زمانہ تا قیامت آپ کے علمی فیضان سے بہرہ مند ہوتا رہے

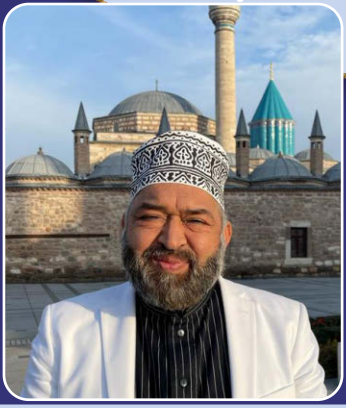

## منجانب سیّد محمود شاہ الازہری

## صدر منہاج یورپین کونسل زون 1:

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

# ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد: 36 / شمارہ: 2 / رجب المرجب ۱۴۴۳ھ / فروری 2022ء

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری



چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد رفیق نجم، محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد شفقت اللہ قادری
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد افضل قادری


## حسن ترتیب

خصوصی اشاعت


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ: شیخ الاسلام: ایک فکر، ایک تاریخ، ایک تحریک | چیف ایڈیٹر | 3 |
| مجدّد دہر دور کی عبارت کا حرف ہوتا ہے | ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | 5 |
| شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری: ایک عظیم رول ماڈل | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری | 13 |
| علوم القرآن کا فروغ: شیخ الاسلام کی خدمات کا ایک تجدیدی پہلو | علامہ غلام مرتضیٰ علوی | 22 |
| کتبِ حدیث کے تراجم الابواب: عظیم اجتہادی کاوش | ڈاکٹر نعیم انور نعمانی | 28 |
| علومِ عربیہ پر شیخ الاسلام کی دسترس: ایک جائزہ | ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی | 39 |
| مدارسِ دینیہ میں نصابی اصلاحات: ایک عظیم تحفہ | عین الحق بغدادی | 45 |
| ڈاکٹر محمد طاہر القادری: گلستانِ صد ہزار رنگ | حافظ شفیق الرحمٰن | 49 |
| راہِ حق کا مسافر | مظہر برلاس | 53 |
| 2021ء: شیخ الاسلام کی علمی و فکری اور تحقیقی خدمات کا جائزہ | محمد فاروق رانا | 57 |
| کلماتِ حکمت | حنا وحید | 62 |
| Worldwide Recognition of Shaykh-ul-Islam Dr. Tahir-ul-Qadri's Global Efforts (M. Farooq Rana) | | 72 |



ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبدالسلام/ساجد علی یوسف
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

قیمت خصوصی شمارہ: 80 روپے | سالانہ خریداری: 350 روپے



انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔



بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور Ext:128 UAN:042-111-140-140

# حمد باری تعالیٰ

آسمانوں کا خدائے مہرباں بھی ہے وہی
ہر زماں، ہر ہر جہاں کا حکمراں بھی ہے وہی

وہ جو ذہنوں میں جلاتا ہے تجسس کے چراغ
ان چراغوں کا حقیقی پاسباں بھی ہے وہی

وہ جو دیتا ہے دعاؤں کو اثر کا ضابطہ
ہر گھڑی میرے پسِ وہم و گماں بھی وہی

شعلۂ جاں کا محافظ ہے فقط ربِّ قدیر
دھوپ میں جلتے ہوؤں کا سائباں بھی ہے وہی

ایک اک ذرہ خدا کے حکم کا پابند ہے
مالکِ ارض و سماء کون و مکاں بھی ہے وہی

اپنی رحمت کی ردائیں بانٹتا رہتا ہے وہ
اپنے بندوں کے لئے جائے اماں بھی ہے وہی

صرف طاقت کا ہے سر چشمہ خدائے ذوالجلال
ہر جہاں میں قوتِ ہر ناتواں بھی ہی وہی

راستہ سیدھا دکھاتا ہے وہ ہر مخلوق کو
شاہدِ عادل، خدائے مرسلاں بھی ہے وہی

پتھروں کو گفتگو کا فن بھی سکھلاتا ہے وہ
قادرِ مطلق، خدائے اِنس و جاں بھی ہے وہی

خوشۂ گندم سے بھرتا ہے جو دامانِ ریاضؔ
اپنی ہر مخلوق کا روزی رساں بھی ہے وہی

﴿ریاض حسین چودھری﴾

# نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نطقِ خدا کو آپؐ کی گفتار کو سلام
پیارے نبیؐ کی سیرت و کردار کو سلام

حسنِ عمل کی لو سے درخشاں ہوا جہاں
آقاؐ کے نورِ حکمت و اسرار کو سلام

سب ہیں تجلیات کا پر تو لیے ہوئے
شہرِ نبیؐ کے سب در و دیوار کو سلام

خلوت گہِ رسولؐ وہ بعثت گہِ نبیؐ
انوارِ مصطفٰی کے امیں غار کو سلام

روشن ہے جوئے وقت کے دھارے میں کہکشاں
آقاؐ کے اہلِ بیت کے گھر بار کو سلام

لکھی تھی جن کے پیار نے ہجرت کی داستاں
ان کی وفا کو، عشق کو، ایثار کو سلام

جن کو ملی محبت و نصرت رسولؐ کی
شہرِ مدینہ، اُن ترے انصار کو سلام

جس نے وطن رسولؐ پر قربان کردیا
اُس قافلے کو، قافلہ سالار کو سلام

وہ نورِ لازوال جو پھیلا ہے حشر تک
اس والضحیٰ کو آپؐ کے انوار کو سلام

آنکھیں خنک مناظرِ خضریٰ سے تر رہیں
کرتی رہیں حضورؐ کے دربار کو سلام

﴿شیخ عبدالعزیز دباغ﴾

# اداریہ

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری: ایک فکر، ایک تاریخ، ایک تحریک

چیف ایڈیٹر
نوراللہ صدیقی

اللہ رب العزت کا کروڑ ہاشکر ہے کہ منہاج القرآن کے کارکنان، وابستگان و رفقائے کار شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کا **71** واں یوم پیدائش اِن دعاؤں کے ساتھ منا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمرِ خضر عطا فرمائے۔ ہر سال کی طرح امسال بھی شیخ الاسلام سے محبت و عقیدت رکھنے والی اہلِ علم شخصیات نے ان کے لیے اپنے خصوصی پیغامات کا تحفہ بھجوایا ہے جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں:

سربراہ مجلس وحدت المسلمین علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا کہ میں اس بات پر ہمیشہ راحت محسوس کرتا ہوں کہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا دوست ہوں اور مجھے ان کی رہنمائی میسر رہتی ہے۔ منہاج القرآن نے پاکستان اور پاکستان سے باہر دین کی قابلِ رشک خدمت کی ہے۔ **4** دہائیوں کے قلیل عرصہ میں اتنا کام صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہی کر سکتے ہیں۔ میں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں۔

چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مولانا محمد سید عبدالخبیر آزاد نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ علوم القرآنیہ ہوں یا علوم الحدیث، علم فقہ ہو یا تصوف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے گراں قدر علمی خدمات انجام دیں۔ یقیناً ایسی ہمہ جہت علمی شخصیت کی عالمِ اسلام اور پاکستان کو ضرورت ہے۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں میرؒ پیر سید ہارون علی گیلانی نے پیغام تہنیت میں کہا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہر دلعزیز علمی شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی زندگی بذات خود اسلام کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ انہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں کئی اچھوتے موضوعات پر منفرد تحقیقی کام کیا ہے۔ انہوں نے اُمت پر واجب بہت سارے قرض اتار دیئے ہیں۔

سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے خصوصی طور پر تہنیتی پیغام بھجواتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دین اسلام کی سربلندی کے لئے ساری دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی دینی، ملی و علمی خدمات گراں قدر ہیں۔ شیخ الاسلام نے قرآن و حدیث، اصولِ حدیث، سیرت النبی، عقائد، فضائل ومناقب، تصوف اور دیگر بے شمار موضوعات پر گراں قدر علمی، تحقیقی خدمات انجام دی ہیں۔ ہم ان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کیلئے دعا گو ہیں۔

صوبائی وزیر صاحبزادہ سید صمصام علی شاہ بخاری خانوادہ حضرت کرمانوالہ شریف نے اپنے پیغام میں کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ہمارا عقیدت اور محبت کا رشتہ ہے۔ ان کے ہاں ہمیں ہمیشہ بے پناہ عزت اور پیار ملا۔ میں منہاج القرآن میں اس احساس کے ساتھ جاتا ہوں کہ یہ میرا گھر ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری فی زمانہ اہلسنت کے سرخیل اور محافظ ہیں۔ میں ان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے بصد عجز و نیاز دل و جان سے دعا گو ہوں۔

پیر قطب الدین فریدی، سجادہ نشین مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف پیر اولیا بادشاہ فاروق، صوبائی وزیر سید سعید الحسن شاہ، سینیٹر کامل علی آغاز، صوبائی وزیر چودھری ظہیر الدین، صوبائی وزیر محسن لغاری، صوبائی وزیر راجہ یاسر سرفراز، سینیٹر اعجاز چودھری، حافظ علامہ محمد رفیق طاہر سابق خطیب پاکستان ایمبیسی لندن، پیر مجتبیٰ فاروق گل بادشاہ اور خلیل الرحمٰن قمر نے بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے لئے دعاؤں کے ساتھ پیغام تہنیت پہنچایا ہے۔

جب بھی تحریک منہاج القرآن کا نام ذہن کے کینوس پر ابھرتا ہے تو اس کے ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کا نام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق ان کے کام کی ایک طویل فہرست نگاہوں میں گھومنے لگتی ہے۔ اداریہ کے تنگ دامن میں ان کی ہمہ جہتی خدمات کا احاطہ ممکن نہیں ہے تاہم تحریک منہاج القرآن کی صورت میں انہوں

نے امت کو عقائدِ صحیحہ کے تحفظ اور علم و تحقیق کی سرپرستی کرنے والا جو انسٹی ٹیوشن عطا کیا ہے وہ رہتی دنیا تک مصطفوی تعلیمات کی روشنی کو پھیلاتا رہے گا اور لاکھوں، کروڑوں تشنگانِ علم اس سے سیراب ہوتے اور کسب فیض کرتے رہیں گے۔

برصغیر پاک و ہند میں بہت ساری شخصیات اور تحاریک نے اپنے اپنے ادوار میں اصلاحِ احوال، فروغِ علم اور حصولِ آزادی کی جدوجہد کے باب میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ اگر منہاج القرآن کا موازنہ ماضی کی اصلاحی دینی تحریکوں سے کیا جائے تو اس میں ایک ہمہ جہتی نظر آتی ہے۔ بیک وقت تجدید دین، اصلاحِ احوال، اصلاحِ معاشرہ، فروغِ امن اور خدمتِ انسانیت نمایاں نظر آتی ہے۔ منہاج القرآن کی صورت میں شیخ الاسلام نے جو تحفہ امت کو دیا ہے، اس کی ٹھنڈی ہوائیں حبس زدہ ماحول کو ہمیشہ تازگی بخشتی رہیں گی۔ رواں صدی کا سب سے بڑا فتنہ اسلام پر انتہا پسندی اور عدمِ برداشت کا داغ لگانا اور پیغمبرِ امن و سلامتی کے پیروکاروں کو دہشت گرد ثابت کرنا تھا۔ اس ضمن میں غیروں کی سازش اور اپنوں کی نادانی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور ایک ایسی فضا بنا دی گئی کہ جو شخص بھی انتہا پسندی کے خلاف بات کرتا تو اُسے خودکش بمباروں اور دھماکوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ دو دہائیوں تک خوف و ہراس کی فضا نے چار سو ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ انسانیت تو تڑپ ہی رہی تھی مگر اسلام کی اساسی فکر کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا جا رہا تھا۔ ان حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جان ہتھیلی پر رکھ کر سامنے آئے اور انہوں نے شرق تا غرب کے سفر کر کے انتہا پسندی کا داغ لگانے والوں کو اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی درست تعلیمات کے بارے میں آگاہ کیا اور قرآن و سنت کے لاتعداد حوالہ جات کے ذریعے اپنوں اور پرایوں کو باور کروایا کہ اسلام انتہا پسندی کا نہیں بلکہ انسانیت سے محبت کرنے والا اور اس کی بقا کا محافظ دین ہے۔

انتہا پسندی کے اس فتنہ کے دوران پاکستان میں بے گناہ انسانیت کا تو خون بہہ ہی رہا تھا لیکن امریکہ، برطانیہ اور یورپ میں آباد لاکھوں کی تعداد میں مسلمان خاندانوں کا جینا دوبھر ہو گیا تھا اور دیارِ غیر میں کئی دہائیوں سے آباد مسلمانوں کے لئے روزمرہ کے امور انجام دینے کے لئے گھروں سے نکلنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ اس صورت حال کو موجودہ گورنر پنجاب چودھری محمد سرور نے بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر کہا تھا اگر ڈاکٹر طاہرالقادری انتہا پسندی کی تہمت کا رد کرنے کے لئے اپنا عالمگیر دینی و ملی کردار ادا نہ کرتے تو مسلمانوں کے لئے یورپ میں رہنا ناممکن ہو جاتا۔

امن کی مصطفوی تعلیمات کا پرچم تھامے قریہ قریہ دعوتی مساعی کو بروئے کار لانے کی پاداش میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، تحریک منہاج القرآن اور ان کے کارکنان کو بہت سارے چیلنجز اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا اور اس کی بڑی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی (آزمائش کا یہ سلسلہ تاحال کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے)۔ اسلام کے تشخص کو دہشت گردی کے داغ سے مجروح کرنے کی ہر کوشش کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے توفیقِ ایزدی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلینِ پاک کے تصدق سے ناکام بنایا۔ نہ صرف اغیار کو مصطفوی تعلیمات کی روح سے روشناس کرایا بلکہ اسلام کے نام پر انسانی جانوں سے کھیلنے والے اپنوں کی کج فکری کی بھی اصلاح کی۔ آج سے ایک دہائی قبل خودکش دھماکوں کے بارے میں تنقیدی رائے دینے کا مطلب جان سے جانا ہوتا تھا اور ان کے ٹھیک یا غلط ہونے کے بارے میں فکری ابہام پیدا کیے جاتے تھے مگر شیخ الاسلام کی تحریری، تقریری، تصنیفی و تالیفی خدمات کے نتیجے میں آج ہر زبان بلاجنبش دہشت گردی، انتہا پسندی اور خودکش دھماکوں کو حرام اور اِسے انسانیت کے خلاف ایک جرم تسلیم کرتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اسلام اور انسانیت کے حوالے سے یہ ایک ایسی خدمت ہے جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور کسی کو اسلام پر انتہا پسندی اور دہشت گردی کی تہمت لگانے کی جرأت نہیں ہو سکے گی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے رواں صدی میں مسلمانوں کو آگے بڑھنے کے لئے وہی راستہ دکھایا جو حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال قبل دکھایا تھا یعنی مومن کی شناخت علم، تقویٰ، اعتدال اور رواداری ہے۔ بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری رواں صدی میں علم و امن کی عالمگیر امپاورمنٹ کی ایک مضبوط اور توانا آواز ہیں۔

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا.... تو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

# مجدّد ہر دور کی عبارت کا حرف ہوتا ہے

## قرآن مجید سے علم و حکمت کے موتی نکالنے والے کو حرفِ دور، حرفِ عبارت حرفِ کتاب، حرفِ زمانہ، حرفِ اُمت اور حرفِ قوم کہتے ہیں

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

انسانی زبان سے ادا ہونے اور قلم سے لکھے جانے والے اکثر جملے تین اشیاء کا مجموعہ ہوتے ہیں:

۱۔اسم ۲۔فعل ۳۔حرف

کوئی بھی اسم اپنے معنی و مفہوم اور نقطۂ نظر کے ابلاغ، اپنی واضحیت اور مقصدیت کے اعتبار سے اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک اس اسم کو کسی فعل کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ اسی طرح اسم اور فعل جب ایک عبارت میں اکٹھے ہوجائیں تو اس وقت تک وہ اپنا مفہوم اور مقصد واضح نہیں کرسکتے جب تک اس اسم اور فعل کو جوڑنے والا کوئی رابطہ درمیان میں نہ ہو۔

اسم اور فعل کے معنی و مفہوم کو واضح کرنے والی اور اس عبارت کو تکمیل کے مراحل سے گزار کر ایک جملہ بنانے والی شے کا نام حرف ہے۔ مثلاً: جب ہم کہتے ہیں: ''زید نے حامد کو کہا۔'' اگر اس جملے میں سے ''نے'' اور ''کو'' ختم کردیں تو اب جملہ ''زید حامد کہا'' غیر واضح عبارت ہے۔ یعنی کس نے کس کو کہا؟ اس کا مفہوم واضح نہیں ہورہا۔ الغرض عبارت میں حرف کی صورت میں موجود رابطہ نکل جانے سے ہم کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکتے۔

حرف کی طاقت بظاہر نظر نہیں آتی مگر تشکیلِ عبارت اور تکمیلِ جملہ اس کے بغیر ممکن نہیں۔ جملے اور عبارت کی composition کا دار و مدار حرف پر ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دو اسموں کو آپس میں جوڑ کر انہیں واضح کردینے والی طاقت حرف کہلاتی ہے...... دو حقیقتوں کو جوڑ کر حقیقتِ کبریٰ میں بدل دینے کی طاقت کا نام حرف ہے...... دو معرفتوں کو معرفتِ کبریٰ بنانے والی طاقت کا نام حرف ہے...... بکھرے ہوئے وجود کو جوڑنے والی شے کا نام حرف ہے...... بکھری ہوئی ہستیوں کو جوڑ کر قوم بنانے والی طاقت کا نام حرف ہے...... اور بکھرے ہوئے افراد کو ایک امت کی شکل دینے والی شے کا نام حرف ہے۔

اسی طرح جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات الفاظ کے مجموعے پر مشتمل ہوتی ہیں اور ہر ایک لفظ ایک سے زائد حروف کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لکل آية منها ظهر وبطن. (ابن حبان، ۱:۲۷۶، رقم:۷۵)

''قرآن مجید کے ہر لفظ اور ہر حرف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔''

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کا ہر ہر حرف اپنی ذات میں ایک حقیقت ہے۔ قرآن مجید کے کلمات حروف کا مجموعہ ہوتے ہیں لیکن ہر حرف تنہا اپنی ذات میں ایک کامل حقیقت بھی ہے۔ اللہ رب العزت نے کوئی ایک حرف بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں کیا بلکہ کسی شے کو مقصدیت و معنویت دینے کے لیے اسے حرف کا محتاج بنا دیا ہے۔

قرآن مجید میں ہمیں متعدد مقامات پر حروفِ مقطّعات نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دیکھنے میں ایک حرف ہے مگر اپنے وجود میں اللہ کی معرفت، انوار وتجلیات، عرفان اور علمِ لدنی کا مرکز ومحور بن کر بیٹھا ہے۔ گویا وہ شے جو اپنے اندر سمندروں کی وسعت جیسا معنی لے کر بیٹھی ہے، اس کا نام حرف ہے۔ قرآن مجید میں الٓمٓ، قٓ، صٓ، نٓ، كٓهٰيٰعٓصٓ کی صورت میں موجود یہ تمام حروف ہیں اور الگ الگ کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ ان کے اصل معنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانتے ہیں یا جنھیں اس خزانہ سے جتنی معرفت نصیب ہوجائے، مگر اپنے وجود میں یہ حروف سمندر ہیں۔ اِن کی معرفت بنانے والے کے پاس ہے یا اِن کا علم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہے جن پر یہ پیغام نازل ہوا، یا اِن کا علم اُن کے پاس ہے جن پر وہ کرم فرما دیں۔

اہلِ معرفت سے ''الٓمٓ'' کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: الفؔ سے مراد اللہ ہے، لامؔ سے مراد جبریل امین ہیں اور میمؔ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ گویا الفؔ ایک الگ حقیقت ہے، لامؔ ایک الگ حقیقت ہے اور میمؔ بھی ایک الگ حقیقت ہے۔ اور ان تین حقیقتوں کے آپس میں جڑنے سے حقیقتِ کبریٰ بن گئی ہے۔ [حروفِ مقطعات کے معانی کی تفصیلات کے لیے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''حروفِ مقطعات کا قرآنی فلسفہ'' ملاحظہ فرمائیں۔]

## حرف کے معانی و مفاہیم (لغت کی روشنی میں)

لغت میں حرف کے کئی معانی اورمفاہیم بیان کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں چند معانی حرف کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے بیان کیے جارہے ہیں:

### ۱۔ حرف: اسم کو اسم کے ساتھ جوڑنے والا

لغت کے اعتبار سے حرف کا پہلا معنی ومفہوم یہ ہے کہ: ''تربط الاسم بالاسم'' (تاج العروس، ۲۳:۱۲۹) یعنی حرف؛ اسم کو اسم سے جوڑتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک اسم اس وقت تک اپنے وجود میں نامکمل رہتا ہے جب تک کسی دوسرے اسم (نام) سے جڑ نہ جائے۔ وہ اسم جو اپنی ذات میں مکمل نہ تھا، حرف کے ذریعے سے دوسرے اسم سے جڑ گیا تو مکمل ہوگیا۔

### ۲۔ حرف: فعل کو فعل کے ساتھ جوڑنے والا

حرف کا دوسرا معنی یہ ہے: ''تربط الفعل بالفعل'' یہ فعل کو فعل سے جوڑتا ہے۔

یعنی ایک فعل اپنے وجود میں اس وقت تک کامل نہیں ہے جب تک کسی دوسرے فعل سے اس کا تعلق پیدا نہ ہوجائے اور اس تعلق کو جو شے قائم کرتی ہے، وہ حرف ہے۔

معلوم ہوا کہ ہم جیسے ناکاروں کا فعل (کام) جسے کوئی پوچھتا نہ تھا، جب کسی صاحبِ عمل، صاحبِ کردار، صاحبِ اخلاق، صاحبِ ورع، صاحبِ تقویٰ، صاحبِ ارشاد اور صاحبِ نظر سے جڑ گیا تو وہ فعل (کام) بھی مکمل ہوگیا۔ جب تک ہمارا کردار، ہمارا عمل اپنی ذات میں تھا، اُس وقت تک ہم اور ہمارے افعال (کام) بھی نامکمل تھے، مگر جب ہم نے اپنے کام کو کسی کامل کے کام میں ضم کردیا تو ضم کرنے کی دیر تھی کہ انمول ہوگئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جب تک بِکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا
تو نے خرید کر مجھے اَنمول کر دیا

### ۳۔ قرآن کے حروفِ سبعہ کے مفہوم سے ماخوذ معنی

حرف کا ایک معنی قرآن مجید کے حروفِ سبعہ کے مفہوم سے بھی مستنبط و مستفاد ہوتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ھذا القرآن انزل علی سبعة احرف۔ (بخاری، الصحیح، ۴: ۱۹۰۹، رقم: ۴۷۰۶) کہ قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے۔

ان سات حروف سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟ ایک مراد یہ ہے کہ قرآن مجید سات مختلف قراء توں میں نازل ہوا ہے۔ جسے ''سبعة قرأة'' کہا جاتا ہے۔ ایک مراد یہ ہے کہ قرآن مجید سات مختلف لہجوں میں نازل ہوا ہے جس میں قریش، یمن، ہوازن اور دیگر لغات شامل ہیں۔ سات حروف سے مراد سات قراءت ہوں یا سات لہجے ہوں، اصول یہ ہے کہ جب ہم کسی ایک قراءت یا لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کریں تو اصول اور قاعدے کے مطابق اس قراءت میں ہی ایک حد تک پڑھنا پڑتا ہے۔ یہ نہیں

کرسکتے کہ ایک لفظ ایک قراءت میں پڑھا اور پھر دوسری قراءت کرنا شروع کردی اور پھر ساتھ ہی تیسری، چوتھی اور پانچویں قراءت میں پڑھتے چلے جائیں۔نہیں! ایسا نہیں کرسکتے! اس کے کچھ قواعد وضوابط ہیں۔ اسی اصولِ قراءت یا لہجے کے دائرے میں رہ کر اور اس کے تابع رہ کر قراءت کرنی پڑتی ہے۔ ایک قراءت سے دوسری یا تیسری قراءت کی طرف چھلانگ نہیں لگاسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب قراء حضرات تلاوت کرتے ہیں تو یہ واضح کردیتے ہیں کہ وہ فلاں قراءت میں تلاوت کرنے لگے ہیں۔

قرآن مجید کے ان سبعہ حروف کے اصول سے معلوم ہوا کہ حروف ایک نظام دے رہے ہیں، اگر ایک نظام کو اپنایا تو آخر تک اسی نظام پر چلنا پڑتا ہے۔ یہ حرف بھی ہماری تربیت کرتے ہیں کہ اگر کوئی ایک لہجہ یا قراءت کسی آیت کو مل جائے تو آیت اس کے تابع ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اگر ہمیں اپنی زندگیوں میں ایسی شخصیات مل جائیں جو حروف کی مانند ہوں تو ان سے جڑ جائیں۔فیض لینے کے لیے ٹوٹنا نہیں بلکہ جڑ کر رہنا پڑتا ہے۔ منزل تک پہنچنے کے لیے جب کسی ایک کا دامن پکڑ لیں، کسی کو شیخ مان لیں تو استقامت سے اس کے ساتھ رہنا پڑتا ہے، تب ہی اس کے در سے فیض ملتا ہے۔

سلاسلِ طریقت؛ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، رفاعیہ، شاذلیہ وغیرہ جس سے بھی جڑے ہیں تو آخر تک اسی طریق پر ہی منازل طے کرنا پڑیں گی۔ یہ نہیں کہ ایک قدم قادریت میں رکھا ہے، ایک چشتیت میں رکھا ہوا ہے، کبھی سہروردی ہوگئے، کبھی نقشبندی ہوگئے، کبھی رفاعی ہوگئے، کبھی شاذلی ہوگئے۔ اہلِ معرفت کہتے ہیں کہ جب کسی کے در پر آجاؤ تو پھر سب کچھ وہیں سے ملتا ہے۔ یہ نظام بھی ہمیں حرف نے سکھا دیا۔

### ۴۔حرف: کنارہ کش ہونے والا

لسان العرب میں حرف کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ:

**فلان علی حرف من أمره ای ناحیة۔**

فلاں شخص جو اس دنیا سے کنارہ کش ہوگیا، یعنی جو شخص معاشرے سے الگ ہوکر دور جا بیٹھا ہو، اسے بھی حرف کہتے ہیں۔ اسی مفہوم کے مطابق قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللهَ عَلٰی حَرْفٍ. (الحج،۲۲:۱۱)

’’اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو (بالکل دین کے) کنارے پر (رہ کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے۔‘‘

اس معنی کی رو سے حرف اس شخص کو کہتے ہیں جو رہتا تو اس دنیا میں ہومگر دنیا و مافیہا سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو...... وہ دنیا سے کنارہ کش ہوکر خدا کی معرفت، محبت اور تجلیات و انوار میں گم رہتا ہو...... دنیا میں ہومگر دنیا کو اپنے اندر نہ آنے دیتا ہو...... دنیا اس سے استفادہ کررہی ہومگر وہ دنیا کی راحت، لذت، کشش اور مادیت سے دور ہوکر صرف اُس اللہ سے لَو لگائے ہوئے ہو۔

حرف کے اسی معنی سے یہ مفہوم بھی واضح ہوتا ہے کہ حرف وہ شخص ہے جو دنیا میں ہومگر ایک طرف جہاں دنیا اس کے اندر نہ ہو، وہاں دوسری طرف دنیا اس کے وجود کے بغیر مکمل بھی نہ ہوسکے۔ وہ خود دنیا سے کنارہ کش ہومگر دنیا کو اس کی ضرورت ہو۔ پس جب زندگی کا فلسفہ مکمل نہ ہو...... جب زمانے کے عقیدے کا باب، سطور اور عبارات مکمل نہ ہوں اور ان کے مفہوم کا کامل ابلاغ نہ ہورہا ہو...... جہاں فلسفہ، عقیدہ، عبارات، تعلیمات اور زندگی کی مقصدیت اور معنویت نظر نہ آئے ...... جہاں نتیجے تک پہنچنا نصیب نہ ہو ...... جہاں استدلال اور استخراج سمجھ نہ آرہا ہو...... جہاں توضیحات اور تشریحات میسر نہ ہوں...... تو ان مواقع پر الجھی ہوئی عبارات، غیرحل شدہ مسائل اور فلسفہ، عقیدہ اور تعلیمات کو مفہوم آشنا بنانے اور انھیں مقصدیت و واضحیت عطا کرنے کے لیے حرف کی ضرورت ہوتی ہے۔ عبارت کو معنویت اور مقصدیت کا نور عطا کرنے اور بکھرے ہوئے حروف کو کتاب کی صورت دینے کے لیے حرف کی ضرورت پڑتی ہے۔

قرآن موجود ہومگر اس میں موجود علم و حکمت کے موتی نکالنے والا کوئی نہ ہوتو موتیوں کو منظرِ عام پر لانے والے کو حرفِ دور، حرفِ عبارت، حرفِ کتاب، حرفِ زمانہ، حرفِ امت اور حرفِ قوم کہتے ہیں...... قوم موجود ہومگر اس بکھری ہوئی قوم کو ایک وجود دے کر چلانے والا کوئی نہ ہوتو اس بکھری ہوئی قوم کو

ایک وجود میں یکجا کرنے والے کو حرف کہتے ہیں...... جسم موجود ہو مگر روح نکل چکی ہو تو اس مردہ جسم میں دوبارہ روح ڈالنے والے کا نام حرف ہے...... وجود موجود ہو مگر فلسفہ غائب ہو چکا ہو...... وجود موجود ہو، مگر عقیدہ غائب ہو چکا ہو...... وجود موجود ہو، مگر نسبت غائب ہو چکی ہو...... وجود موجود ہو، مگر مقصدیت نکل چکی ہو...... تو اس وجود میں فلسفہ، عقیدہ، نسبت اور مقصدیت کی زندگی ڈال دینے والے کا نام حرف ہے۔ پس ہر دور کی عبارت کو مکمل کرنے کے لیے جس حرفِ زمانہ کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اس دور کا عارف باللہ ہوتا ہے۔ گویا حرف اَہلِ معرفت میں سے ہے جو نامکمل کو مکمل، ناقص کو کامل، بے مقصد کو مقصدیت اور غیر واضح کو واضحیت عطا کرتا ہے۔ معاشرے کو مقصدیت دینے والی، عبارت کو نور دینے والی اور کائنات کو روح دینے والی شے کا نام حرف ہے۔

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری:

## جملہ حروفِ زمانہ کی صفات کے جامع

ہر صدی کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ آغاز اِسلام کے بعد 14 صدیوں میں سے ہر ایک صدی میں ایک کتاب لکھی گئی۔ ہر صدی کی کتاب اس وقت تک نامکمل رہتی ہے جب تک اس زمانے کا کوئی حرف پیدا نہ ہو جو اس کتاب کو مکمل کردے۔ اگر پہلی صدی میں حضرت عمر بن عبد العزیز ﷫ اس زمانے کا حرف بن کر پیدا نہ ہوتے تو اس صدی کی کتاب نامکمل رہتی۔ دوسری صدی کی کتاب میں فلسفے، روایات، درایات، نقلِ حدیث کی کثرت نظر آتی ہے، اگر سیدنا محمد بن اسماعیل الشافعی مجدد صدیِ ثانی اس دور کا حرف بن کر نہ آتے تو دوسری صدی کی کتاب مکمل ہی نہ ہو پاتی۔ اسی طرح پانچویں صدی میں امام فخرالدین رازی اس زمانے کا حرف اس وقت بن کر آئے، جب سب کچھ بکھر چکا تھا، پس اس صدی میں اس زمانے کی کتاب کو تکمیل دینے والا حرف آپ تھے۔ اسی طرح اپنے اپنے زمانے میں اُن ادوار کی کتابِ حیات کو مکمل کرنے کے لیے امام ابوالحسن اشعری، امام غزالی، امام باقلانی، امام سیوطی، حضرت مجدّد الف ثانی، اعلیٰ حضرت اور امام نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے تمام ائمہ کرام اپنے اپنے زمانے کے حرف بن کر کتابِ زندگی کے ٹائٹل پر جلوہ گر ہوتے رہے اور اپنا کردار ادا کرتے ہوئے معاشرے کو مقصدیت عطا کرتے چلے گئے۔

اسی طرح اگر آج کے زمانے کو دیکھیں تو چودھویں صدی کی اِس کتابِ زندگی میں تو سب کچھ بکھر چکا تھا۔ ظاہراً تو ہر پہلو سے چودہ سو سال کا علمی وفکری کام نظر آرہا تھا۔ فلسفہ، نظریہ، اعتقاد، سیرت نگاری، تاریخ، استدلال و استنباط، لغت، صرف، نحو، فصاحت و بلاغت الغرض ہر فن میں کام ہوا مگر معاشرہ تھا کہ بھیڑوں کی طرح بکھرا ہوا تھا...... ریاست تھی کہ سنبھالنے والا کوئی نہ تھا...... سیاست سنتے تھے مگر سمجھانے والا کوئی نہ تھا...... عقیدہ زبان پر تو تھا مگر دلوں میں اتارنے والا کوئی نہ تھا...... گنبد خضریٰ تو موجود ہے مگر ہاتھ پکڑ کر اس سمت لے جانے والا کوئی نہ تھا...... اہل بیت اطہار ﷧ کا نام تو لیتے تھے مگر ان کی ناموس کی حفاظت کے لیے کھڑے ہونے والا کوئی نہ تھا...... بولتے تو سب تھے مگر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر علم اور فکر کا مرکز بن کر کھڑا کرنے والا کوئی نہ تھا...... باتیں تو کرتے تھے مگر اس دین مصطفوی کو اداراتی (institutionalize) بنانے والا کوئی نہ تھا۔ الغرض ہم تو بکھرے ہوئے تھے اور ہر روز مزید بکھرتے جارہے تھے، حتی کہ اس کتابِ زندگی کے انتظار میں جس نے ہمارے وجود کو یکجا کرکے ایک وجود دینا تھا، ہماری عمر گزری جارہی تھی۔

پھر اللہ رب العزت نے اِس دور کی کتاب کو مکمل کرنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں ایک ایسا حرفِ زمانہ ہمیں عطا فرمایا کہ جس میں گزشتہ صدیوں کے تمام حروفِ زمانہ (مجددین وشیوخ الاسلام) کے فیوضات کو جمع فرمادیا۔

## حرفِ زمانہ کے فیض کی تقسیم

جب ہم کسی کے در پر آگئے اور پتہ چل گیا کہ یہی حرفِ زمانہ ہیں اور دنیا سے کنارہ کش اور اللہ سے ملانے والے ہیں اور اسی حرف نے ہماری عبارتوں کو جان دینی ہے تو اس زمانے میں رہنے والے کیا کریں؟

اس بات کو سمجھنے کے لیے حرف کی بحث کو اب ایک دوسرے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ حروف کی کئی اقسام ہیں، مثلاً: حروفِ جارہ، حروفِ نواصب، حروفِ جوازم وغیرہ۔

## ا۔ حروفِ جارہ

عربی زبان میں حروفِ جارہ؛ ب، فِي، مِن، عَلٰی، اِلٰی، عَنْ وغیرہ ہیں۔ یہ اپنے مابعد کو جر (زیر) دیتے ہیں۔ جو ان حروف کے پاس آئے تو اسے مجرور کردیتے ہیں۔ گویا اگر کوئی اپنے زمانہ کے حرف کے پاس آئے تو وہ حرف ان کے اندر منکسر المزاجی، عاجزی، فروتنی اور درگذر کی کیفیت پیدا کردیتا ہے۔ آج کے حرفِ زمانہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بات کی جائے تو جب کوئی شیخ الاسلام کے پاس آتا ہے تو وہ ''ب'' کے ذریعے اسے نسبت عطا کرتے ہیں، ...... مِنْ کے ذریعے سے ابتداء کردیتے ہیں یعنی یہاں سے سلوک، طریقت، علم، معرفت کی ابتداء ہوتی ہے، جس میں بندہ جُڑ کر چلتا ہے...... اِلٰی سے منزل دکھا دیتے ہیں یعنی یہاں نہ صرف شعورِ مقصدیت دیا جاتا اور منزلِ مقصود کا راستہ دکھایا جاتا ہے بلکہ ایصال الی المطلوب اور ایصال الی المنزل بھی ہوتا ہے۔ گویا اِلٰی سے گنبدِ خضریٰ ملتا ہے...... عَلٰی سے رفعت دیتے ہیں ...... اور فِيْ سے نفس کی کائنات بدل دیتے ہیں۔ دل کے آئینے میں فِيْ ہے:

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے:

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ.

''ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں اطرافِ عالم میں اور خود اُن کی ذاتوں میں دِکھا دیں گے۔'' (فصلت، ۴۱: ۵۳)

پس فِيْ کے ذریعے تو کائنات بدلتی ہے، معرفت کے سمندر عبور ہوتے ہیں، نفس کی نفی ہوتی ہے اور بندہ نفسِ امارہ سے سفر شروع کرکے مطمئنہ اور پھر راضیہ اور مرضیہ تک جاتا ہے۔ گویا فِيْ توبہ کا راستہ ہے۔

## ۲۔ حروفِ نواصب

حروف کی ایک قسم حروفِ نواصب ہیں۔ یہ حروف نصب (زبر) دیتے ہیں۔ حرف پہلے جَر کے ذریعے ذات کی نفی کرتا ہے، نفس کو ستھرا اور اجلا کرتا ہے اور پھر جب وہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ اسے اگلا کام عطا کیا جائے تو پھر حرف اُسے نصب لگادیتا ہے۔ نصب؛ فتحہ یعنی زبر کو کہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جب بندہ کسی حرفِ زمانہ کی صحبت میں آتا ہے تو وہ اسے پہلے مجرور کرتا ہے، انکساری و عاجزی دیتا ہے اور پھر نصب (فتحہ) دے کر فتح و نصرت عطا کرتا ہے۔ اب اس پر فتوحات کے دروازے کھلنے شروع ہوجاتے ہیں، اللہ کے انوار وتجلیات کی فتوحات نصیب ہوتی ہیں، معرفتِ الٰہیہ اور معرفتِ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے، فتوحاتِ علمیہ نصیب ہوتی ہیں اور علمِ لدنی کا فیض ملتا ہے۔ حتی کہ یہاں بیٹھ کر وہاں کا منظر دکھایا جاتا ہے۔

## ۳۔ حروفِ جوازم

حروف کی اقسام میں سے ایک قسم حروفِ جوازم کی ہے۔ یہ اپنے مابعد کو جزم دیتے ہیں۔ جزم کا مطلب ہے کہ اسے ثابت قدمی دیتے ہیں اور جمادیتے ہیں۔ جس کو جر دے کر مجرور اور منکسر المزاج کردیا، نصب سے اس کو فتوحات مل گئیں اور اب اس کو دوام، استقامت اور مداومت چاہیے تو اس پر جزم لگادیتے ہیں۔ جس طرح کسی فعل پر حروفِ جوازم لگا دیئے جائیں تو انھیں کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اسی طرح جس پر حرفِ زمانہ یعنی وقت کا کامل شیخ جزم لگادے تو پھر کوئی شخص اس کی حرکت کو ہٹا نہیں سکتا۔ یاد رکھیں! جزم اسم پر نہیں لگتی، یہ صرف فعل اور کردار پر لگتی ہے جب کہ اسم پر جر (انکساری) لگ سکتی ہے۔ یعنی جر ذات پہ لگتی ہے اور جزم (استقامت) فعل پر لگتی ہے۔

## عصرِ حاضر کے حرفِ زمانہ

آج کے حرفِ زمانہ مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کسی کو جر لگا کر انکساری و عاجزی دے رہے ہیں، کسی کو نصب لگا کر فتوحات کے دروازے کھلوا رہے ہیں،

کسی کو ثابت قدم رہنے کے لیے جزم لگا رہے ہیں اور اس کے اندر مداومت کا فعل منتقل کررہے ہیں۔ یہ سب عارف باللہ کی نگاہ کا کمال ہے۔

آج سے تیس چالیس سال قبل امتِ مسلمہ من حیث المجموع زوال کا شکار تھی۔ وعظ، تبلیغ، خطاب، ارشاد، ابلاغ سب جاری و ساری تھا، مگر عبارتیں سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔ بکھری ہوئی عبارتیں اور بکھرے ہوئے کلمات تھے، کسی کا کوئی مفہوم واضح نہیں ہورہا تھا۔ ان حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایسے حرفِ زمانہ بن کر آئے کہ ہر قسم کے حروف کا فیض ان کی ذات میں جمع تھا۔ اِن کے آنے سے فلسفہ، عقائد، تعلیماتِ اسلام، معاشرت، علم، فکر، تربیت، الغرض ہر طرح کی عبارتیں بامقصد ہوگئیں، زندگی، سوچ، علم، فلسفہ، طریق اور منہاج بامقصد ہوگیا۔ آج شیخ الاسلام نے اس زمانے اور اس صدی کو مقصدیت کا فیض عطا کردیا۔ یہ وہ حرف ہیں جنھوں نے سب کو شان عطا کردی۔

دوسری طرف وہ اپنی ذات میں ’’فلان علی حرف من امرہ‘‘ کے مصداق کنارہ کش ہیں۔ انہیں اس دنیا سے خود کچھ نہیں چاہیے بلکہ ہر ایک کو معنویت و مقصدیت کا لباس پہنا دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ دے کر پھر اپنے مولا کی بارگاہ کی طرف محو ہوجاتے ہیں۔

آج اگر نظام المدارس پاکستان، جامعات، یونیورسٹیز، کالجز اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے نوے سے زائد ممالک میں ادارہ جات اور تنظیمات کی بات کریں تو ہر جگہ اس حرفِ زمانہ کا فیض عام نظر آتا ہے۔ شیخ الاسلام کی شخصیت ہمہ جہت اوصاف کی حامل ہے۔ وہ بطورِ مفسر، محدث، فقیہ، متکلم، مربی، منتظم، عارف، سیاست دان؛ الغرض ہر حوالے سے اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔

شیخ الاسلام کی شخصیت کا ایک اور حیران کن پہلو ہے، اس پہلو کو سمجھنے کے لیے اگر ہم اپنے اردگرد موجود مختلف طبقات کی نمائندہ شخصیات کا جائزہ لیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی فلسفی ہے تو اس کی بول چال سے پتہ چلے گا کہ یہ فلسفی ہے اور فلسفے میں گم ہے، شاعر اپنی شاعری میں گم ہے، منتظم ڈکٹیٹر نظر آئے گا، خطیب کا اندازِ بیان خطیبانہ ہوگا، مقرر کا انداز مقررانہ ہوگا، کسی سیاستدان کا تکبر واضح نظر آئے گا، کسی مؤلف کو کسی شے کی فکر نہیں ہوگی، وہ تو کتابوں میں ڈوبا ہوگا۔ جس نے دن رات کتابیں لکھنی ہوں، اس کو دنیا و مافیھا کی کوئی خبر نہ ہوگی۔ کسی نے خطابات کی تیاری کرنی ہو تو اسے دنیا کی خبر نہ ہوگی کہ کدھر جارہی ہے۔ جو شب زندہ دار ہوگا، خدا سے لو لگائی ہوگی، عارف باللہ، تہجد گزار ہوگا تو وہ دن کو مدہوش، مجنون، مجذوب نظر آئے گا، وہ تو ریاست و سیاست کے بارے میں صحیح بات نہ کرسکے گا۔ اسی طرح جو دنیا کو مشورے بھی دے رہا ہو، دنیا داری کی بات بھی کررہا ہو، معیشت کے معاملات بھی ڈیل کررہا ہو، مینجمنٹ بھی کررہا ہو، تو پھر اس کا کتابوں میں کیا دل لگے گا؟ جو دنیا داری اور کاروبار میں چلا جائے وہ کتابوں میں نہیں اور جو کتابوں میں چلا جائے وہ یہاں نہیں۔

ان مثالوں کو سامنے رکھنے کے بعد اب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات کو دیکھ لیں تو ہمارے سامنے یہ حقیقت آتی ہے کہ آپ رات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں ہوتے ہیں، دن کو ہم میں ہوتے ہیں۔ جب لکھتے ہیں تو لکھتے چلے جاتے ہیں۔۔۔ بیان کرتے ہیں تو بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔۔۔ دشمن کے سامنے کھڑے ہوں تو للکارتے چلے جاتے ہیں۔۔۔ عاجزانہ انداز دیکھیں تو عاجزی کا پیکر نظر آتے ہیں۔۔۔ دشمن سامنے آجائے تو ان کی ذات میں ’’اشدآء علی الکفار‘‘ کا عکس نظر آنا شروع ہوجاتا ہے۔۔۔ جب اپنوں کے پاس ہوں تو ’’رحمآء بینھم‘‘ کا عکس نظر آتے ہیں۔۔۔ اپنے جیسے آجائیں تو ان جیسے ہوکر ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ اور اگر وقت کے ایوان کا کوئی لیڈر آجائے تو اس کے مطابق وقار سے گفت وشنید کرتے چلے جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام کے صرف اسفار کو ہی دیکھ لیا جائے تو واضح نظر آتا ہے کہ اتنا سفر کرکے کوئی بندہ عام زندگی نہیں

گزار سکتا۔ آپ نے سفر اتنے کیے کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا لیکن جب واپس آتے ہیں تو چہرہ ایسے چمک رہا ہوتا ہے جیسے آرام کرکے آئے ہوں۔ کتابیں لکھتے جارہے ہیں مگر ساتھ دنیا کی بات کریں تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں رچے بسے ہیں۔ الغرض ادارے بھی بن رہے ہیں، خطابات بھی ہورہے ہیں، علوم و فنون پر کتب بھی مدون ہو رہی ہیں، صحت اور طبیعت کے معاملات میں بھی اتار چڑھاؤ جاری ہے، گھریلو اور عائلی زندگی بھی ہے، معاشرت کے تقاضوں کو بھی بخوبی نبھارہے ہیں، الغرض کوئی ایسا پہلو نظر نہیں آتا جسے انھوں نے نظر انداز کیا ہو مگر جب نگاہ اٹھا کر دیکھیں تو اللہ کی بندگی اور غلامیِ مصطفیٰ ﷺ میں بھی اپنی مثال آپ نظر آتے ہیں۔

یاد رکھیں! وہ ہستی جو کائنات کی عبارات، کتبِ کائنات اور تالیفاتِ کائنات کی عبارت کا حرف بن کر آئی ہو، وہ کسی ایک شعبہ کے لیے مخصوص نہیں ہوتی بلکہ ہر فن کی ہر کتاب کا حرف بنتی ہے۔ ہر فن کی ہر کتاب جن کے وجود کے بغیر مکمل نہ ہو اسے مجدد کہتے ہیں اور مجدّد رواں صدی، حرفِ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہمارے لیے ایک خاصہ تحفہ ہیں۔ کوئی ایک کتاب پر توجہ دیتا ہے، کوئی ایک خطاب پر دیتا ہے مگر یہ وہ حرف ہے جس نے ہر کتاب کو رونق دے دی اور ہر خطاب کو نور، زندگی اور روح دے دی۔

اللہ رب العزت ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کی فکر، ارشادات اور تعلیمات کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ہر کارکن، ہر رفیق اور ہر دردِ دل رکھنے والا مسلمان ان کے منہاج کو نہ صرف سمجھے بلکہ اس کا حصہ بنے اور یہ فیصلہ کرے کہ کاش ہمارا نام بھی ان عبارات میں کہیں آجائے جو عبارات اِس حرف کی وجہ سے معتبر ٹھہرتی ہیں تاکہ کل جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں وہ کتاب پیش کی جائے تو اس میں ہمارا نام بھی کہیں لکھا ہوا ہو۔

❁❁❁❁❁

# اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

شبِ منتظر ہے اُٹھو جھومیں گائیں
چراغوں سے آنگن گھروں کے سجائیں
بہر سو گلابوں کی کلیاں بچھائیں
یوں قائد کا جشنِ ولادت منائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

ستاروں کی بستی میں اک چاند اُبھرا
عجب شان سے ماں کی گودی میں اُترا
دعائے پدر سے وہ اس طور چمکا
شبِ تار میں جیسے نوری شعائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

وراثت میں علم و قلم لے کے آئے
رموزِ شریعت سے پردے اُٹھائے
سیاست میں اسلام کی روح لائے
سعادت کی شب ہے مقدر جگائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

سلامت رہے اُن کا سایہ سروں پر
حکومت رہے اُن کی قائم دلوں پر
لٹکتی رہے تیغ دہشت گروں پر
رہیں پَرفشاں امن کی فاختائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

ہیں طاہرؔ ہمارے اجلؔ شیخِ دوراں
جِلَو میں ہے اک لشکرِ سرفروشاں
عدو جس کی ہیبت سے الطافؔ لرزاں
تقاضائے عہدِ محبت نبھائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

(سید الطاف حسین شاہ)

خضر کی عمر طاہر کو کردے عطا — عمر میری بھی لگ جائے اس کو خدا
دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہے صدا — اس پہ دائم رہے سایۂ کبریا

ہم احیائے اسلام اور تجدید دین کے عظیم نقیب، سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر

شیخ الاسلام

# ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 71 ویں سالگرہ

کے حسین لمحات میں

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت خدمتِ دین کے لیے
آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے

محمد عمر القادری
ممبر منہاج ایشین کونسل
ناظم ویلفیئر ملائیشیا

عبدالرسول بھٹی
صدر MQI ملائیشیا

علی رضا
ناظم MQI ملائیشیا

# جس کو اللہ نے بڑا کیا اُسے دل سے بڑا مانیں

## استاد کو استاد مانے بغیر کوئی استاد نہیں بنتا

اللہ نے شیخ الاسلام کو درجنوں علوم میں نمایاں مقام عطا فرما کر لاکھوں لوگوں کے لئے رول ماڈل بنا دیا

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جب بھی ہم زندگی میں کوئی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے دنیا کا دستور یہ ہے کہ ہم اس میدان کے کسی سب سے بڑے نام کو بطور رول ماڈل اپنی زندگی میں اپناتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک اچھا سائنس دان بننا چاہتا ہے تو وہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لکھے گئے بڑے سائنس دانوں کے ناموں اور خدمات کو غور سے دیکھے گا اور ان میں سے کسی ایسے شخص کا انتخاب کرکے اس کی بائیوگرافی اور لائف سٹوری کو پڑھ کر اپنی زندگی کو اس کے نقشِ قدم پر استوار کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ اللہ تعالیٰ اسے بھی کامیابی دے دے۔ اسی طرح کوئی تاجر تاریخ کی بڑی کاروباری شخصیات جنھوں نے بڑی بڑی آرگنائزیشنز قائم کی ہیں اور دنیا میں ان کا ایک حوالہ ہے، انھیں پڑھے گا اور پھر جن چیزوں کو انھوں نے اپنی زندگی کا شعار بنا کر ترقی کی، ان پر غور کرکے اپنی زندگی کا سفر بھی جاری رکھے گا۔

اسی طرح علومِ اسلامیہ اور دین سے تعلق رکھنے والے علماء اور طلبہ بھی تاریخ کے اوراق میں جھانکتے ہیں اور بڑے بڑے ناموں کا بغور جائزہ لیتے ہیں اور پھر ان میں سے کسی ایک کو اپنے لیے رول ماڈل چن کر اپنی زندگی اس کے طرزِ عمل پر استوار کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئی صحافی ہو، سیاستدان ہو یا استاد ہو، الغرض ہر شعبے میں ہمیشہ رول ماڈلز کو اپنے سامنے رکھا جاتا ہے۔

یہ ایک ایسا اصول ہے کہ جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا اور یہی طریقِ کار ہمیشہ رہا ہے۔ ہر نئے آنے والے نے کسی ایک کو جو اس سے پہلے کام کرچکا ہے، اپنے لیے رول ماڈل چنا ہے۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اللہ رب العزت نے خود انسانیت کو سکھایا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ.

’’ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اِنعام فرمایا۔‘‘ (الفاتحہ، ۱: ۵،۶)

یعنی یہ طریقہ اللہ تعالیٰ خود عطا فرمارہا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو کہ میں تمھیں ان لوگوں کا راستہ عطا کروں کہ جن لوگوں پر میں نے انعام کیا ہے۔ یعنی جس بھی شعبے میں وہ گئے ہیں، انھیں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ انسانوں کو اپنے لیے رول ماڈل قائم کرنے اور رول ماڈل چننے کا درس عطا فرمارہا ہے۔

جب انسان کسی رول ماڈل کا انتخاب کرتا ہے تو پھر اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ اس آئیڈیل شخصیت کی وہ کیا خوبصورت اور نمایاں خوبیاں ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر اس نے زندگی میں یہ بلند مقام حاصل کیا ہے۔

### شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات

ہمارے لیے یہ نہایت خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہمیں اپنی زندگیوں کے لیے رول ماڈل یا کسی کامیاب شخصیت کو تلاش کرنے کے لیے باہر نہیں جانا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیخ

الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں ایسی ہی ایک عظیم شخصیت عطا کی ہے اور ان کی تحریک و ادارے سے وابستہ اور منسلک کیا ہے کہ جسے اللہ رب العزت نے کسی ایک شعبے میں نہیں بلکہ درجنوں شعبہ جات کے اندر نمایاں مقام عطا فرماکر لاکھوں لوگوں کے لیے رول ماڈل قائم فرمایا ہے۔ جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو جس شعبے پر نگاہ ڈالیں، وہ ہر ایک میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

اگر کوئی انہیں بطورِ مصنف دیکھنا چاہے تو وہ 612 سے زائد کتابوں کے مصنف ہوکر کسی بھی مصنف کے لیے ایک نہایت ہی عظیم رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر بطورِ مقرر ان کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خطابت اور ابلاغ کا وہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ جو بات وہ کہنا چاہتے ہیں، اسے آسانی کے ساتھ ہر ایک کے ذہن و دل میں اس طرح سرایت کردیتے ہیں کہ اسے بات سمجھ آجاتی ہے اور اس کی سوچ کو واضحیت اور دل کو اطمینان نصیب ہوجاتا ہے۔ اب اگر کسی کو مقرر بننا ہے تو اس میدان میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اس کے لیے عظیم رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح اگر کسی کو کوئی تنظیم بنانی ہو، اس کے انتظام و انصرام کو سنبھالنا اور اس کو بین الاقوامی سطح پر لے جانا ہو تو اس سلسلہ میں شیخ الاسلام کی زندگی اسے راہ نمائی عطا کرتی نظر آتی ہے۔ شیخ الاسلام نے آج سے 41 سال قبل منہاج القرآن انٹرنیشنل کی بنیاد رکھی اور آج 90 سے زائد ممالک میں اس تحریک کے اسلامک سنٹرز اور تنظیمات موجود ہیں۔ یہ وہ کام ہے کہ پوری دنیا میں کوئی تنظیم کئی دہائیوں یا صدی سے زائد عرصے کے بعد شاید اس مقام پر پہنچ پاتی ہو۔ شیخ الاسلام نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے وجود کو محض چار دہائیوں سے کم عرصے میں تقریباً ایک سو ممالک تک پہنچادیا۔

علاوہ ازیں شیخ الاسلام کی دیگر خدمات اور نمایاں کامیابیوں کا جائزہ لیں تو ہمیں منہاج یونی ورسٹی، MES کے تحت چلنے والے سیکڑوں تعلیمی ادارہ جات، ویلفیئر کے پروجیکٹس اور خدمتِ خلق کے دیگر ادارے نظر آتے ہیں جو 41 سال کے مختصر تنظیمی دور کے اندر پوری دنیا میں قائم ہیں۔ آج اگر کوئی تنظیم کی بنیادیں رکھنا چاہے اور اس حوالے سے کسی بڑے founder، organizational leader، administrative head اور تنظیمی صلاحیتوں کی حامل شخصیت کو دیکھنا چاہے تو وہ شیخ الاسلام کو دیکھ سکتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی مصلح (reformer) بننا چاہے اور اپنی ذات یا اپنی تحریک وتنظیم کے ذریعے یہ چاہے کہ لوگوں کی اصلاحِ احوال ہو، اخلاقی و روحانی تربیت ہو، لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی جائے، اس کا مقصد لوگوں میں عاجزی اورانکساری پیدا کرنا ہو، لوگوں کے اندر مخلوقِ خدا کی محبت پیدا کرنا ہو، ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہو، الغرض اس طرح کی خصوصیات بھی اگر کوئی چاہے کہ ہمیں کسی رول ماڈل میں نظر آئیں یا کوئی اس طرح کا کام انجام دینا چاہتا ہو جس طرح پرانے ادوار کے بزرگانِ دین اور شخصیات کے تذکرے ہم سنتے اور پڑھتے ہیں تو وہ آج اپنے دور میں زندہ رول ماڈل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی صورت میں آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔

کوئی علمِ دین کی خدمت کرنا چاہتا ہو، علمی و تحقیقی کام کرنا چاہتا ہو، علمِ حدیث کی خدمت کرنا چاہتا ہو، قرآن مجید کا درس دینا چاہتا ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کو عام کرنا چاہتا ہو تو اس کام کے لیے بھی اتنا نمایاں رول ماڈل شاید ہی کسی نے قریب زمانے کے اندر دیکھا ہو جو اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام کی صورت میں بنادیا ہے۔

اسی طرح اگر کسی بڑے ماہرِ تعلیم کو دیکھنا ہو کہ جس نے نہ صرف خود بطور ماہرِ تعلیم (educationist)، دانش ور، پروفیسر اپنا ایک شاندار اور سنہرا تعلیمی زمانہ گزارا ہو، جو اپنی ذات میں بھی ایک اعلیٰ انداز اور معیار کا دانش ور ہو اور خود ایسا ماہرِ تعلیم ہو کہ قوم کو سیکڑوں کامیاب ادارہ جات دے چکا ہو تو اس کام کے لیے بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت میں ہمیں ایک عظیم رول ماڈل نظر آتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی سیاستدان چاہے کہ میں شعور کی بیداری کی راہ پر، لوگوں میں انصاف کی فراہمی کی آواز بلند کرنے کے

نام پر، مظلوموں کے لیے کھڑے ہونے، لوگوں کی داد رسی کرنے اور لوگوں کا مددگار بننے کے لیے کسی انقلابی رہنما کی صورت میں کوئی رول ماڈل تلاش کروں تو اسے بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شکل میں عظیم الشان رول ماڈل نظر آتا ہے کہ جنھوں نے اس انداز میں اس ملک پاکستان کی 22 کروڑ عوام کی نظریاتی وفکری تربیت کی کہ ایک زمانہ اس کا معترف ہے۔ آپ نے جس طرح عوام کے شعور کو بیداری کیا، ان کو غیور بنایا، باعزت قوم بنایا اور پاکستان سے محبت کرنے والا بنایا ہے، ان سے بہتر کوئی رول ماڈل ہمیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

اسی طرح کوئی چاہے کہ امن، بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی پر کام کے لیے مجھے اس دور میں کوئی رول ماڈل نظر آئے تو وہ بھی شیخ الاسلام کی صورت میں شاندار رول ماڈل دیکھ سکتا ہے۔ ایک ایسا رول ماڈل کہ پورے پاکستان کی اقلیتیں اور نان مسلم کمیونٹیز یک زباں ہوکر کہیں کہ ہاں! اہالیانِ اسلام میں سے کسی ایک ذات جس سے ہمیں پیار ہے، وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔ الغرض شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے۔

میں کبھی شیخ الاسلام کی شخصیت پر غور کروں، اس لیے نہیں کہ وہ ہمارے لیڈر ہیں، اس لیے نہیں کہ ہمارا ان سے تعلق ہے، اس لیے بھی نہیں کہ ہمارا ان سے پیار ہے بلکہ ایک غیر جانبدار رائے رکھتے ہوئے میں ان کی شخصیت کا جائزہ لوں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ کئی پہلوؤں میں لوگ تھوڑا یا زیادہ جاننے والے ہوتے ہیں۔ مثلاً: اگر کوئی بڑا پروفیسر ہے تو انتظامی حوالے سے بڑا کمزور ہوتا ہے، کوئی انتظامی حوالے سے مضبوط ہو تو وہ علمی طور پر مضبوط نہیں ہوتا لیکن ایسی ہمہ جہتی کہ جس پہلو کی طرف نگاہ ڈالی جائے، وہیں پر لوگوں کے لیے رول ماڈل بننے کی حیثیت اور صلاحیت رکھتے ہوں، ایسی مثال بہت کم ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی تحریک سے وابستہ کیا ہے، ہم ایسی شخصیت کے ساتھ منسلک ہیں کہ جن میں اتنے رول ماڈلز موجود ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی کے لیے رول ماڈل کے انتخاب کے لیے کہیں باہر جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی زندگی سے صحیح معنوں میں اخلاصِ نیت اور محنت کے ساتھ استفادہ کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس عظیم راہ پر گامزن کرکے ان بڑے لوگوں کے فیوضات سے مستفیض فرمائے۔

## رول ماڈل سے استفادہ کیونکر ممکن ہے؟

ہم جب بھی کسی رول ماڈل کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس کی شخصیت میں ہمیں ہمیشہ کچھ اہم خوبیاں نظر آتی ہیں۔ ان خوبیوں کو ہمیشہ نگاہ میں رکھنا چاہیے تاکہ ہم بھی ان خوبیوں اور رازوں سے واقف ہوکر اپنی زندگی کو اُس رول ماڈل کے مطابق ڈھال سکیں اور انسانیت کو فائدہ پہنچاسکیں۔

یہ امر ذہن نشین رہے کہ رول ماڈل کی زندگی کا عمیق مطالعہ کرتے ہوئے محض اُس کے لباس، دنیاوی مقام و مرتبہ، حلقہ احباب کی تعداد اور اس طرح کی چیزوں پر توجہ مرکوز نہیں کرتے۔ بلاشبہ کسی کے مطابق ڈھلنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے، اس سے ظاہر سنورتا اور نفاست پیدا ہوتی ہے لیکن یہ بالکل فروعی چیزیں ہیں۔ ذیل میں چند اُن خوبیوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے جنھیں رول ماڈل تلاش کرتے ہوئے ہمیشہ نگاہ میں رکھنا ہوگا اور جب کسی رول ماڈل میں یہ خوبیاں مل جائیں تو ان کو اپنی زندگی کا شعار اور حصہ بنانا ہوگا:

### ا۔ یقینِ محکم

سب سے پہلی چیز جو ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذات میں نظر آتی ہے اور جسے ہمیں اختیار کرنے کی ضرورت ہے، وہ ان کا ''یقین'' ہے۔...... کس بات پر یقین؟...... اس بات پر یقین کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس کی کوئی وجہ ہے اور وہ وجہ انسان خود ہے۔ انسان اپنا مستقبل خود روشن بھی کرسکتا ہے اور تاریک بھی کرسکتا ہے۔ یعنی وہ اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔ جو شے وہ آگے بھیجتا ہے، وہی شے لوٹ کر اس کو ملتی ہے۔ وہ جس شے کے لیے محنت کرتا ہے تو اس کے حصے میں بھی وہی کچھ آئے گا۔ دنیا میں جو کچھ ہے، وہ اس کے ہاتھ

سے بویا ہوا ہے۔ پس جتنی محنت کرے گا، اس کے بدلہ میں اتنا کچھ حاصل کرلے گا۔ اگر سستی اور کاہلی اپنائے گا تو بے کار رہے گا۔ اس اہم راز سے ہمیں سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام نے اپنی زندگی کا سفر جھنگ جیسے چھوٹے شہر سے کیا، اس وقت ذرائع دستیاب نہ تھے، کوئی مالی طور پر مدد کرنے والا نہیں اور نہ کوئی بڑے اور معروف لوگ ساتھ تھے۔ پسماندہ علاقے کے جذباتی نوجوانوں کے ایک سرکل میں آپ نمایاں حیثیت رکھتے تھے مگر اس وقت انھوں نے ایک خواب دیکھا اور اس خواب کو پانے کا وہ یقین رکھتے تھے اور صرف یقین نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کے لیے ساری زندگی اتنی محنت کی کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ پس اگر ہم کسی کو رول ماڈل بنانا چاہیں تو اُس شخصیت میں ''یقین'' کا عمیق نظری سے مطالعہ کریں کہ وہ یقین کے حوالے سے کس مقام پر فائز ہے۔ اس پہلو سے اگر ہم شیخ الاسلام کو دیکھیں تو ہمیں منزل کا یقین اور پھر اس منزل کو پانے کے لیے محنت اپنے کمال پر نظر آتی ہے۔ پس ہم جو چاہتے ہیں، اس کے لیے محنت کریں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ جس شے کے لیے محنت کی ہے، وہ ضرور مل کر رہے گی۔

### ۲۔ محنت

دوسری اہم بات جو ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زندگی سے سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ کامیابی اور ناکامی کچھ نہیں ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جو انسان کے اندر مایوسی یا خوش فہمی پیدا کرتی ہیں۔ حقیقی شے کا نام محنت (struggle) ہے۔ ناکامی یہ ہے کہ انسان محنت نہ کرے اور سستی و کاہلی کو اپنے اوپر غالب رکھے جبکہ کامیابی یہ ہے کہ آخری لمحے تک اپنے اصولوں پر کھڑا رہے، وہ کچھ حاصل کرنے کے لیے سمجھوتہ نہ کرتا پھرے، اپنے اصولوں کے ساتھ کھڑا رہے، جس شے کو صحیح سمجھا ہے، آخری لمحے تک اس پر ڈٹا رہے، چاہے نتیجہ ملے یا نہ ملے۔ اگر آخری لمحے تک زندگی میں کچھ بھی نہ ملے لیکن معلوم ہو کہ میں نے جن اصولوں اور ideas کا انتخاب کیا تھا، مرتے دم تک انہی پر ڈٹ کر کھڑا رہا ہوں، اپنا سر کسی کے آگے جھکنے نہیں دیا، کبھی اپنے افکار کو بکنے نہیں دیا اور اپنی محنت کو جاری رکھا، مایوسی کبھی اپنے قریب نہ آنے دی تو شیخ الاسلام کے نزدیک یہی فتح اور کامرانی ہے۔ شیخ الاسلام کے نزدیک محنت؛ کامیابی ہے، اس کے علاوہ کامیابی اور ناکامی کا کوئی تصور نہیں۔ ہمیں اگر شیخ الاسلام کی زندگی میں کسی آئیڈیل کو ڈھونڈنا ہے تو اِسے تلاش کریں کہ یہ ہمارے آئیڈیل کے آئیڈیلز ہیں۔

### ۳۔ کسی کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں

تیسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ انسان کبھی blame games میں نہ پڑے۔ یہ ہمارے ہاں سب سے معروف اور پسندیدہ شغل ہے۔ اس حوالے سے اگر ہم تاجدارِ کائنات ﷺ کی سیرت پر غور کریں کہ جن کی شخصیت ہمارے لیے سب سے بڑی رول ماڈل ہے۔ یاد رکھیں! تاجدارِ کائنات ﷺ نے کبھی کسی کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شے کے لیے کسی کو یہ نہیں کہا کہ یہ شے اس لیے ہوئی کہ فلاں نے یہ کردیا، یا فلاں کی وجہ سے یہ نہیں ہوا۔ نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ مثبت بات ارشاد فرمائی۔ آپ ﷺ صلح حدیبیہ سے لوٹ کر آرہے ہیں، آپ ﷺ نے اس حوالے سے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ کفارِ مکہ یہ کیا کرگئے؟ ان کی وجہ سے ہمارا عمرہ منسوخ ہوگیا، انھوں نے زیادتی کی۔ کسی کو موردِ الزام ٹھہرانے کا درس ہمیں آقا ﷺ کی بارگاہ سے نہیں ملتا کیونکہ کامیاب لوگ الزامات نہیں دیتے۔

اگر ہم اپنے رہنما شیخ الاسلام کی زندگی کو اس حوالے سے دیکھیں تو یہ امر سامنے آتا ہے کہ آپ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی کو blame نہیں کیا۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ فلاں نے ایسا کردیا، فلاں نے موقع پر میرا ساتھ نہیں دیا، فلاں میرے ساتھ کھڑا نہیں ہوا، فلاں نے میرے سوال اور میری جدوجہد کا جواب نہیں دیا۔

کامیاب آدمی ہمیشہ اپنی محنت کو ماپتا ہے اور جب اسے کامیابی ملتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور جب کبھی ناکامی ملے تو اپنے اندر ہی جھانکتا ہے کہ میرے سے کہاں کمی رہ گئی

عطائے مصطفوی، فضلِ کبریا طاہر
ہے علم و فضل میں خورشیدِ پُر ضیاء طاہر
سمندروں کی سی وسعت دل و نگاہ میں ہے
مزاجِ دین سے بے شک ہیں آشنا طاہر

# ہم احیائے اسلام اور تجدید دین کے عظیم نقیب سفیرِ امن

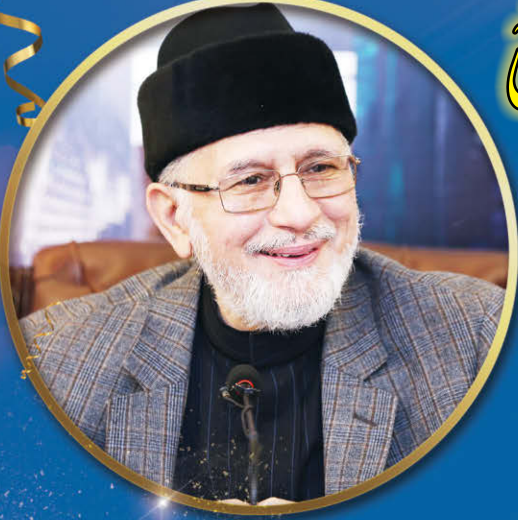

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کی 71 ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ جرأت واستقامت اور علم و حکمت کے اس سرچشمہ کو اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

میر اشتیاق احمد ایڈووکیٹ
(صدر تحریک اسلام آباد زون)

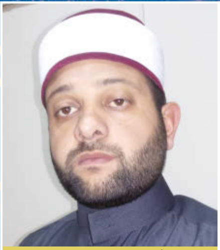

محمد حفیظ اعوان
(ناظمِ تحریک اسلام آباد زون)

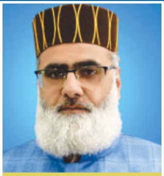

قاری محمد احسان قادر
(صدر تحصیل سٹی۔I)

محمد سعید چوہدری
(صدر پشاور روڈ بیلٹ)

محمد وسیم مرزا
(صدر گولڑہ شریف بیلٹ)

راجہ عادل سعید
(صدر لہتراڑ روڈ بیلٹ)

نصیر احمد اعوان
(صدر پارک روڈ بیلٹ)

چوہدری محمد جمشید
(صدر ایکسپریس ہائی وے بیلٹ)

چوہدری محمد اورنگزیب
(صدر بھارا کہو بیلٹ)

نیاز احمد چشتی
(ناظم ویلفیئر تحصیل سٹی۔II)

**منجانب: جملہ عہدیداران تحریک منہاج القرآن کیپیٹل زون اسلام آباد**

وہ جہاں میں مثلِ ستارہ ہے جو محبتوں کا اشارہ ہے
وہ ہے لازوال اور بے مثال وہی عصر میں ہے با کمال

ہم دانشِ عہدِ حاضر، عظیم علمی و روحانی شخصیت، مجدّدِ دوراں

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو اُن کے

# 71 ویں

# یوم پیدائش

کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

اس پُرمسرت موقع پر تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ رسول ﷺ، اصلاحِ احوالِ امت اور تجدید و احیائے اسلام کے لیے اپنے محبوب قائد کے قدم بقدم چلنے کا عہد کرتے ہیں

منجانب
سید اظہر حسین شاہ
ناظم دعوت و تربیت
تحصیل گولڑہ شریف بیلٹ کیپٹل زون اسلام آباد

## لنک 92 رئیل اسٹیٹ اینڈ انویسٹمنٹ پلانرز

(B-17 اسلام آباد)

پراپرٹی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

+92 334 7727707

سید حماد مصطفٰی قادری

جس کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے، پھر وہ اس سمت میں محنت کرنے لگ جاتا ہے۔

اس تناظر میں اگر ہم اپنی طرف نگاہ ڈالیں تو ہمارا رجحان یہ ہوتا ہے کہ ہم ہر چیز کے لیے دوسرے کا کندھا ڈھونڈتے ہیں اور اس طرح کے جملے ہماری زبان پر عام ہوتے ہیں کہ: ’’فلاں مجھے مجبور کرتا ہے، فلاں مجھے بوجھل کرتا ہے، فلاں کا میرے ساتھ رویہ ٹھیک نہیں ہے، فلاں مجھے چلنے نہیں دیتا، فلاں میرے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہے، دیکھیں اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟، میں آج زندگی میں اس عمل کی وجہ سے ناکام ہوں، میرے گھر والے میرے ساتھ سپورٹ کرتے تو میں بھی کامیاب ہوجاتا، میرے ساتھ اگر کاروباری دھوکہ نہ کرتے تو میں بھی کامیاب ہوجاتا، فلاں نے مجھے آوارہ گردی میں لگایا، فلاں کی وجہ سے میں اپنے کام پر توجہ نہ دے سکا، میں یہ کام نہیں کرنا چاہتا تھا، دوسرا کرتا تو نتیجہ کچھ اور ہوتا، میں اس کام کی وجہ سے ناکام ہوں‘‘۔ الغرض ہم ہمیشہ Blame Game کے اندر رہتے ہیں۔

یہ چیز ہمیں اپنے قائد و رہنما شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری میں کبھی نظر نہیں آئے گی۔ انھوں نے ہمیشہ محنت کی ہے اور جب کہیں کمی آئی ہے تو اپنے اندر ہی جھانک کر دیکھا ہے کہ میری محنت میں کہاں کمی ہے۔ پھر وہ چیزوں پر نظر ثانی کرکے انھیں صحیح انداز میں آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر اخلاقی تربیت کی طرف دھیان دیا جائے تو یہ بہت بڑا سبق ہے۔

کسی درویش کی ایک دکان تھی جس میں وہ ضروریاتِ زندگی کا سامان بیچتا تھا۔ ایک روز وہ گاہک کو بوتل میں تیل ڈال کر بیچ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے تیل ڈالنے والی بوتل گر کر ٹوٹ گئی اور اس کا مال ضائع ہوگیا۔ اس نے اس گاہک کے ساتھ جھگڑا نہیں کیا بلکہ اسے دوسری بوتل میں تیل دے کر روانہ کردیا اور پھر اپنی دکان بند کردی۔ اس کے دوستوں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں رزقِ حلال کمانے والا آدمی ہوں، میرا مال ضائع نہیں ہوسکتا تھا، میں فرصت سے سوچنا چاہتا ہوں کہ مجھ سے ایسا کیا عمل ہوا ہے کہ آج میرا رزقِ حلال سے کمایا ہوا مال ضائع ہوگیا ہے۔ وہ واپس گھر چلا گیا اور اپنے گردو نواح میں غور کرنے لگا۔ اپنی ایک سوتیلی بہن کے گھر گیا تو وہاں جاکر اس کے بارے میں خبر ملی کہ اس کے گھر پر کئی دن سے فاقہ تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے نقصان کا سبب یہ تھا کہ وہ بے شک رزق حلال کماتا تھا لیکن میری بہن کئی دنوں سے فاقہ سے تھی جس کی مدد کرنا مجھ پر فرض تھا۔

پس ہر درویش، مومن، اللہ والا بندہ دنیا کو blame کے لیے اس کے کندھے نہیں ڈھونڈتا بلکہ اگر کہیں کچھ گڑ بڑ ہوجائے تو اپنی طرف نگاہ ڈالتا ہے کہ میرے میں کہاں کمی رہی ہے؟ مجھے اپنے آپ کو کیسے سدھارنا ہے؟ بزرگانِ دین اور صوفیاء کا بھی یہ طریقہ رہا ہے۔ اگر کبھی کسی علاقے یا کسی مجمع میں کوئی شخص اگر انھیں بے توقیر کرتا تو وہ واپس آکر blame game نہیں کرتے تھے کہ ’’فلاں کو تمیز نہیں ہے، اس نے مجھے بے عزت کیا‘‘ بلکہ وہ گھر آکر یہ سوچتے تھے کہ میں نے اپنی زندگی میں کب، کسی کو بے عزت کیا تھا کہ آج مجھے لوگوں نے بے عزت کیا۔ وہ اس عمل کے اسباب جاننے کے لیے خوب غورو فکر کرتے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتے کہ مولا! یہ ظاہری واقعہ تو سمجھ آتا ہے، اس کی کئی وجوہات ہوں گی، مگر میرے مولا! تو نشاندہی فرما کہ میں نے کہاں تیری کسی مخلوق کا دل دکھایا تھا جو آج میرا دل دکھا ہے۔

پس کامیاب لوگ ہمیشہ اپنی طرف دیکھتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ نہیں رہا کہ کوئی واقعہ ہوگیا، کسی کی عزت جاتی رہی تو وہ لوگوں کو گالی گلوچ کرے اور لوگوں کو برا بھلا کہے۔ Blame game اور لوگوں کے کندھے ڈھونڈنا کامیاب لوگوں کی کبھی علامت نہیں ہوا کرتی اور یہ ہمارے قائد کی بھی شناخت اور نشانی نہیں ہے۔ آپ کو اگر سارا جہان کھڑے ہوکر مخالفت اور گالی دیتا رہے، پھر بھی آپ اس پر تبصرہ تک نہیں فرماتے۔ تبصرہ تو دور کی بات ہے، کبھی نجی مجلس میں بھی ان کا تذکرہ نہیں کیا کہ میری شہرت متاثر ہوئی یا انھوں نے میری محنت کو نقصان پہنچایا ہے۔ آپ پرواہ بھی نہیں کرتے کیونکہ کامیاب لوگوں کی علامت یہی ہوتی ہے۔ اگر blame game رہے تو انسان ہر وقت depressed اور frustrated رہتا ہے کہ ’’فلاں میری

بات نہیں سنتا، میں محنت کرتا ہوں مجھے سپورٹ نہیں کرتا، میرے ساتھ اس طرح شانہ بشانہ محنت نہیں کرتا۔'' اس طرح کے خیالات ذہنی دباؤ کا باعث بنتے ہیں، اگر اس سے نکل آئیں اور صرف اپنی محنت پر دھیان اور توجہ دیتے رہیں تو اللہ رب العزت کامیاب کر دیتا ہے۔

## ۴۔ اہلِ علم و فن کی قدر دانی

چوتھی اور اہم بات جو ہمیں اپنے قائد سے ملتی ہے اور جسے ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ کسی استاد کو استاد مانے بغیر کوئی استاد نہیں بنتا۔ خاص طور پر ہمارے ہاں نوجوان نسل کے اندر بدقسمتی سے ایسے رجحانات پیدا ہوگئے ہیں کہ اساتذہ اور بڑے چھوٹوں کی تمیز اور ادب و احترام کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بیس بائیس سال عمر ہوتی ہے اور ہم اپنے آپ کو عقلِ کل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی اور عمر کا کچھ تو حاصل رکھا ہے، یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نبوت کے اعلان کا حکم 40 سال بعد کرنے کا فرماتا ہے۔ بے شک آج تیز ترین ترقی اور ٹیکنالوجی کا دور ہے، آج انسان بہت کچھ جلد اخذ کر لیتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو ہم سے بڑے ہیں اور ہم سے پہلے ہیں، ان کی زندگی کے تجربات کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ یقیناً بڑوں کے تجربات وہ سنہری چیزیں ہیں کہ انسان جن سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے زندگی میں اپنے اساتذہ اور اپنے بڑوں کا ادب و احترام کیا ہے۔ 80ء کی دہائی میں جب آپ فہم القرآن کا پروگرام کرتے تھے اور پاکستان میں آپ کو شہرتِ تامہ حاصل تھی، ایک بڑا طبقہ آپ کو سنتا تھا، آپ سے محبت و احترام کرتا تھا، اس وقت بھی آپ اپنے اساتذہ اور بڑوں کے ادب و احترام کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑتے تھے۔ ایک روز آپ کے پرانے اساتذہ جنھوں نے آپ کو بچپن میں پڑھایا تھا، آپ سے لاہور ملنے آئے تو آپ کے ایک ساتھی کہنے لگے کہ سر! یہ تو آپ کے خلاف باتیں کرتے ہیں، جہاں پر اٹھتے بیٹھتے ہیں، لوگوں کا ذہن خراب کرتے ہیں۔ آپ نے اس شخص کو ڈانٹ دیا اور فرمایا کہ ''یہ میرے استاد ہیں، ان کا حق ہے، جو بھی میرے بارے میں کہنا چاہیں، مگر تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ان کے بارے میں کچھ کہو۔'' بعد ازاں جب وہ استاد ملنے آئے تو جتنی دیر وہ آپ کے گھر میں رہے، آپ نے اپنے استاد کے احترام میں جوتا تک نہیں پہنا اور نہایت محبت و عقیدت سے ان کی خدمت کرتے رہے۔ پس استاد کو استاد ماننا اور بڑے کو احترام دینا، یہ درس بھی ہمیں ہمارے قائد سے ملتا ہے۔

یاد رکھیں! کہ اگر کسی بڑے کو بڑا نہ مانیں تو اس سے کوئی بڑا نہیں بنتا۔ جس کو اللہ نے بڑا کیا ہے، اس کو دل سے بڑا مانیں۔ ہم کئی بار کبھی ملازمت کے خوف سے، کبھی کسی اور دنیوی سوشل سرکل کے خوف سے کسی کے منہ پر تو احترام بجالاتے ہیں لیکن جب اپنی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو پھر تنقید کرتے ہیں اور عزت و احترام سے نام بھی نہیں لیتے۔ اگر اللہ پاک نے کسی کو بڑا بنایا ہے اور ہمارے اوپر مقرر کیا ہے تو بڑے کو بڑا ماننا، یہ خود زندگی میں بڑا بننے کے لیے ضروری ہے۔ اگر ہم چہرے پر کچھ اور ہوں اور بعد ازاں اساتذہ یا انچارج کے ساتھ مختلف رویہ رکھیں تو یہ انسان بھی جب عملی زندگی میں قدم رکھے گا تو اس کے ساتھ بھی یہی ہوگا۔ اگر وہ اپنی زندگی میں اپنے بڑوں کا دل سے احترام کرنے والا ہوگا تو لوگ اس کا احترام کریں گے۔ یہ مکافاتِ عمل ہے اور ورثہ ہے۔ اپنے بچپن میں اولاد اگر والدین کا احترام نہ کرے تو جب اللہ تعالیٰ انھیں والدین بناتا ہے تو ان کی اولاد بھی ان کا احترام نہیں کرتی۔ اس طرح کے واقعات کا مشاہدہ ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں کثرت سے ہوتا ہے۔

## ۵۔ عزم و استقامت

پانچویں چیز یہ ہے کہ کوئی بھی کامیابی زندگی میں خلوص اور عزم و استقامت کے بغیر نہیں ملتی۔ ہمارے ہاں عزم (commitment) کی عمر بڑی کم ہے۔ ہم بہت جلد تھک جاتے ہیں اور اُکتا جاتے ہیں۔ ہمارا عزم مہینوں پر یا صرف دو

چار سال پر محیط ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم تدریجاً اکتاہٹ کا شکار ہونا شروع ہوتے ہیں اور level of commitment کھو بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھیں! دنیا میں کوئی چیز پختہ عزم کے بغیر نہیں ملتی، چاہے تعلیم ہو، یا کاروباری کامیابی ہو۔ اگر اپنی تعلیم میں کامیاب ہونا ہے، زیادہ نمبر لینے ہیں لیکن پختہ عزم نہیں ہے تو تعلیمی کامیابی بھی نہیں ملے گی۔ کاروبار سے Commitment نہیں ہے تو کاروبار میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اگر گھومتے پھرتے رہے، اپنے کام کو وقت نہ دیا اور ہر وقت دعا مانگتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی دے تو ایسے طریقے سے کامیابی نہیں ملے گی۔

اسی طرح اگر شوق کسی اور کام کا ہو اور کامیابی مانگیں کسی اور راستے کی تو ایسا بھی نہیں ہوتا۔ جس میں محنت کرتے ہیں، کامیابی کی راہ بھی وہی ہے۔ اس level of commitment کا سبق بھی ہمیں اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملتا ہے کہ زندگی میں انھوں نے جو کیا ہے commitment کی انتہا کے ساتھ کیا ہے۔ چاہے وہ commitment اس پاکستان کی قوم کے ساتھ ہو، ملک پاکستان کے ساتھ ہو، عالمِ اسلام کے ساتھ ہو یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو۔

الحمدللہ تعالیٰ! آج ان کی عمر 71 سال ہوگئی ہے مگر ان کی commitment پہاڑوں کی چٹانوں کی مانند ہے کہ ہلنے کا نام نہیں لیتی۔ وہ committed ہوکر اپنے مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔ وہ ہر حال میں چاہے تکلیف ہو، علالت ہو، کچھ بھی ہو، ان کا level of commitment یہ ہے کہ اپنے کام کو کبھی نہیں بھولتے اور ہر لمحہ ان کا کام، ان کی منزل، ان کا مقصد ہی ان پر طاری رہتا ہے۔

مذکورہ پانچ اہم خوبیاں ہمیں اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے بطور آئیڈیل اور بطور قائد و رہنما سیکھنے کی ضرورت ہے۔

❁❁❁❁❁

# ﴿قائد تیرے نام﴾

ترنمِ زیست کے سب زیر و بام، قائد تیرے نام
سات سُروں کا یہ بہتا دریا، قائد تیرے نام

قلزمِ عشق میں چاہتوں کے سب جزیرے، تیرے نام
میرے آنگنِ زیست کی سب صُبحیں، ساری شامیں، تیرے نام

اے بوباسِ چمن، گھونگھٹِ نسیم سحری میں پنہاں جھونکاءِ بادِ صبا
تیرا تبسم جبروتی، تیرا اُسوہ ملکوتی، چاہتوں کا حسین ملن تیرے نام

اسلام کے دامن میں روشن ہوئی تیری صورت میں قندیل
قرآن وحدیث، سیرت وتصوف، علم وحکمت، سارے میدان تیرے نام

سارے جہاں کی خوشیاں یکجا تجھ پر نچھاور کر دوں
حیات و ممات کا حسین سنگم، سانسوں کا انمول بندھن تیرے نام

تیرے دم قدم سے آئی بہار، تیری دیدِ نظر سے آباد گلشن میرا
کرم کی خیرات، عطاؤں کی میراث ساری تیرے نام

یزداں سے ملی ہیں فکر وشعور کی کرنیں، تیرے صدقے طاہر
پیت پریت کی ساری رسمیں، چاہت کی ساری قسمیں پریتم تیرے نام

علم وحکمت کے سمندر سبھی پی گیا تو، اک غوغا سا بپا ہے شفقتؔ
ہنرِ تسخیرِ قلوب و اذہان پہ ملکہ ہے تجھے، ہماری سانس ڈھولن تیرے نام

(محمد شفقت اللہ قادری)

# علوم القرآن کا فروغ اور شیخ الاسلام کی خدمات

**قرآن آپ ﷺ کی زبان اقدس سے جاری ہوا اور تا قیامت ذریعہ رشد و ہدایت ہے**

**نظام المدارس کے نصاب میں پہلی بار الحمد سے والناس تک ترجمہ قرآن شامل کیا گیا**

**شیخ الاسلام کا سائنسی جہت پر ترجمہ قرآن ''عرفان القرآن'' خاص و عام کی توجہ کا مرکز و محور ہے**

علامہ غلام مرتضیٰ علوی

قرآن مجید جملہ علوم کی ایک ایسی جامع کتاب ہے جس سے انسانیت کو قیامت تک ہر قسم کی راہنمائی میسر آتی رہے گی۔ قرآنی علوم کی ابتداء تو اسی وقت ہوگئی تھی جب خالقِ کائنات نے قرآن مجید کو حضور نبی اکرم ﷺ کے قلبِ اقدس میں محفوظ اور آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے جاری کرواکر ارشاد فرمایا:

ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَهٗ۔ (القیامة، ۷۵: ۱۹)

''پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمّہ ہے۔''

زبانِ وحیِ ترجمان اس قرآن کی پہلی تفسیر بنی اور قرآنی علوم کے دروازے انسانیت کے لیے کھلنے لگے۔ سیکڑوں صحابہ، تابعین اور اتبع التابعین نے قرآنی علوم کو انسانیت میں فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کیا اور اللہ رب العزت جن جن پر قرآنی علوم کے دروازے کھولتا گیا، وہ اس کے علمی فیضان سے انسانیت کو راہنمائی فراہم کرتے گئے اور اس بات کا اقرار کرتے رہے:

هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔ (آل عمران، ۳: ۷)

''وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِ اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ساری (کتاب) ہمارے رب کی طرف سے اتری ہے، اور نصیحت صرف اہلِ دانش کو ہی نصیب ہوتی ہے۔''

جب ہم آخری چند صدیوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں متعدد ہستیاں برصغیر پاک وہند میں قرآنی علوم تقسیم کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان میں چند نمایاں نام حسب ذیل ہیں: شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالقادرؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، عبدالحکیم سیالکوٹیؒ، امام احمد رضا خانؒ، ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، مولانا غلام رسول سعیدیؒ اور دیگر متعدد ہستیوں نے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تفاسیر کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

## پندرھویں صدی ہجری اور علومِ قرآنیہ کا طرزِ تدریس

جب ہم پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے زمانہ کو دیکھتے

ہیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ بالعموم پوری امت اور خصوصاً مسلمانانِ برصغیر عصری اور دینی دونوں علوم کے لحاظ سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں تھے۔ پرانے روایتی طریقۂ تدریس سے مساجد میں ائمہ مساجد اور گھروں میں بزرگ خواتین ناظرہ قرآنی مجید اور حفظِ قرآن کی تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہی تھیں۔ دعوت وتبلیغ میں تکفیریت کا عنصر غالب تھا۔ اہلِ علم دعوت وتبلیغ اور تحریر کے لیے قرآن و حدیث کا سہارا لینے کے بجائے قصوں، کہانیوں اور روایات کا سہارا لے رہے تھے۔

شومئی قسمت سکولوں و کالجوں میں ناظرہ قرآن کی کلاس بھی ختم کردی گئی اور دینی تعلیمی اداروں میں ترجمہ قرآن شامل نصاب ہی نہ تھا۔ یہ وہ اسباب تھے جن کے باعث قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تفہیم، تحقیق اور تبلیغ سے پورا معاشرہ محروم ہوچکا تھا۔ علماء تقلید کے نام سے تحقیق و اجتہاد کے دروازے سختی سے بند کرچکے تھے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جدید عصری مسائل کے حل کے لیے جب کوئی قرآن و حدیث کی بات کرتا تو جمود کا شکار ذہن فتوؤں کی برسات کردیتے۔

عربی زبان اور گرائمر کو اس قدر مشکل بنا کر پیش کیا جاتا رہا کہ عصری علوم کا حامل طبقہ بھی قرآن مجید کو پڑھنے اور اس سے فہم حاصل کرنے سے خوفزدہ رہا۔ الغرض قرآن مجید سے تعلق محض اجروثواب یا ایصال ثواب کا باقی رہ گیا تھا۔

## علوم القرآن کے فروغ میں شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات

ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے فیضان اور حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادیؒ کی توجہات سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآنی تعلیمات کے فروغ کی خاطر تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امتِ مسلمہ کا قرآن سے ٹوٹا ہوا تعلق پھر سے بحال کرنے کے لیے ہر ہر سطح پر جدوجہد کا آغاز کیا۔ آپ کی اس جدوجہد سے الحمدللہ نہ صرف عوام الناس کا براہِ راست قرآن سے تعلق بحال ہورہا ہے بلکہ علماء اور مبلغین بھی تدریس وتبلیغ کے لیے قرآن مجید کی طرف پلٹ رہے ہیں۔

ذیل میں شیخ الاسلام کی فروغِ علوم القرآن میں خدمات کا بالعموم اجمالی خاکہ اور چند حوالوں سے تفصیلی جائزہ درج کیا جارہا ہے:

۱۔ ’’قرآن‘‘ کو تحریک منہاج القرآن کی بنیادی اساس بنانا

۲۔ قرآن مجید اور اس کے علوم پر 50 سے زائد کتب کی اشاعت

۳۔ 20 جلدوں پر تفصیلی تفسیر جبکہ 8 جلدوں پر مختصر تفسیر کی تیاری

۴۔ صرف قرآن و حدیث سے 40 سال مکمل دعوت وتبلیغ کرنا

۵۔ اپنی جدوجہد کا تیسرا بڑا ہدف رجوع الی القرآن رکھا

۶۔ نہ صرف ملک بھر بلکہ دنیا بھر میں قرآنی علوم کے فروغ کے لیے اداروں کا قیام

۷۔ ملک بھر میں درسِ قرآن کلچر کو فروغ دینا

۸۔ فہمِ قرآن کے نام سے پاکستان ٹیلی ویژن پر لیکچرز کے ذریعے قرآن فہمی کو عام کرنا

۹۔ عوام الناس میں قرآن علوم کے فروغ کے مختصر دورانیے کے کورسز کے لیے شعبہ جات کا قیام اور ملک بھر میں قرآن کورسز کا فروغ

۱۰۔ علماء کے لیے دراساتِ قرآن کا اہتمام کرنا

۱۱۔ عوام الناس اور اہلِ علم طبقے کے لیے قرآن فہمی کو عام کرنے کے لیے 8 جلدوں پر قرآنی انسائیکلو پیڈیا کی اشاعت

۱۲۔ مدارسِ دینیہ کے سلیبس میں الحمد سے والناس تک ترجمۂ قرآن کو لازمی شامل کرنا

۱۳۔ دورِ حاضر کے مطابق جدید علم فکری اور سائنسی پہلوؤں پر مشتمل ترجمہ قرآن ’’عرفان القرآن‘‘ کی اشاعت

۱۴۔ قرآن مجید سے دور حاضر سے تمام مسائل کا حل فراہم کرنا

۱۵۔ قرآنی علوم کو دنیا بھر متعارف کروانے کے لیے ترجمہ قرآن کے تراجم کروانا اور متعدد ممالک سے اشاعت کا اہتمام کرنا

۱۶۔ لاکھوں مسلمانوں میں روزانہ ترجمہ کے ساتھ مطالعہ قرآن کا ذوق پیدا کرنا

۱۷۔ معاشرے کی راہنمائی کے لیے قرآن مجید سے نئے نئے علوم اخذ کرنا۔ اس کی ایک واضح مثال قرآنی فلسفہ انقلاب ہے۔

۱۸۔ دیگر کتبِ سماوی کے مقابلے میں قرآن مجید کی صداقت واضح کرنا

۱۹۔ قرآنی علوم کی جدید ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے ذریعے فروغ دینا

آیئے! ان خدمات میں سے چند اہم خدمات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں:

## ۱۔ قرآن مجید تحریک منہاج القرآن کی فکری اساس

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عملی جدوجہد کے آغاز سے قبل سالہا سال کی تحقیق کے نتیجہ میں پاکستانی قوم اور امتِ مسلمہ کے مسائل کا واحد حل ''قرآنی تعلیمات کو قرار دیا''۔ آپ اپنی عملی جدوجہد سے 50 سال قبل 72-1971ء میں اپنی ڈائری میں اپنی فکر کا خلاصہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''میں غریب، مظلوم، بیکس اور افلاس زدہ انسانیت کی فلاح و نجات اور عروج و ترقی صرف اور صرف اسلام کے ذریعے ممکن سمجھتا ہوں۔''

یوں آپ نے احیاء اسلام کی اس عظیم عالمگیر جدوجہد کا نام منہاج القرآن رکھ کر واضح کردیا کہ ہماری جدوجہد کا مرکز و محور قرآن مجید ہے۔ آپ نے 40 سالہ علمی وعوامی جدوجہد میں قرآن کو ہی مشعلِ راہ بنایا ہے۔ سیکڑوں کتب کا ایک ایک صفحہ ہو یا ہزاروں خطابات کا مرکزی خیال، تحریک منہاج القرآن کے جھنڈے کے رنگ ہوں یا سیاسی و مذہبی جدوجہد کی پالیسی کی بنیاد اور جواز، ہر ہر قدم قرآنی فکر سے ہم آہنگ دکھائی دیتا ہے۔

## ۲۔ قرآنی علوم پر بیسیوں کتب کی اشاعت

جس صدی کے آغاز میں تقلید محض متفقہ سوچ ہو اور قرآن سے استدلال کرنے والے فتوؤں کی زد میں ہوں، ایسے دور میں آپ نے 600 سے زائد کتب قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر کیں اور ان کتب میں سے بیسیوں کتب براہِ راست قرآن مجید، ترجمہ قرآن، تفسیر، فہمِ قرآن، مضامینِ قرآن، قرآنی انسائیکلو پیڈیا، قرآنی فکر و فلسفہ، قرآن اور سائنس اور دیگر موضوعات اور علوم پر تحریر فرمائیں۔

## ۳۔ قرآن مجید کی مختصر اور مفصل تفسیر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قرآنی علوم میں تجدیدی خدمات میں سب سے اہم خدمت آپ کے 50 سالہ قرآنی علوم کے مطالعہ اور قرآنی فکر کا حقیقی شاہکار 20 جلدوں پر قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ قرآن مجید کی یہ تفسیر قرآنی علوم کے فروغ میں بے مثال خدمت ہے۔ اس تفسیر کی متعدد خصوصیات ہیں۔ یہ تفسیر عربی میں ہے جس سے نہ صرف اہلِ عرب میں قرآنی فکر کو ترویج ملے گی بلکہ اس کے ترجمے کے ذریعے اہلِ عجم کو بھی قرآنی علم سے ایسی روشنی میسر آئے گی جو اسے کم و بیش اگلی صدی میں بھی قرآنی فکر سے آشنا کرتی رہے گی۔ یہ ایک ایسی جامع تفسیر ہے جس میں مفرداتِ قرآن، بلاغتِ قرآن، مضامینِ قرآن اور دیگر کئی جہات جمع کی گئی ہیں۔ اس کی ابتداء میں 2 جلدوں پر مشتمل ''مقدمہ'' بھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ امر دین میں رہے کہ یہ اصول تفسیر کی دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 8 جلدوں پر مختصر تفسیر؛ محض تفصیلی تفسیر کا خلاصہ نہیں ہے بلکہ خود ایک مکمل تفسیر ہے۔

## ۴۔ بین الاقوامی سطح پر دروسِ قرآن کا فروغ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1980ء کی دہائی میں اسلام آباد اور چاروں صوبوں کے ہیڈکوارٹرز پر ماہانہ دروس قرآن کا آغاز کر کے اہلِ علم اور عوام الناس کے لیے قرآن فہمی کے نئے باب کا آغاز کیا۔ اس سے قبل ملک بھر میں عوامی سطح پر دروسِ قرآن کا کوئی کلچر نہیں تھا۔ ان دروسِ قرآن سے جہاں عوام الناس کو قرآنی علوم پر راہنمائی میسر آئی وہاں مترنم خطابات کے کلچر کے خاتمے کا آغاز بھی ہوا۔ کم و بیش 10 سال سے زائد عرصہ عوامی سطح پر دروس کا سلسلہ جاری رہا۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے پروگرام فہم القرآن کو دنیا بھر میں پذیرائی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دروس سے میسر آئی۔ گذشتہ 15 سال سے

ملک بھر کے طول و عرض میں آپ کے طلبہ کا 400 سے زائد مقامات پر ماہانہ دروس قرآن کے سلسلے کا جاری رہنا پاکستان کی دعوتی و تبلیغی تاریخ کا غیر معمولی کارنامہ ہے۔

## ۵۔ 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا

عوام الناس اور اہلِ علم طبقے کی قرآن مجید تک رسائی آسان کرنے، قرآن مجید سے اپنے موضوع سے متعلق راہنمائی اور قرآن فہمی کو عام کرنے میں آپ کی سب سے بڑی خدمت 8 جلدوں اور 5000 سے زائد موضوعات پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا نے قرآن مجید کے فہم پر کسی ایک طبقے کی اجارہ داری کو ختم کردیا ہے۔ عامۃ الناس سے لے کر ہر سطح کے ریسرچ اسکالرز کے لیے اپنے موضوع کے مطابق قرآن سے براہ راست راہنمائی انسائیکلو پیڈیا نے عام کردی ہے۔

## ۶۔ مطالعہ قرآن مع ترجمہ کا ذوق پیدا کرنا

قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر لکھ دینا بلاشبہ غیر معمولی کام ہے لیکن دورِ حاضر میں لاکھوں مسلمانوں میں ایسا ذوق پیدا کرنا کہ وہ روزانہ کم از کم ایک رکوع کا مطالعہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں، یہ ایک غیر معمولی خدمت ہے۔ شیخ الاسلام نے دنیا بھر میں محبت کرنے والوں کو انفرادی زندگی میں اصلاحِ احوال کا جو لائحہ عمل دیا ہے اس میں فرائض نمازوں کے بعد روزانہ ایک رکوع ترجمہ کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کی نصیحت کی ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ دنیا بھر میں وابستگان، رفقاء، عہدیداران اور محبت کرنے والے لاکھوں افراد ایسے ہیں جنھوں نے سالہا سال سے مطالعہ قرآن کو اپنا معمول بنا رکھا ہے۔

## ۷۔ مدارسِ دینیہ میں ترجمہ قرآن کا آغاز

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں سے نہ صرف سکولوں اور کالجوں میں قرآن مجید ترجمہ سے نہیں پڑھایا جارہا بلکہ دینی مدارس میں جہاں علماء 8 سال سے زائد عرصہ محض دینی علوم پڑھتے تھے، وہاں بھی مکمل قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھایا جارہا تھا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرف سے کئی صدیوں سے جاری دینی تعلیم کے نصاب کو بدل کر پہلے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں اور پھر نظام المدارس کی صورت میں سیکڑوں تعلیمی اداروں میں مکمل قرآن مجید کے ترجمہ کی تدریس کو شامل نصاب کرنا، بلاشبہ ایک تجدیدی خدمت ہے۔

## ۸۔ عوامی سطح پر حلقات قرآن کا فروغ

ایک طرف ملکی آبادی کا بہت بڑا طبقہ بنیادی دینی تعلیم سے محروم ہے اور دوسری طرف دینی مدارس کی طرف سے 2 سال، 4 سال اور 8 سال تعلیمی نصاب کے باعث جدید عصری تعلیم حاصل کرنے والے طبقات کو مختصر دورانیے میں دینی تعلیم کے حصول کی سہولت میسر نہیں تھی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دنیا بھر میں قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے تحریک کے مرکز پر شعبہ کورسز اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے تحت الھدایہ پراجیکٹ کا آغاز کیا۔ شعبہ کورسز نے گزشتہ 17 سالوں میں ہزاروں معلمین و معلمات تیار کیے ہیں اور ان معلمین و معلمات کے ذریعے ملک بھر میں ہزاروں کلاسز اور کورسز کا انعقاد کیا جاچکا ہے۔ گزشتہ 17 سالوں میں ان شعبہ جات کے زیر اہتمام تیار کیے گئے معلمین و معلمات کے ذریعے منعقد ہونے والی کلاسز، حلقات اور کورسز کے ذریعے لاکھوں افراد کو قرآن مجید کا فہم دیا گیا اور یہ جدوجہد تسلسل سے جاری ہے۔

## ۹۔ قرآنی علوم کا جدید ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کے ذریعے فروغ

شیخ الاسلام نے دورِ حاضر کے جدید ترین ذریعۂ تدریس و تبلیغ الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کو استعمال کرکے قرآنی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنے میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے قرآنی تعلیمات کے فروغ میں حسبِ ذیل خدمات سرانجام دے رہی ہے:

ا۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ترجمہ عرفان القرآن سے سالہا سال سے کروڑوں افراد راہنمائی حاصل کررہے ہیں۔

۲۔ عرفان القرآن ایپ کے ذریعے اردو، انگلش اور دیگر کئی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو لاکھوں لوگ اپنے موبائل کے

ذریعے استعمال کررہے ہیں۔

۳۔ آن لائن کورسز: دنیا بھر میں قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے شعبہ کورسز اور خواتین کے شعبہ الھدایہ کے ذریعے گزشتہ دو سالوں سے دنیا بھر میں آن لائن کورسز کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ قرأت و تجوید، ترجمہ قرآن، فہمِ قرآن کے نام سے بیسیوں کورسز کا انعقاد ہوچکا ہے۔ ان کورسز میں دنیا بھر سے ہزاروں مرد و خواتین شرکت کرتے ہیں۔

۴۔ آئندہ چند ماہ تک 8 جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا ایک ایپ کی صورت میں ہر فرد کے موبائل میں موجود ہوگا۔

## ۱۰۔ سیاسی و معاشی مسائل کا حل بذریعہ قرآن مجید

معاشرے میں مروّجہ قرآنی علوم پر دسترس حاصل کرنا اور اس سے معاشرے میں راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا بلاشبہ بڑی خدمت ہے لیکن معاشرے میں پیدا ہونے والے ایسے مسائل جن کا حل دکھائی نہ دے رہا ہو، نہ صرف پوری قوم بلکہ امتِ مسلمہ زوال کا شکار ہوچکی ہو اور شرق تا غرب کسی کو اس کا حل میسر نہ آرہا ہو۔ نیز اس طرح کے سوالات ذہن میں جنم لے رہے ہوں کہ:

’’زوال کا شکار امتوں کو کیسے عروج سے ہمکنار کیا جاسکتا ہے؟ قوموں کے زوال کے اسباب کیا ہیں اور پھر امت کے احیاء کے لیے جدوجہد کے تقاضے کیا ہیں؟‘‘ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات گزشتہ دو صدیوں سے امتِ مسلمہ تلاش کررہی ہے۔ متعدد مفکرین اور قائدین نے امت کے ان مسائل کا حل سوچا مگر کسی حقیقی حل تک نہ پہنچ سکے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری لکھتے ہیں کہ

’’میں نے انقلاباتِ عالم کا جائزہ لیا۔ کارل مارکس، لینن، سٹالن اور دیگر غیر مسلم مفکرین کی انقلابی فکر کا مطالعہ کیا۔ پھر امام غزالی، شاہ ولی اللہ اور دیگر مسلم مفکرین کا مطالعہ کیا اور اس کے بعد قرآن مجید کا انقلابی پہلو سے مطالعہ کیا۔‘‘

سالہا سال کے مطالعے کے نتیجے میں شیخ الاسلام نے 2 جلدوں پر ضخیم کتاب قرآنی فلسفہ انقلاب تحریر کی۔ قرآنی فلسفہ انقلاب دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کے احیاء کا منظّم لائحہ عمل ہے۔

اسلامی تاریخ میں قرآنی علوم میں فلسفہ انقلاب پر اس سے قبل اس طرح کی کسی بحث کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام نے امتِ مسلمہ کے احیاء کے لیے جو لائحہ عمل تشکیل دیا وہ تحریک منہاج القرآن ہے اور منہاج القرآن کی جدوجہد کا طریق قرآن مجید کی روشنی میں قرآنی فلسفہ انقلاب ہے۔ قوموں کے عروج و زوال میں تیس یا چالیس سالوں کا عرصہ کچھ معنی نہیں رکھتا۔ جس دن یہ انقلابی جدوجہد اپنی منزل پر پہنچے گی۔ دنیا اس قرآنی فلسفہ انقلاب کی حقیقت کو سمجھے گی۔

## ۱۱۔ دنیا بھر میں قرآنی علوم کی اشاعت کے مراکز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآنی علوم اور فکر کے فروغ کے لیے دنیا بھر میں ادارے اور مراکز قائم کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں لائبریریز اور سیل سینٹرز کے ذریعے قرآنی علوم پر مشتمل کتب کے ترسیل کا منظّم نظام قائم کیا۔ قرآنی علوم کو دنیا بھر میں فروغ دینے کے لیے پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش، انگلینڈ، مصر اور ترکی سے قرآنی علوم پر مشتمل کتب کی اشاعت کا سلسلہ کئی سالوں سے جاری ہے۔ ان تمام ممالک سے نہ صرف 10 سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جاچکا ہے بلکہ علوم القرآن پر مشتمل دیگر کتب کے ترجمہ کا سلسلہ جاری ہے۔

الغرض دنیا بھر میں سیکڑوں تعلیمی اداروں میں قرآنی تعلیمات کا فروغ ہو یا پاکستان، برطانیہ، مصر، ترکی، انڈیا، بنگلہ دیش اور کئی ممالک سے قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت، ڈنمارک میں اسلام اور عیسائیت کے مناظرے میں حقانیتِ قرآن کی صداقت واضح کرنا ہو یا دورِ حاضر کے تمام مسائل کا حل قرآن مجید سے فراہم کرنا؛ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 41 سالوں میں پوری دنیا میں ہر ذریعے اور وسیلے سے قرآنی علوم کو فروغ دیا ہے۔ اگر اس تمام جدوجہد کو جمع کیا جائے تو بلاشبہ یہ ایک ایسی تجدیدی خدمت ہے جس کی نظیر ہمیں نظر نہیں آتی۔

❁❁❁❁❁

یا نبیؐ، طاہرالقادری پہ کرم — اس کے ہونٹوں پہ ہوں چاند تارے رقم
آپؐ کا یا نبیؐ، اس پہ سایہ رہے — اس کو شیرِ خدا کا عطا ہو علَم
یا نبیؐ، آپؐ کے در کا منگتا ہے یہ — شخصیت اس کی ہے اس لیے محترم

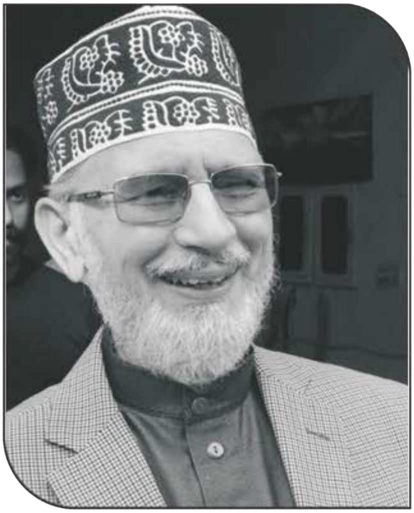

ہم

احیائے اسلام واصلاح احوال کے

عظیم داعی، سفیر امن

شیخ الاسلام

# ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی

## کو 71 ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں

تجدیدِ دین کے لئے کی جانے والی ان کی
جملہ علمی و تحقیقی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ اس عظیم مصطفوی مشن کو ان کی
قیادت میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

## منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل یونان

تراجمِ بخاری سے تراجمِ شیخ الاسلام تک

# کتبِ حدیث کے تراجم الابواب، ایک عظیم اجتہادی کاوش

صحیح بخاری کے جامع تراجم الابواب کے اسلوب پر شیخ الاسلام نے اپنی

کتبِ حدیث کے تراجم الابواب کو عصری تقاضوں کے مطابق مرتب کیا

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

اسلامی تعلیمات کا دوسرا بڑا ماخذ احادیث وسنن رسول ﷺ ہیں۔ قرآن حکیم کی متعدد آیات؛ حدیث وسنت کی اہمیت اور حجیت کو بیان کرتی ہیں۔ عام آدمی کے فہم اور آسانی کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین و ارشادات کو محدثین نے مختلف کتابوں اور ابواب میں تقسیم کر کے منظم کیا ہے تاکہ کوئی بھی شخص کتاب اور باب کے عنوان کے ذریعے بآسانی متعلقہ حدیث تک پہنچ سکے۔ حدیث کی اصطلاح میں کتبِ حدیث کے ابواب کو ''ترجمۃ الباب'' کا نام دیا جاتا ہے۔

## صحیح بخاری کے تراجم الابواب

قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب کا درجہ صحیح بخاری کو حاصل ہے۔ امام بخاری احادیث کے مدون ہی نہیں تھے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ احادیث کے مستخرج، مستدل اور مستنبط بھی تھے۔

آپ نے اپنی کتاب الجامع الصحیح میں نہ صرف احادیثِ رسول ﷺ کو بیان کیا ہے بلکہ ان احادیث سے اپنے استنباط و استدلال کے ذریعے عنوانات بھی اخذ کیے ہیں۔ امام بخاری اپنی فقاہت و بصیرت اور بصارت و فراست کے مطابق ابواب کے جو عنوانات قائم کرتے ہیں، ان ہی کو فقہ البخاری سے تعبیر کرتے ہیں اور ان ہی کو تراجمِ بخاری کا نام دیا جاتا ہے۔ امام بخاری نے تراجم الابواب کے اخذ و استنباط کا سلسلہ روضہ رسول ﷺ کے سامنے بیٹھ کر مکمل کیا۔ آپ ہر ترجمہ لکھنے کے لیے دو رکعت اللہ کی بارگاہ سے اپنی قلم کی استعانت اور ثقاہت کے لیے پڑھتے تھے۔ (ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، ۱: ۴۸۹)

امام بخاری کی عظمتِ تالیف اور بلندیِ استدلال کا اعتراف کرتے ہوئے امام نووی بیان کرتے ہیں:

**لیس مقصود البخاری الاقتصاد علی الاحادیث فقط بل مراده الاستنباط منها والاستدلال لابواب ارادها.** (ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، ۱: ۴۸۹)

امام بخاری کا مقصد صرف احادیث کو اکٹھا کرنے کا ہی نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے ابواب کے تراجم کے لیے احادیث سے استنباط اور استدلال بھی کیا ہے۔

جب ہم امام بخاری کے تراجم الابواب کو پڑھتے ہیں تو ان میں ہمیں امام بخاری کی دقتِ فہم اور نکتہ رسی کا علم بھی ہوتا ہے۔ امام بخاری کے اکثر دقیق استدلال اور عمدہ ترین استنباطات کی وجہ سے شارحینِ احادیث یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ:

**فقه البخاری فی تراجمه۔**

(ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، ۱: ۱۳)

''امام بخاری کی فقاہت ان کے تراجم ابواب میں ہے۔''

برصغیر پاک و ہند میں مولانا انور شاہ کشمیری نے جب امام بخاری کے تراجم الابواب میں یہ بے مثال خوبی دیکھی تو یہ کہتے ہوئے نظر آئے:

**واعلم ان المصنف سیاق غایات وصاحب آیات فی وضع التراجم لم یسبقه احد من المتقدمین ولم**

يستطع ان يحاكيه احد من المتاخرين فكان هو الفاتح لذلک الباب و صار هو الخاتم۔ (مقدمہ فیض الباری، ۱:۴)

بے شک تراجم الابواب کو وضع کرنے کے حوالے سے امام بخاری سب پر فائق ہوئے ہیں اور سب کے مابین صاحبِ کمال ہوئے ہیں۔ نہ متقدمین میں سے کوئی آپ کے آگے بڑھا ہے اور نہ ہی متاخرین میں سے کوئی ان کی نقل کماحقہ کرسکا ہے۔ وہی علمِ حدیث کی اس صنف کے دروازے کھولنے اور وہی بند کرنے والے ہیں۔

## تراجمِ بخاری کی جامعیت

امام بخاری نے اپنے تراجم الابواب میں جامعیت کو اختیار کیا ہے جس طرح ان کی کتاب علمِ حدیث میں جامع ہے کہ ایمانیات، الٰہیات، اعمال، عبادات، معاملات، تفسیر اور تاریخ کے علم کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فرقہ باطلہ کی تردید بھی کرتی ہے، اسی طرح امام بخاری نے اپنے تراجم الابواب میں بھی جامعیت کے اسلوب کو اختیار کیا ہے۔ امام بخاری احادیث سے دلالت کی مختلف انواع کے تحت احادیث سے اخذ و استنباط کرتے ہیں۔ اس بناء پر ان تراجم کے اخذ میں طریقِ استدلال کی بڑی جامعیت اور ہمہ گیریت پائی جاتی ہے۔

## تراجم بخاری کے لیے کلمات کے انتخاب کا پیمانہ

امام بخاری جب کسی باب کا عنوان قائم کرتے ہیں تو اس ترجمۃ الباب کے لیے استعمال کیے گئے الفاظ کا انتخاب خالی از حکمت نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایک واضح مقصد اُن کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ ذیل میں صحیح بخاری کے تراجم الابواب کے لیے امام بخاری کے الفاظ کے چناؤ کے طریقہ کار کو بیان کیا جارہا ہے:

۱۔ امام بخاری جب ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں تو کبھی ترجمۃ الباب میں بھی وہی الفاظ ہوتے ہیں جو حدیث مبارک کے متن میں ہوتے ہیں۔

۲۔ کبھی یوں ہوتا ہے کہ ترجمۃ الباب میں جو الفاظ آتے ہیں وہ امام بخاری کے ہاں سنداً موصول نہیں ہوتے بلکہ کسی اور امامِ حدیث سے سنداً موصول ہوتے ہیں۔

۳۔ امام بخاری تراجم الابواب میں ان الفاظ کو بھی لے کر آئے ہیں جو ان کے نزدیک موصول تو ہیں مگر ان کے کلماتِ حدیث ہونے کی صراحت نہیں کرتے۔

۴۔ کبھی تراجم الابواب میں امام بخاری وہ الفاظ لے کر آتے ہیں جو ان کے علاوہ دیگر محدثین کے ہاں الفاظِ احادیث کے طور پر مسلّم ہوتے ہیں لیکن خود امام بخاری ان کے حدیث ہونے کا اظہار نہیں کرتے۔ ایسے متعدد اور بے شمار تراجم ہیں۔ امام بخاری یہ اسلوب، حدیث مشہور کے باب میں اختیار کرتے ہیں۔

۵۔ تراجم الابواب کے ضمن میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ امام بخاری کبھی حدیث کے الفاظ میں تصرف کرکے ترجمہ کرتے ہیں، اسی طرح تراجم الابواب میں یہ اسلوب بھی امام بخاری کے ہاں کثرت سے پایا جاتا ہے کہ آپ ترجمۃ الباب کو اپنے الفاظ میں قائم کرتے ہیں مثلاً:

باب الفهم فی العلم (صحیح بخاری، کتاب العلم، ۱:۱۶)

۶۔ کبھی ترجمۃ الباب سے کسی چیز میں مزید توسیع کو ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً: باب مایقول بعد التکبیر

امام بخاری اس عنوان کو قائم کرنے کے بعد ثناء کہنے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لے کر آئے ہیں اور اسی تکبیر کے بعد الحمدلله رب العالمین سے نماز شروع کرنے سے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لے کر آئے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، ۱:۱۰۳)

۷۔ کبھی کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو یوں ظاہر کرتے ہیں: باب ابوال الابل۔ (صحیح بخاری کتاب الوضو، ۱:۳۶)

۸۔ کبھی کسی دلیل میں احتمال کی بنا پر باب یوں قائم کرتے ہیں:

باب اذا اسلمت المشرکة والنصرانیة تحت الذی الحربی. (صحیح بخاری، کتاب الطلاق، ۲:۷۹۶)

۹۔ کبھی مسئلہ اختلافی ہونے مگر دلیل کے قوی ہونے کی وجہ سے پورے جزم کے ساتھ باب کا عنوان قائم کرتے ہیں۔ مثلاً: باب وجوب الصلاة والجماعة۔

۱۰۔ کبھی باب میں استفہامیہ انداز اپناتے ہیں۔ مثلاً:

باب هل ینفع فیهما۔ (صحیح بخاری، کتاب التیمم، ۱:۴۸)

۱۱۔ کبھی کسی مسئلے کی تفصیل کو بیان کرنے کے لیے یہ اسلوب

اپناتے ہیں:

**باب هل تصلی المراة فی ثوب حاضت فیه؟**

(صحیح بخاری، کتاب الحیض، ۱:۴۵)

۱۲۔ کبھی روایات میں اختلاف کی بنا پر یوں باب قائم کرتے ہیں:

**باب هل یستخرج السحر؟**

۱۳۔ کبھی امام بخاری اپنے نزدیک قول مختار کی طرف اشارہ کرنے کے لیے یوں ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں:

**باب من لم یتوضا الا من المخرجین۔**

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، ۱:۲۹)

۱۴۔ کبھی حکمِ تعمیم کی طرف اشارہ کرنے کے لے ایسا ترجمۃ الباب لے کر آتے ہیں: **باب من رفع صوته بالعلم**

(صحیح بخاری، کتاب العلم، ۱:۳۱)

۱۵۔ کبھی تراجم الابواب میں تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اس طرح ذکر کرتے ہیں: "**باب قصة زمزم**"

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، ۱:۴۹۸)

۱۶۔ کبھی کسی مسئلہ پر ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں اور پھر اس میں فائدے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مزید عبارت لاتے ہیں جو باب در باب کی صورت اختیار کرجاتی ہے۔ اس کی مثالیں کتاب بدء الخلق اور اس کے ابواب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۱۷۔ کبھی کسی مشکل پر ردّ کے لیے باب قائم کرتے ہیں۔ جیسے: **باب ترک الحائض الصوم**

(صحیح بخاری، کتاب الحیض، ۱:۴۴)

۱۸۔ کبھی مختلف روایات میں تطبیق کے لیے باب لے کر آتے ہیں۔ مثلاً: **باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول الا عند البنا الجدار وغوه۔** (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، ۱:۲۶)

اس ترجمۃ الباب میں دو احادیث کو بیان کیا ہے۔ ایک حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جس میں بول و براز کے وقت قبلہ رُخ ہونے کی ممانعت ہے اور دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سے اباحت ظاہر ہے۔ پہلی روایت کو صحرا و بیابان پر محمول کیا ہے اور دوسری روایت کو کسی حائل پر محمول کیا ہے۔

۱۹۔ کبھی شرط اور مشروط کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں۔ جیسے: **اذا کان کذا.** اور پھر اس جیسے الفاظ کے ساتھ اس شرط کے ساتھ مشروط کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

۲۰۔ کبھی آثار صحابہ سے ترجمۃ الباب میں کسی سوال کا جواب لے کر آتے ہیں: **باب اذا اقرضه الی اجل مسمی۔**

اب اس سوال کا جواب یوں لکھتے ہیں:

**وقال ابن عمر فی القرض الی اجل لاباس به۔**

(صحیح بخاری، کتاب الاستقراض، ۱:۳۲۳)

۲۱۔ کبھی ترجمۃ الباب میں سوال اور جواب کو صراحتاً لاتے ہیں۔ مثلاً: **باب اذا وقف ارضا ولم یبین الحدود فهو جائز**

## تراجم الابواب کے ذریعے فہمِ حدیث میں کاملیت

اس تمام تمہید اور ترجمۃ الباب کی اقسام درج کرنے سے مقصود یہ واضح کرنا ہے کہ امام بخاری نے الجامع الصحیح میں جہاں احادیث صحیحہ کو روایت کرنے کا التزام و اہتمام کیا ہے، وہاں ان احادیث سے استفادہ کرنے کا طریقہ بھی امت کو سکھایا ہے کہ جب امت کو اپنے اپنے زمانے میں مسائل پیش آئیں تو وہ ان مسائل کو قرآن اور احادیث پر پیش کریں۔ قرآن پر ان مسائل کو پیش کرنے کا طریقہ مفسرین ہمیں بتاتے ہیں جبکہ محدثین نے پیش آمدہ مسائل کو احادیث پر پیش کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ یہ طریقہ امام بخاری نے اپنے زمانے میں امت کو سکھایا ہے اور اپنے اس عمل "ترجمۃ الباب" کے ذریعے امت کو ترغیب دی ہے کہ اپنے اپنے زمانے میں علمِ رسول ﷺ سے صحیح معنوں میں استفادہ کے لیے ترجمۃ الباب کی نہج پر اپنے مسائل کو احادیث وسنن پر پیش کریں اور ان میں گہرا تفکر و تدبر کریں۔ اپنے مسائل کا حل بطریقِ استدلال و استنباط اور بطریقِ استخراج احادیث سے تلاش کریں اور عوام وخواص کو اپنے علم سے مستنیر کرنے کے لیے ترجمۃ الباب کا اسلوب اختیار کریں تاکہ وہ اس ندرت کے حامل اسلوب کے ذریعے تھوڑے وقت میں زیادہ مصدقہ، ثقہ اور قابلِ اعتماد بات کا علم حاصل کرسکیں۔

## تراجم الابواب میں اجتہادی ارتقاء کی ضرورت

انسانی زندگی، تحرک، تبدل اور تغیرات کے مسائل لے کر

مسلسل آگے بڑھتی رہتی ہے، اس بناء پر ارتقاء و تسلسل کی ضرورت ہر زمانے میں محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اگر ارتقاء کا یہ سلسلہ دھیرے دھیرے اپنی منزل کی طرف جاری و ساری رہے تو علمی و اجتہادی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اگر یہ عمل کسی جدت کی بنا پر یا کسی رکاوٹ کے باعث رک جائے تو مسائل کا کماحقہ حل سامنے نہ آسکے گا۔ جیسے: کوئی نئی عمارت اس کے مکینوں کے لیے چالیس سے پچاس سال تک کی ضروریات پوری کردیتی ہے مگر اس کے بعد اس عمارت کی تعمیرِ نو کی حاجت پیش آتی ہے۔ اسی طرح کسی عصری اور علمی کام کے بعد نیا کام رکا رہے تو 40 سے 50 سالوں کے بعد اس میں جدت اور ارتقاء کی بڑی شدید ضرورت پیش آتی ہے اور اگر اس پر زمانے اور صدیاں بیت جائیں تو اس کی احتیاج کی شدت کا اندازہ بآسانی نہیں لگایا جاسکتا۔ اگرچہ صاحبانِ حال اور مجتہدین ہر زمانے میں ہوئے ہیں اور ان کا اجتہادی کام بھی جاری رہتا ہے مگر وہ کام کبھی کبھار روایتی اور غیر روایتی رکاوٹوں کا شکار ہوکر پسِ پردہ چلاجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ افادیت کے باوجود نظروں سے اوجھل ہوجاتا ہے۔

## علم الحدیث میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کا تفرد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکر کی اساس قرآن مجید اور سنتِ رسول اللہ ﷺ پر قائم ہے۔ تمسک بالقرآن کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دروسِ قرآن کا منظّم نیٹ ورک نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں خوب پھیلا دیا ہے بلکہ اس مقصد کے حصول اور تکمیل کے لیے اس امت کو عرفان القرآن، تفسیر منہاج القرآن اور علوم القرآن پر متعدد کتب کا عظیم تحفہ دیا ہے جبکہ دوسرے امر یعنی تمسک بالسنہ کے لیے آپ نے احادیث کی تعلیم کو نہ صرف اہلِ علم کی سطح پر بلکہ عوامی سطح پر بھی بہت زیادہ ترویج دی ہے۔ شیخ الاسلام نے علمِ حدیث کو لوگوں میں عام کرنے کے لیے بے شمار موضوعات پر بیسیوں اربعینات کی تدوین اور اشاعت کی ہے۔

وراثت میں علم و قلم لے کے آئے
رموزِ شریعت سے پردے اٹھائے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسلام کے فکری، اعتقادی، عملی اور معاشرتی مسائل اور ان کے حل کے لیے متعدد مجموعہ ہائے احادیث تیار کیے ہیں۔ ان سب کتب کی ایک طویل فہرست ہے۔ مضمون کی طوالت کے پیشِ نظر اس کو ترک کررہے ہیں۔ البتہ ان سب کتبِ احادیث میں شیخ الاسلام نے درج ذیل تین چیزوں کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے:

۱۔ احادیثِ صحیحہ کا انتخاب
۲۔ تراجم الابواب کے ذریعے امت کے ہمہ جہتی مسائل کا حل
۳۔ تحقیق و تخریج احادیث کا مستند اور معتبر اسلوب

ان کی تمام کتبِ احادیث اس منہجِ ثلاثہ سے آراستہ و پیراستہ ہیں اور اسی منہج و اسلوب کی عصرِ حاضر میں ایک طالبِ حدیث کو بہت زیادہ ضرورت تھی اور اس ضرورت کی کافی و شافی اور بہت ہی کثرت اور تنوع کے ساتھ تکمیل شیخ الاسلام کی مرتب کردہ کتبِ احادیث سے میسر آتی ہے۔

## شیخ الاسلام کی کتبِ حدیث کے تراجم الابواب کی خصوصیات

امام بخاری کے احادیث رسول ﷺ سے استدلال و استنباط کے منہج و اسلوب کو بڑی قوت اور مضبوط دلیل کے ساتھ عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام نے زندہ کیا ہے۔ آپ نے امام بخاری کے تراجم الابواب کے جامع ترین اسلوب کو اختیار کیا ہے اور اس سے اخذ کرتے ہوئے تراجم الابواب کو دورِ حاضر کی ضروریات کے ساتھ جوڑا ہے اور احادیث کے اطلاقی اور عملی پہلوؤں کو اپنے اعلیٰ ترین طریقِ استنباط و استدلال کے ذریعے خوب نمایاں کیا ہے۔

کتب احادیث میں شیخ الاسلام کے قائم کردہ تراجم الابواب ہمیں عصرِ حاضر میں بڑی مضبوطی اور پختگی کے ساتھ علمِ حدیث کے ساتھ جوڑتے ہیں اور شریعت اسلامی کے عقائد و اعمال بڑی عمدگی اور بڑی واضحیت کے ساتھ نکھر کر ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عصرِ حاضر کے محققین اور

محدثین اس امر کا برملا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس حوالے سے اس موقع پر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی متعدد کتب میں سے صرف المنہاج السوی کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے اس میں قائم کیے گئے تراجم الابواب کو درج ذیل سطور میں زیرِ بحث لارہے ہیں:

## المنہاج السوی کے تراجم الابواب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تالیفات میں سے ایک نمایاں نام المنہاج السوی کا ہے اس کتاب کا تعلق کتب منتخبات الحدیث سے ہے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں جب تحقیقِ سند کا کام اپنے عروج و کمال کو پہنچ گیا تو اب اس کے بعد ائمہ حدیث نے مختلف موضوعات پر مجموعہ ہائے حدیث مرتب کرنا شروع کردیئے، جن میں احادیث کی ترتیب اور تبویب کو مرکزی حیثیت دی گئی۔ مثلاً: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث پر مشتمل مجموعہ ہائے احادیث مرتب ہوئے جن کو مرتب کرنے والوں میں بڑے بڑے ائمہ کرام؛ ابونصر فتوح بن حمید الحمیدی ۴۸۸ ہجری، ابوالحسن زرین ۵۳۲ھ، عبدالحق اشبیلی ۵۸۲ھ، محمد بن حسین انصاری ۵۸۲ھ، امام ابن اثیر ۶۰۶ھ، رضی الدین حسن محمد الصغانی ۶۵۰ھ اور ابن کثیر ۷۷۴ھ کے نام قابل ذکر ہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کے علاوہ صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث سے مجموعہ ہائے احادیث منتخب کیے گئے۔ ان مجموعہ ہائے احادیث میں سے امام منذری کی الترغیب والترہیب اور امام یحیی بن شرف النووی کی ریاض الصالحین نے بہت شہرت حاصل کی۔ المنہاج السوی بھی منتخبات الحدیث کے سلسلے کا ایک منفرد اسلوب، ایک جامع منہج اور ایک مصدقہ تخریج کے قالب میں اپنی نوعیت کا ایک بے مثال، معتبر اور مستند کام ہے۔

شیخ الاسلام کے مرتب کردہ اس مجموعہ حدیث کے بعض تراجم الابواب کا اجمالی جائزہ نذرِ قارئین ہے:

## ۱۔ تراجم الابواب کے ذریعے دہشت گردی کے فتنے کا انسداد

اس دور میں جب دہشت گردی کی عالمی جنگ نے بری طرح مسلمانوں اور مسلمان ممالک کو نقصان پہنچایا اور ساری دنیا میں کردار دیکھے بغیر صرف اسلام سے وابستگی کی بنا پر مسلم و مومن کا تعارف دہشت گرد کا ہوگیا تھا اور ساری دنیا نے اسلام اور مسلمانوں کو حقارت اور عداوت سے دیکھنا شروع کردیا تھا تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے احادیث کے تراجم الابواب کے ذریعے مضبوط استدلال اور ثقہ استنباط کے ذریعے ثابت کیا کہ اسلام تو امنِ عالم کا داعی اور محافظ ہے۔ مسلمان اور مومن تو اپنے کردار میں سراپا خیر ہی خیر ہے۔

شیخ الاسلام نے احادیث کے یہ تراجم الابواب قائم کرکے ساری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا بہت بڑا دفاع کیا۔ انھوں نے دین کو تین چیزوں میں منحصر قرار دیا اور اس کے لیے یہ ترجمۃ الباب قائم کیا:

**الایمان والاسلام والاحسان**

پھر ایمان کو مختلف فصلوں کے ذریعے واضح کیا ہے:

۱۔ **فصل فی الایمان**

۲۔ **فصل فی حقیقۃ الایمان**

۳۔ آج کے معاشرے میں ایک حقیقی مومن اور اس کی پہچان کی علامات کو **فصل فی علامات المومن و اوصافہ** کے ترجمۃ الباب کے ذریعے بیان کیا۔

ان تراجم الابواب نے ایک مومن سے دہشت گردی کا تصور سرے سے ختم کرکے رکھ دیا ہے۔

☆ اسی طرح اسلام کے چہرے کو جس دہشت گردی کے تصور کے ساتھ داغدار کیا گیا تھا، اس کا بھی دفاع کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے اسلام کی حقیقت کو **فصل فی الاسلام** کے عنوان سے ترجمۃ الباب قائم کرکے واضح کیا۔

آج کے دور میں ایک مسلمان کون ہے اور اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ اس امر کو اس ترجمۃ الباب **فصل فی علامات المسلم و اوصافہ** کے ذریعے اجاگر کیا۔

جب ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے خون کو بہانے کی ذمہ داری کسی غلط فکر و سوچ کی بنا پر اپنے ذمے لے لی تو شیخ الاسلام نے ہر مسلمان کو بتایا کہ اس کے وجود پر

دوسرے مسلمان کے کیا کیا حقوق ہیں؟ آپ نے **فصل فی حق المسلم علی المسلم** کے عنوان سے قائم ترجمۃ الباب کے ذریعے اس امر کو بخوبی واضح کردیا۔

☆ دہشت گردی کے تصور کو اسلام کی مجموعی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہوئے مومن اور مسلم کے لیے کہا کہ وہ صرف اور صرف محسن ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ کی ساری مخلوق اور سب انسانوں کے لیے محسن ہے، اس لیے محسن سے دہشت گردی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس تصور کو واضح کرنے کے لیے **فصل فی الاحسان** کے الفاظ کے ساتھ ترجمۃ الباب قائم کیا اور محسن کی صفات وعلامات کو **فصل فی علامات المحسن و اوصافه** کے ترجمۃ الباب میں عیاں کیا۔

## ۲۔تراجم الابواب کے ذریعے فتنۂ خوارج کا رد

اس دور کا ایک بہت بڑا مسئلہ اور بہت بڑا فتنہ خوارج کا دوبارہ ظہور تھا جنھوں نے معصوم مسلمانوں کو خودکش بم دھماکوں کے ذریعے قتل کرنا شروع کردیا تھا اور اپنے تصورِ مذہب کے مطابق صرف خود کا جنتی ہونا ثابت کرنا شروع کردیا تھا۔ اس فکری اور اعتقادی بے راہ روی کا مقابلہ کرنا اور اس فتنے کے سامنے کھڑا ہونا اتنا آسان نہ تھا۔ ہر کوئی اپنی جان کی امان میں راہِ رخصت پر چل پڑا مگر عالمِ اسلام کو پھر اس فتنے سے پاک کرنے اور اس کا کلی انسداد کرنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری محافظِ اسلام بن کر دنیا کے سامنے آئے اور ایک تاریخی فتویٰ بعنوان: ’’دہشت گردی اور فتنۂ خوارج: مبسوط تاریخی فتویٰ‘‘ جاری کیا اور احادیث رسول ﷺ کے ذریعے اس فتنے کی ساری حقیقت کو بے نقاب کیا اور **باب حکم الخوارج** کے عنوان سے ترجمۃ الباب قائم کرکے اس کے تحت بے شمار احادیث کو روایت کرکے امت کے اہلِ علم کو خوارج کے دہشت گرد ہونے پر قائل کیا، جس کے نتیجے میں یہ فتنہ بہت جلد اپنی موت آپ مرگیا۔

## ۳۔تراجم الابواب کے ذریعے صحیح عقیدہ رسالت کی توضیح وتوثیق

اس دور کا ایک بہت بڑا مسئلہ عقیدۂ رسالت ﷺ کو ذیلی ابحاث کے ذریعے متنازع بنانے کا تھا۔ انگریز استعمار و سامراج نے اپنے دو سو سالہ اقتدار کو طوالت دینے اور مسلمانوں کو عملی بنیادوں پر کمزور کرنے کے لیے عقیدہ رسالت ﷺ کو تشکیک کے تیروں سے چھلنی کرنا شروع کردیا۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات کے حوالے سے طرح طرح کی ابحاث کو امت کے درمیان فروغ دیا گیا اور ان متنازع ابحاث کو خوب چھیڑا گیا۔ وہ ابحاث جن پر امت نے 12 سو سال تک کبھی جھگڑے و فساد، مذاکرے اور مناظر نہ کیے تھے، انگریز کی گہری سازش کے تحت یہ تمام کچھ مسجدوں، مدرسوں، عالموں اور واعظوں کے اہم موضوعاتِ دین بن گئے اور سارے دین کی تعلیمات کو عقیدہ رسالت کے ان ہی اعتقادی اور فکری مسائل میں بری طرح الجھا دیا گیا۔

عقیدہ رسالت کی من پسند اور فرقہ وارانہ تشریحات نے امت کے درمیان فرقہ واریت اور انتشار کو خوب فروغ دیا۔ باہمی محبتوں کی جگہ نفرتوں اور کدورتوں نے لے لی۔ ہر طرف مسلمان ہی کے لیے کفر اور شرک کے فتوے لگنے لگے۔ چنانچہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس فتنے کے تمام سوالات کے جوابات مستند اور معتبر احادیث کے متون اور ان کے تراجم الابواب کے ذریعے دے کر امت کو راہِ اعتدال اور راہِ صواب دکھائی ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے ترجمۃ الباب: **ان الانبیاء احیاء فی قبورهم باجسادهم.** کے ذریعے امت پر واضح کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں برزخی حیات کے مطابق زندہ ہوتے ہیں۔

☆ باری تعالیٰ اپنے نبیوں اور رسولوں کو خاص علم عطا کرتا ہے، اس اہم عقیدہ کو ترجمۃ الباب **فصل فی منزلة علم النبی و معرفته** کے ذریعے بیان فرمایا۔

☆ امت اپنی قبور میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرے گی اور صاحبِ قبر سے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس عقیدہ کو **ان الامة تسئل عن مکانة النبی فی القبور** کے ترجمۃ الباب کے ذریعے واضح فرمایا۔

☆ رسول اللہ ﷺ آخرت میں اپنی امت کے گناہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اس عقیدہ کو **فصل فی الشفاعة یوم القیامة** کے ترجمۃ الباب کے ذریعے اجاگر کیا گیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی محبت باعثِ اجرِعظیم ہے: **فصل فی اجر حب النبی** کے عنوان سے قائم ترجمۃ الباب نے اس امر پر تمام شکوک وشبہات کو زائل کردیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔ اس مسئلہ کو **فصل فی التبرک بالنبی و آثارہ** کے ترجمۃ الباب کے ذریعے بیان کیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات کو اللہ کی بارگاہ میں بطورِ توسل پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس پر **فصل فی التوسل بالنبی** کے ترجمۃ الباب کے تحت روشنی ڈالی۔

☆ امتِ مسلمہ کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت کیا شرف وعظمت حاصل ہے۔ اسے **فصل فی شرف النبوۃ المحمدیہ** کے ترجمۃ الباب کے تحت واضح کیا۔

☆ اس جہاں میں اور کل کائناتِ انسانیت میں رسول اللہ ﷺ کی مثل کوئی بھی فرد بشر نہیں ہے۔ اس پر **فصل فی عدم نظیر النبی فی الکون** کے ترجمۃ الباب کے ذریعے متعدد احادیث بیان کرکے امتِ مسلمہ پر حضور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صحیح عقیدہ واضح کیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات ہر مکتبۂ فکر کے مسلمان کے لیے اور ہر طبقۂ انسان کے لیے تعظیم واجبہ اور تکریم لازمہ کی حامل ہے۔ **فصل فی تعظیم النبی** کے عنوان سے ترجمۃ الباب قائم کرکے اس کے تحت آپ ﷺ کی ہر شان میں تعظیم، احترام، تکریم بجالانے کے عمل کو ایک مسلمان اور مومن کے ایمان کا حصہ قرار دیا۔

## علمِ حدیث کے سب سے بڑے مبلغ شیخ الاسلام

المختصر اگر صرف اور صرف المنہاج السوی کے تراجم الابواب کے اوصاف و خصائص پر ہی لکھتے رہیں تو ایک پوری کتاب ان تراجم الابواب کی خصوصیات پر تیار ہوسکتی ہے۔ یقیناً نہ صرف زمانے کا محقق اور علمِ حدیث سے شناسائی رکھنے والا بلکہ ہر خاص و عام کو پیش آمدہ مسائل کا حل اِن تراجم الابواب کے ذریعے میسر آئے گا اور وہ شیخ الاسلام کی ان خدماتِ جلیلہ کا کھلے دل کے ساتھ ایک حقیقتِ مسلمہ کی صورت میں اعتراف کرے گا کہ جب برصغیر پاک و ہند میں 20 صدی میں بڑے بڑے نامور اہلِ علم نے خود کو صرف اور صرف تفسیر قرآن تک وقف کردیا اور انھوں نے اس باب میں بڑی ہی نادر و نایاب تفاسیر لکھیں جو زمانے سے خود منوا چکی ہیں تو اسی وقت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تفسیر منہاج القرآن اور عرفان القرآن کے ساتھ ساتھ بہت بڑا تفرداتی کام علمِ حدیث کے حوالے سے یہ کیا کہ عوامی سطح پر بہت بڑے پیمانے پر علمِ حدیث کا ابلاغ اور فروغ کیا۔ آپ نے علم حدیث کو دورۂ حدیث کے محدود دائرے سے اٹھا کر عامۃ الناس کو بھی اس علم کا بہت بڑی تعداد میں حامل بنادیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آج امت مسلمہ کے لیے احادیث رسول ﷺ کا ایک انسائیکلو پیڈیا تیار کردیا ہے جو ہر طالبِ حدیث کو علمِ حدیث کے ہر موضوع پر وافر مواد فراہم کرتا ہے اور ہر شخص براہِ راست ان کی مرتب کردہ احادیث اور ان کے تراجم الابواب سے مستفید ہوسکتا ہے۔ شیخ الاسلام کی یہ ساری خدماتِ حدیث ان کو عصرِ حاضر میں اس حدیث مبارک کا مصداقِ کامل اور مصداقِ اتم ثابت کرتی ہیں، جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**نضر اللہ امراء سمع منا مقالتی فوعاھا و ادھا۔**

باری تعالیٰ ہمارے اس امتی کو خوش وخرم رکھے جس نے ہماری احادیث کو سنا، پھر ان کو محفوظ رکھا اور پھر ان کا آگے لوگوں میں ابلاغ کیا۔

یقیناً یہ بہت بڑا شرف، عزت اور عظمت ہے۔ یہ اس شخصیت کو بے پایاں ملی ہے جسے دنیا آج شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کہتی ہے۔ جو میرے اور آپ سب کے ممدوح ہیں۔ ان کے لیے ہمارے احساسات اور جذبات بصورتِ کلام سید الطاف حسین گیلانی یہ ہیں:

عصرِ حاضر کو مربُوطِ قرآں کیا
جامِ نو میں رحیقِ قدامت رہے
سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ تیرا ملبُوس ہے
زیرِ پا منزلِ استقامت رہے

❁❁❁❁❁

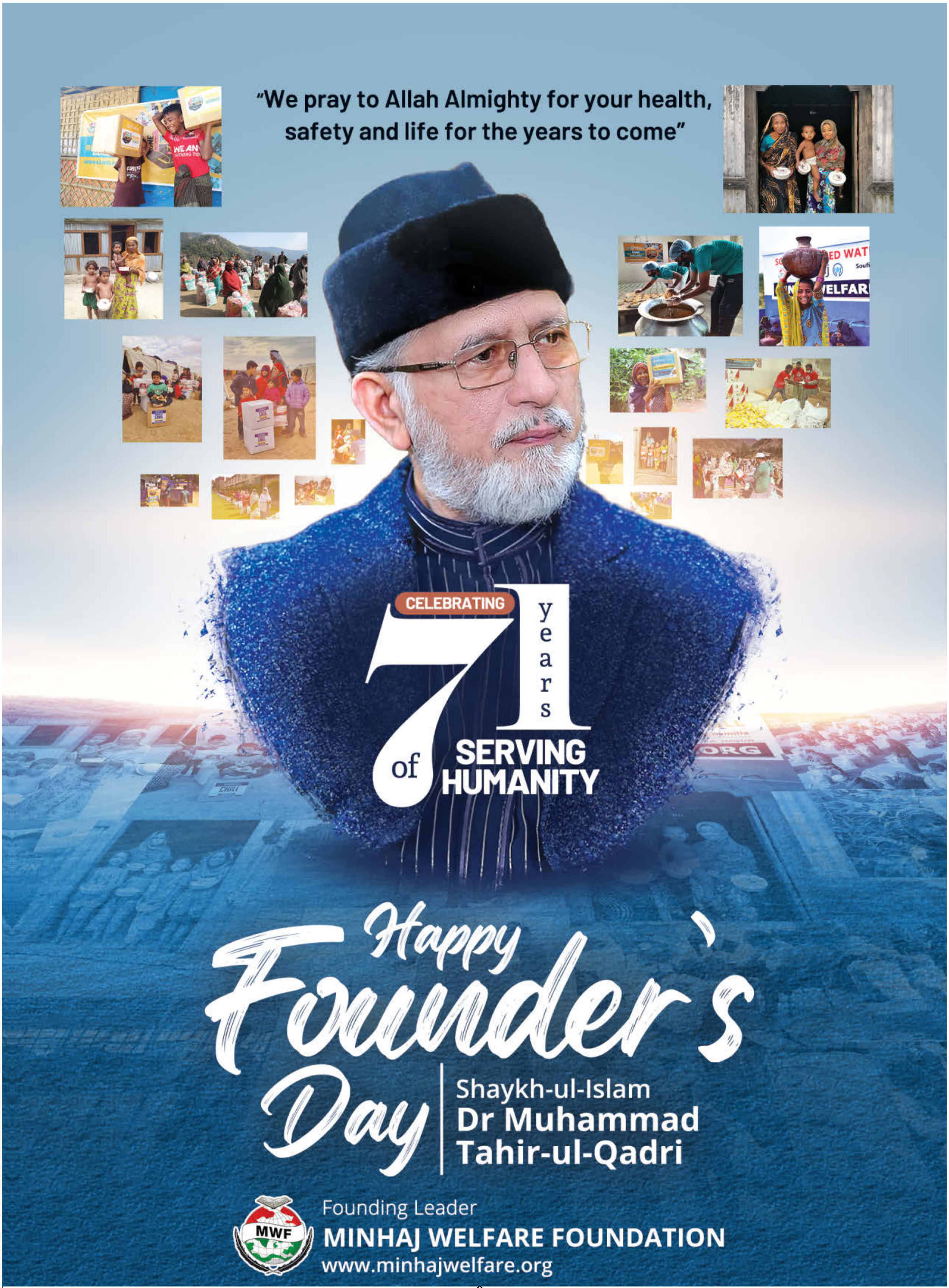
"We pray to Allah Almighty for your health, safety and life for the years to come"
CELEBRATING
71 years of
SERVING HUMANITY
Happy Founder`s Day
Shaykh-ul-Islam
Dr Muhammad
Tahir-ul-Qadri
Founding Leader
MWF
MINHAJ WELFARE FOUNDATION
www.minhajwelfare.org

میرے طاہر پیا، تو سلامت رہے　　تو سلامت رہے، تا قیامت رہے
تُو شبِ تار میں مثلِ نُورِ قمر　　ظلمتوں میں ضیاء کی علامت رہے

ہم عالمِ اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، داعیِ امن و محبت مجدد رواں صدی

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کی 71 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد پیش کرتے ہیں

دینی، مذہبی، معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی معاملات میں انتہا پسندانہ رویے اور سوچ کی بیخ کنی کے لیے آپ کا کردار قابلِ صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کی کاوشوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے اور ہمیں ان کی سنگت میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

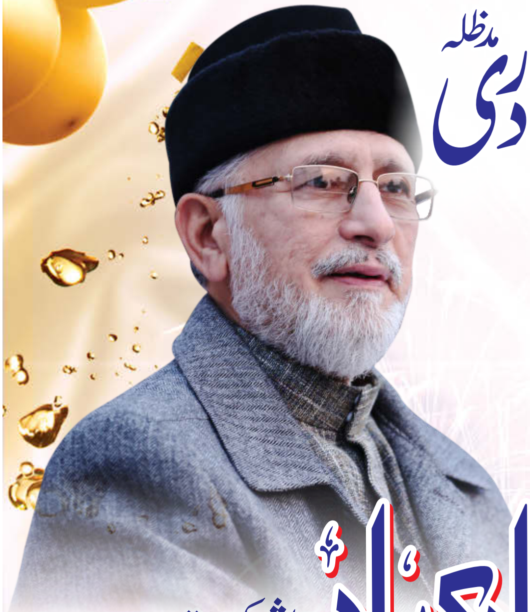

شیخ محمد اشفاق

رضوان احمد

حافظ سجاد احمد

ڈاکٹر عرفان ظہور احمد

محمد نوید انجم

منجانب: جملہ عہدیداران، کارکنان و رفقاء منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک

عصرِ حاضر کو مربوطِ قرآں کیا — جامِ نو میں رحیقِ قدامت رہے
سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ تیرا ملبوس ہے — زیرِ پا منزلِ استقامت رہے

ہم احیائے اسلام اور تجدید دین کے عظیم مشن کے عظیم قائد

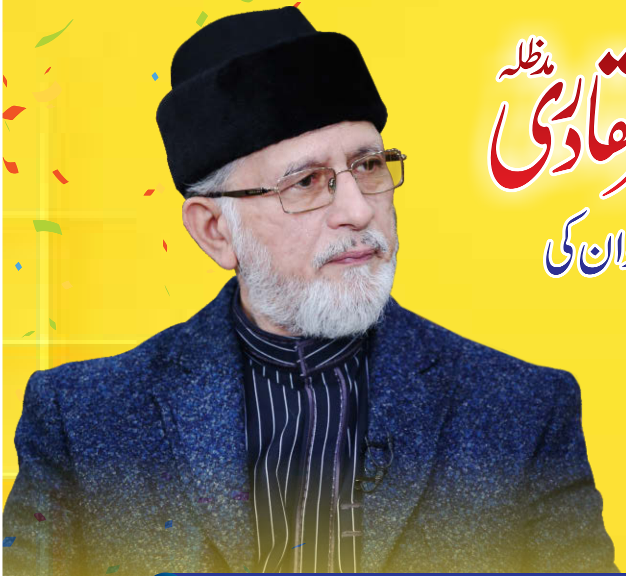

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کی

## 71 ویں

سالگرہ کے پر مسرت موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

بین المذاہب ہم آہنگی و بین المسالک رواداری کے فروغ اور امن عالم کے قیام کے لیے
شیخ الاسلام کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ اس نابغہ روزگار شخصیت کو عمر خضر عطا فرمائے اور ان کے علمی و روحانی فیض
سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے

منجانب:

**منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس**

جامِ الفت پلایا طاہر نے
سچا رستہ دکھایا طاہر نے
نظریاتی اندھیرے چھائے تھے
علم و عرفاں سکھایا طاہر نے

ہم اپنے محبوب قائد، مجددِ وقت، سفیرِ امن

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

ان کی 71 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر
دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

**مبارکباد** پیش کرتے ہیں

نیز ان پُرمسرت لمحات پر قیامِ امن، اصلاحِ احوالِ امت، ترویج و اقامت اسلام اور دہشت گردی و انتہا پسندی کے خلاف جدوجہد پر ان کی مساعی جمیلہ کو سلام پیش کرتے ہیں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی و روحانی فیض سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے۔ آمین

منجانب: منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا

# شیخ الاسلام کی علومِ عربیہ پر دسترس: ایک جائزہ

## شیخ الاسلام نے عالمِ عرب کے ممتاز علما و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کیا

## آپ کی عربی لغت میں فصاحت و مہارت اور روانی پر عرب شیوخ بھی کلماتِ تحسین ادا کیے بغیر نہیں رہ پاتے

ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

علم و تحقیق کی دنیا میں یہ بات محتاجِ بیان نہیں ہے کہ کسی اِسلامی محقق کے لیے عربی علوم و فنون کا گہرا ادراک کس قدر ضروری ہے۔ کتاب و سنت، علم الکلام، فقہ، تاریخ و سیرت اور دیگر اِسلامی علوم میں اَساسی مصادر اور بنیادی مآخذ کا درجہ رکھنے والی تمام کتب عربی میں ہیں۔ عربی زبان میں مہارتِ تامّہ کے بغیر قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ کے صحیح مفاہیم تک رسائی ممکن نہیں ہوسکتی۔ دینِ اسلام اور عربی زبان کا آپس میں بہت گہرا ربط و تعلق ہے۔ مذکورہ بالا موضوع پر کچھ تحریر کرنے سے قبل یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ عربی اور اسلام کا باہم کیا تعلق ہے؟

بعض لوگ اس تصور کو فروغ دینے کے لیے کوشاں رہتے ہیں کہ عربی زبان کا فہمِ اسلام کے ساتھ ایسا کوئی ناگزیر تعلق نہیں ہے کہ عربی اور اسلام لازم و ملزوم ہوں بلکہ عربی ایک مخصوص خطے کی زبان ہے۔ جب کہ تحقیقی اور غیر جانب دارانہ بنیادوں پر ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ اِسلام کی آمد اور عربی میں قرآن کے نزول سے قبل عرب قبائل کے ہاں مختلف لہجات (Arabic dialects) رائج تھے، صرف قریش کا ایک ایسا لہجہ تھا جسے تمام عرب قبائل کے شعراء اپنی شاعری اور نثر کی مختلف اصناف (خطابت، ضرب الامثال، حکمت پر مشتمل اقوال، وصایا، قصص اور کاہنوں کی سجع وغیرہ) کے لیے استعمال میں لاتے تھے۔ اِسی وجہ سے تمام لہجات میں قریش کا لہجہ سب سے معتبر گردانا جاتا تھا اور بایں وجہ اِس لہجے کو قرآن کی زبان بننے کا شرفِ عظیم بھی حاصل ہوا۔ اِسی بنا پر عربی کے باقی لہجات تو ختم ہوگئے مگر قریش کا فصیح ترین لہجہ صبحِ قیامت تک کے لیے محفوظ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس کتابِ لاریب کے حوالے سے فرمایا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ.

’’بیشک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔‘‘ (الحجر، ۱۵: ۹)

اِس طرح قرآن مجید کے عربی زبان میں نازل ہونے کے سبب عربی زبان و ادب کو بھی تحفظ حاصل ہوگیا۔ اب کوئی صاحبِ عقل عربی کو اسلام سے الگ نہیں کرسکتا۔ اِس لیے عباسی دورِ حکومت میں عربی اور عجمی مسلم علماء اور محققین نے عربی علوم کی تدوین نسلی بنیادوں پر نہیں کی تھی بلکہ قرآن فہمی کی بنیاد پر کی تھی۔ عربی اگر قرآن کی زبان نہ ہوتی تو مرورِ زمانہ سابقہ سماوی کتب کی اصل زبانوں کی طرح مٹ کر نسیاً منسیا ہوچکی ہوتی۔

عربی زبان اور اِسلام کا باہمی ربط و اِتصال بیان کرنے کے بعد راقم یہ بات واضح کرنا چاہتا ہے کہ بہت سے لوگوں کی نظر میں پنجاب یونی ورسٹی کے لاء کالج سے ایل۔ ایل۔ بی کرنے اور پھر اِسی کالج (یعنی شعبہ) میں 1978ء سے

1983ء تک تدریسی خدمات سر انجام دینے کے باعث عصرِ حاضر کے عظیم اسکالر، مفکر، مصلح اور ماہرِ تعلیم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا تشخص محض قانون کے ایک پروفیسر کا ہے، لیکن اُن کے علمی خطابات اور وقیع تحقیقی کتب اُن کی علمی ثقاہت اور عربی زبان میں مہارت کا بین ثبوت ہیں۔ درج ذیل سطور میں شیخ الاسلام کی اِسی عربی زبان میں مہارت کو کسی حد تک واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

## ا۔ پاکستان اور عالمِ عرب کے علماء و مشائخ سے اِکتسابِ علم

اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کے والد گرامی ڈاکٹر فرید الدینؒ کو اعلیٰ علمی ذوق عطا فرمایا تھا، اُنہوں نے اپنے عہد کے علماء و شیوخ سے بھرپور علمی اِستفادہ کیا۔ وہ اسلامی اور عربی علوم وفنون کا گہرا اِدراک رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے فرزندِ اَرجمند کو انگلش میڈیم اسکول میں داخل کروا کے نہ صرف معاصر علوم سے آراستہ کیا بلکہ عربی اور علومِ اِسلامیہ کی اِبتدائی تعلیم خود بھی دی اور دیگر اساتذہ سے بھی دلوائی۔ ایک طرف جدید سائنسی وعصری علوم تھے تو دوسری طرف اُس عہد کے جید علماء سے عربی زبان اور دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ یہ سلسلہ اسکول کے بعد ایف۔ ایس۔ سی (پری میڈیکل) کے دور میں بھی جاری رہا۔ اِس طرح اُن کا فرزند ارجمند اُن کی دعاؤں اور خصوصی تربیت کی بدولت دینی اور عصری علوم کا حسین امتزاج بن گیا۔

شیخ الاسلام نے جامعہ قطبیہ رضویہ، جھنگ میں مولانا عبد الرشید رضوی سے 1963ء تا 1970ء کے دوران درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ مولانا رضوی صاحب علی الصبح تہجد کے بعد سے لے کر رات گیارہ بجے تک مختلف وقفوں کے ساتھ مسلسل آپ کو پڑھاتے تھے۔ آپ نے علم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقہ، علم التصوف والمعرفۃ، علم اللغۃ والادب، علم النحو والبلاغۃ اور دیگر کئی اِسلامی علوم وفنون اور منقولات ومعقولات کا درس اپنے والد گرامی اور دیگر اساتذہ سے لیا۔ آپ نے دورۂ حدیث بھی اپنے والدِ گرامیؒ سے 7 سال کے عرصہ میں مکمل کیا تھا۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر فرید الدینؒ نے اپنے ہونہار اور سراپا سعادت بیٹے سے فرمایا: ''ہم نے جو علوم و معارف ہندوستان، مصر اور حرمین شریفین کے طویل اسفار کے بعد حاصل کیے تھے، وہ آپ کو اِس چارپائی پر بیٹھ کر منتقل کر دیے ہیں۔''

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کے اساتذہ میں الشیخ المعمّر حضرت ضیاء الدین احمد القادری المدنی، محدثِ اَعظم علامہ سردار احمد قادری، مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابو البرکات احمد قادری، غزالیِ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہی جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔ علاوہ ازیں عرب شیوخ میں سے محدّث الحرم الامام علوی بن عباس المالکی المکی، سید عبد المعبود الجیلانی المدنی، الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی اور امام یوسف بن اسماعیل النبہانی کے شاگرد شیخ حسین بن احمد عسیران سے بھی اِکتسابِ علم وفیض کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے بے شمار شیوخِ حرمین، بغداد، شام، لبنان، طرابلس، مغرب، شنقیط (موریطانیہ)، یمن اور پاک و ہند سے اِجازات حاصل کی ہیں۔ آپ نے اپنے سلسلۂ سند کی درج ذیل دو کتبِ اَسانید (الاثبات) میں اپنے 500 سے زائد علمی طُرق کا ذکر کیا ہے:

(i) اَلْجَوَاهِرُ الْبَاهِرَةُ فِي الْأَسَانِيْدِ الطَّاهِرَةِ

(ii) اَلسُّبُلُ الْوَهَبِيَّةُ فِي الْأَسَانِيْدِ الذَّهَبِيَّةِ

اِس موضوع پر مکمل تفصیلات کے لیے ماہ نامہ ''منہاج القرآن'' کے فروری 2021ء کے شمارہ میں محترم محمد ضیاء الحق رازی کا مضمون ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی اور فکری پختگی کا پس منظر'' ملاحظہ فرمائیں۔

## ۲۔ عربی کتب سے لگاؤ

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے عہدِ طفولیت سے ہی عربی، اردو اور انگریزی کتب کا وسیع مطالعہ شروع کر دیا تھا

جو تاحال اُسی ذوق و شوق سے جاری ہے لیکن اب آپ گزشتہ کئی سالوں سے اشد ضرورت کے بغیر اردو، فارسی یا انگریزی کتب مطالعہ میں نہیں لاتے، صرف عربی کتب ہی زیرِ مطالعہ رہتی ہیں۔ ہمیں یہ خوبی - یعنی عربی زبان پر اِس قدر مہارت و ضبط - بہت کم اَہلِ علم کے ہاں ملتی ہے۔ دورانِ سفر بھی آپ کی خریداری (shopping) زیادہ تر عربی کتب پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ جب آپ فاس تشریف لے گئے تو وہاں سے تقریباً ایک ہزار کلوگرام کے لگ بھگ وزن پر مشتمل صرف عربی کتب خریدیں۔ اِسی طرح جب بھی آپ حرمین شریفین، بغداد، مصر اور خلیجی ممالک کے دورہ پر تشریف لے جاتے ہیں تو سیکڑوں کی تعداد میں عربی کتب کی خریداری فرماتے ہیں۔

## ۳۔ عربی عبارات پڑھنے میں روانی

راقم الحروف کو جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، لاہور میں 1993ء سے 2000ء تک تعلیم حاصل کرنے اور بعد ازاں فرید ملت ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے زیر سایہ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اِس دوران شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی متعدد علمی و تحقیقی مجالس میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ میں نے بارہا مشاہدہ کیا کہ آپ عربی عبارات نہایت روانی و سلاست اور بے ساختگی و برجستگی سے پڑھتے چلے جاتے تھے۔ یہ بات آپ کے دروس اور خطابات میں بھی واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ آپ نہ صرف عربی نصوص کا انتہائی گہرا اور عمیق فہم رکھتے ہیں بلکہ ان نصوص سے ایسا استدلال و استنباط فرماتے ہیں کہ جسے سن کر اہلِ علم بھی جھوم اُٹھتے ہیں۔ علومِ عربیہ کے حاملین بخوبی جانتے ہیں کہ صرف اور نحو میں مہارتِ تامّہ کے بغیر روانی سے عربی عبارت پڑھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

## ۴۔ عربی میں خطابات

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے اردو اور انگریزی خطابات تو پوری دنیا میں ہوتے رہتے ہیں مگر عرب دنیا (خلیجی ممالک، حرمین شریفین اور مصر وغیرہ) میں مختلف جامعات اور شیوخ کے ہاں آپ ہمیشہ عربی زبان میں خطابات فرماتے ہیں۔ آپ کی عربی لغت میں فصاحت، مہارت اور روانی پر عرب شیوخ بے پناہ خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر آپ نے جامعہ الازہر میں **مَكَانَةُ الرِّسَالَةِ وَحُجِّيَّةُ السُّنَّة** اور **اَلْمَذْهَبُ الْمُخْتَار فِی الْحَدِيْث الضَّعِيْف** جیسے دقیق اور فنی موضوعات پر کئی کئی گھنٹے طویل خطابات عربی زبان میں فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں 2019ء میں اُردن میں ہونے والی عالمی سرکاری کانفرنس میں **اَلتَّسْوِيَة بَيْنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّة فِی الْاِفْتِرَاضِ وَالْحُجِّيَّة** کے موضوع پر کلیدی خطاب عربی زبان میں فرمایا۔ اِن سحر انگیز خطابات کو سننے کے بعد وہاں موجود عالمِ عرب کے جید شیوخ اور محققین بھرپور دادِ تحسین دیتے نظر آئے۔

## ۵۔ عرب شیوخ سے ملاقاتوں میں مترجم کے بغیر گفتگو

یہ حقیقت بھی اظہر من الشّمس ہے کہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو عرب شیوخ سے ملاقات کے وقت کبھی ترجمان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اور آپ اُن کے ساتھ براہِ راست خود گفت گو فرماتے ہیں۔ حالاں کہ آپ نے کسی عربی ملک میں قیام کیا اور نہ ہی عرب دنیا کی کسی یونی ورسٹی سے باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ محض رب تعالیٰ کی عطا اور عربی علوم و فنون میں آپ کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ روانی کے ساتھ عربی بول، لکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ راقم تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر تشریف لانے والے عرب شیوخ کے ساتھ بطورِ مترجم فرائض سرانجام دیتا رہتا ہے۔ متعدد بار ایسا ہوا کہ عرب شیوخ کے ساتھ بطورِ مترجم کام کرنے والوں کی شیخ الاسلام نے اِصلاح فرمائی۔

جب راقم حصولِ علم کے لیے بغداد شریف میں حاضر تھا تو وہاں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ دورہ پر تشریف لائے تھے۔ یہ میرا مشاہدہ ہے کہ آپ بغداد شریف کے اسکالرز، شیوخ، سرکاری عہدے داران اور صحافیوں کے ساتھ بغیر کسی

وقت کے انتہائی رواں اور شستہ عربی زبان میں گفت گو فرماتے کہ اہلِ زباں بھی حیراں رہ جاتے تھے۔

یہ صرف ایک مثال ہے۔ اس طرح کے اَن گنت واقعات اور مثالیں دی جاسکتی ہیں، مگر یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔

## ۶۔ عربی زبان میں شاعری

اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو عربی نثر کے علاوہ عربی شاعری میں بھی مہارتِ تامہ عطا فرما رکھی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ نثری کتب کی تصنیف و تالیف میں ہمہ وقت مشغولیت اور عدیم الفرصتی کے باعث اس پر بہت زیادہ توجہ نہیں دے پاتے، تاہم آپ نے کچھ عربی اشعار اور قصائد عربی قارئین کے ذوق کے لیے پیش کیے ہیں جو چھوٹے کتابچوں میں چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ عربی شاعری کا ذوق رکھنے والے افراد یقیناً ان اشعار کے لفظی و معنوی حسن، ان کی موزونیت اور ان میں پنہاں فصاحت و بلاغت کے موتیوں کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ بطور نمونہ اَلْقَصِیْدَۃُ اللَّیْلِیَّۃ کے چند اَشعار ملاحظہ ہوں:

يَا لَيْلُ أَشْبَهَ لَيلٰى فِيْ ذَوَائِبِهَا
مِنْكَ اثْنَتَانِ سَوَادُ اللَّوْنِ وَالطُّوْلُ

مَا بَالُ لَيْلِيَ لَا تَسْرِي كَوَاكِبُهُ
كَأَنَّ مَسْلَكَهَا فِي الْجَوِّ مَجْهُوْلُ

رَأَيْتُ لَيْلِيَ زَادَ طُوْلًا كَمَحْشَرٍ
حَتَّىٰ تَوَهَّمْتُ أَنَّ الصُّبْحَ مَقْتُوْلُ

وَطَالَ لَيْلِيَ حَتّٰى لَا انْقِضَاءَ لَهُ
وَلَا يُحِيْطُ بِهِ عَرْضٌ وَلَا طُوْلُ

قُوْلُوْا لِلَيْلٰى بِأَنَّهَا حَيْثُ زُيِّنَتْ
فَإِنِّي بِحُسْنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَشْغُوْلُ

هُوَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَنْ وَالَاهُ مُنْتَصِرٌ
عَلٰى عِدَاهُ وَمَنْ عَادَاهُ مَخْذُوْلُ

هُوَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَوْلَا شَفَاعَتُهُ
مَا فُكَّ مِنْ رِبْقَةِ الْعِصْيَانِ مَغْلُوْلُ

اِسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں آپ کے پیش کردہ ہدیۂ سلام کے چند اَشعار کچھ یوں ہیں:

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى
مَا دَامَ وَجْهُكَ بَاقِيًا يَا ذَا الْعُلَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا دَامَتِ الْأَفْلَاكُ تَجْرِي فِي السَّمَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا كَوْكَبٌ فِي الْجَوِّ قَابَلَ كَوْكَبًا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا اهْتَزَّتِ الْأَشْجَارُ مِنْ رِيحِ الصَّبَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
مَا أَمْسَتِ الزُّوَّارُ طَيْبَةَ أَبْطَحَا

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ
بِقَدْرِ أَيَّامِ الدُّهُوْرِ وَمَرِّهَا

شیخ الاسلام کے تحریر کردہ عربی شاعری کے منتخب نمونے پڑھنے کے بعد قاری بے ساختہ پکار اُٹھتا ہے:

ہوگیا رنگِ سخن سے ظاہر
شعر میں خونِ جگر بولتا ہے

## ۷۔ عربی میں تصنیف و تالیف

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ ایک عرصہ تک تو اردو اور انگریزی میں تصنیف و تالیف فرماتے رہے ہیں مگر جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے آپ نے کئی سالوں سے براہِ راست عربی میں ہی لکھنا شروع کر دیا ہے۔ آپ کی متعدد عربی تصنیفات عرب ممالک سے شائع ہوکر مقبولیت حاصل کرچکی ہیں جنہیں عرب علما نے بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان پر اپنی تقریظات بھی ثبت فرمائی ہیں۔

مثال کے طور پر حال ہی میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی متعدد کتب پاکستان میں طبع ہوئی ہیں، جن میں سے زیادہ تر عربی زبان میں ہیں، اور یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہ کتب اُردو یا انگلش سے ترجمہ شدہ نہیں ہیں بلکہ یہ لکھی ہی عربی زبان میں گئی ہیں جو کہ اِن شاء اللہ جلد ہی عرب دنیا سے بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہوں گی۔ ان میں درج ذیل بطور خاص قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ اَلدُّرَر مِنْ مَعَارِفِ السُّوَر

مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث کے سلسلے کی درج ذیل کتب نئی طبع ہوئی ہیں جو کہ علوم الحدیث میں اپنی مثال آپ ہیں۔

۲۔ حُسْنُ النَّظَر فِی أَقْسَامِ الْخَبَر

(مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث: 7)

۳۔ اَلْبَيَانُ الصَّرِيح فِی الْحَدِيْثِ الصَّحِيْح

(مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث: 8)

۴۔ اَلْقَوْلُ اللَّطِيف فِی الْحَدِيْثِ الضَّعِيف

(مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِيْث: 9)

یہ کتب شیخ الاسلام نے براہِ راست عربی زبان میں تصنیف فرمائی ہیں۔ (ان کتب کے تفصیلی تعارف کے لیے مجلّہ ہٰذا میں محترم محمد فاروق رانا کا تحریر کردہ مضمون ملاحظہ فرمائیں۔)

مذکورہ بالا کے علاوہ آپ کی براہِ راست عربی زبان میں تحریر کردہ درجنوں کتب مطبوعہ ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱۔ كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ: روح میں اُتر جانے والے نہایت ایمان افروز پیرائے میں قران مجید سے اُن قسموں کو اِکٹھا کیا گیا ہے جن سے حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اَقدس کا اِظہار ہوتا ہے۔

۲۔ أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِد: حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و شمائل کے بیان پر مشتمل 23 درود پاک اور 25 اَشعار کا خوبصورت مجموعہ ہے۔

۳۔ صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ ﷺ: تاجدارِ کائنات ﷺ کے خصائص و فضائل کے بیان پر مشتمل 63 اَشعار میں 114 قرآنی سورتوں کے نام ایک دِلکش لڑی میں پرو دیے گئے ہیں۔

۴۔ أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰی حُرُوْفِ الْهِجَاءِ: تاجدارِ کائنات ﷺ کے 800 اَسماء مبارکہ حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق نہایت دل کش اور جاذبِ روح پیرائے میں اَشعار کی صورت میں بیان کیے گئے ہیں۔

۵۔ اَلْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِيْث وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة: یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور فقید المثال کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصطلحات الحدیث اور عقیدے کی فروعات کو براہِ راست عربی زبان میں قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

۶۔ دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات: یہ کتاب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت و محبت سے لبریز، روح پرور اور کیف آور 2,500 درود و سلام پر مشتمل نادر اور گراں قدر ہدیہ ہے۔ نہایت خوب صورت الفاظ کا چناؤ کرکے عربی زبان میں درود و سلام کے اڑھائی ہزار صیغے درج کیے گئے ہیں جو موضوع سے ہم آہنگی رکھنے کے ساتھ ساتھ عظمت و شانِ رسالت ﷺ کے مختلف اور منفرد پہلو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

یہ کتاب ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل اور چالیس منزلوں پر محیط ہے، جسے سہولت کے مطابق دس روز یا چالیس روز میں ختم کیا جاسکتا ہے۔ اپنی جامعیت کے اعتبار سے اس قابل ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر غلام اس درود و سلام کا وظیفہ اپنے روز مرہ کا معمول بنائے تاکہ وہ اس کی برکات و فیوضات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے اور یہ اس کے لیے توشۂ آخرت کا کام دے۔ کتاب کے آخر میں السلام کے عنوان کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا تریسٹھ اشعار پر مشتمل بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں منظوم ہدیۂ سلام درج کیا گیا ہے جو سلاست اور اثر آفرینی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اور پڑھنے والا بے ساختہ پکار اُٹھتا ہے:

جیسے دریا میں گہر بولتا ہے
سات پردوں میں ہنر بولتا ہے

یہ اَمر ملحوظ رہے کہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی متعدد عربی کتب زیرِ ترتیب اور زیرِ طبع ہیں جو بالترتیب چھپ کر

منظرِ عام پر آتی رہیں گی۔

## ۸۔ عربی تفسیرِ قرآن

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے قرآن مجید کی مکمل تفسیر عربی زبان میں لکھی ہے۔ اس کی تکمیل کا اِعلان آپ نے 38ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2021ء کے تاریخی اور مبارک موقع پر فرمایا تھا۔

اِس تفسیر کا صرف مقدمہ ہی دو جلدوں پر مشتمل ہوگا جو علم التفسیر میں ایک بے نظیر کاوش ہے۔ یہ مقدمہ علوم القرآن اور تفسیر کی اُصولی مباحث کا ہر جہت سے اِحاطہ کیے ہوئے ہے۔ اِسی طرح آپ کی لکھی ہوئی تفسیر کی ایک پوری جلد سورۃ الفاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ہوگی۔ شیخ الاسلام کی عربی تفسیر کا منہج ''الاتجاہ الجامعی'' پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر بالماثور بھی ہے اور تفسیر بالرائے بھی ہے۔ یہ تفسیر عقلی اور نقلی، دونوں پہلوؤں پر محیط ہے۔ ہر سورت کے آغاز میں سورت کا مکمل تعارف اور فضائل دیے گئے ہیں، جب کہ سورت کے آخر میں اس کے موضوعات کا اِجمالی جائزہ درج کیا گیا ہے۔

اس تفسیر میں تَوضِيحُ الآيات، التَّفْسِيرُ الجُمْلِي، رِسَالَةُ الآيَات اور مَعَانِی المُفْرَدَات کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت التَّفْسِيرُ الأثَرِي، التَّفْسِيرُ النَّظَرِي، التَّفْسِيرُ العَقَدِي، التَّفْسِيرُ الفِقْهِي، التَّفْسِيرُ التَّرْبَوِي، التَّفْسِيرُ الإِشَارِي، التفسيرُ العِلْمِي اور التَّفْسِيرُ الفِكْرِي جیسے مختلف پہلو درج کیے گئے ہیں۔ اِس لحاظ سے اِس تفسیر میں ہمہ جہت تفسیری پہلو موجود ہیں۔

ایک غیر عربی شخص کا عربی زبان میں قرآن مجید کی کم و بیش بیس جلدوں پر مشتمل اس قدر مبسوط تفسیر کرنا اپنی مثال آپ ہے۔ اور اَہلِ علم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ ایک مفسر کے لیے تفسیر کرنے سے قبل کم و بیش بیس پچیس علوم پر مہارت ہونا اَز بس ضروری ہے، جن میں سے عربی زبان کے قواعد اور زمانۂ جاہلیت کی شاعری کا کامل فہم بھی شامل ہے۔

## ۹۔ ترجمہ قرآن حکیم: ''عرفان القرآن''

اردو میں قرآنِ مجید کے کثیر تراجم دستیاب ہیں، بعض مترجمین اَپنے ترجمۂ قرآن میں منشاء و مرادِ الٰہی کی کاملاً ترجمانی نہیں کر پاتے بلکہ بسا اوقات یہ ترجمہ انہیں قرآنی نص سے دور لے جاتا ہے۔ کہیں قرآنی ترجمہ میں بارگاہِ اُلوہیت یا شانِ رسالت میں تنقیص ہوجاتی ہے یا کہیں ترجمہ میں غموض آجاتا ہے مگر ''عرفان القرآن'' کے نام سے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا ترجمہ قرآن اپنی سلاست، واضحیت اور احتیاط کے باعث تمام اردو تراجم میں منفرد مقام کا حامل ہے۔ بین القوسین وضاحتوں کے ذریعے بعض فکری مغالطوں کو بہت عمدگی سے زائل کر دیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر سائنسی اصطلاحات کے ذریعے قرآنی مفاہیم کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ قرآنی علوم و فنون میں مہارت کے ساتھ ساتھ عربی زبان و ادب کے دقیق و عمیق قواعد سے آشنائی کا منطقی نتیجہ ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ عام لوگوں کے تاثر کے برعکس عربی میں اس قدر مہارت رکھتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رشک آتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ نے زمانۂ طالب علمی میں صرف عصری تعلیم پر انحصار نہیں کیا بلکہ عربی اور اسلامی علوم کو سخت محنت و جاں فشانی کے ساتھ پڑھا۔ آپ نے فقط مروّجہ درسِ نظامی کی کتب ہی نہیں پڑھیں بلکہ مختلف عربی اور اسلامی علوم کی وہ کتب بھی گیرائی اور گہرائی کے ساتھ پڑھیں جو عرب ممالک میں تو پڑھائی جاتی ہیں مگر برصغیر پاک و ہند میں وہ کتب متداول و مروّج نہیں تھیں۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ عربی علوم و فنون کا ذوق و شوق آپ نے اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ یہ ذوق و شوق اپنے ہزارہا طلبہ اور لاکھوں کی تعداد میں اپنے متوسلین و عقیدت مندوں کو کتاب و خطاب کے ذریعے منتقل کیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ذوق و شوق میں مزید وسعت عطا فرمائے اور آپ کا ستارہ آسمانِ علم پر یونہی جگمگاتا رہے۔ (ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ)

❁❁❁❁❁

# مدارسِ دینیہ میں نصابی اِصلاحات، امت کے لیے عظیم تحفہ

**شیخ الاسلام نے علومِ شریعہ کا نیا نصاب تیار کر کے پونے تین صدیوں کا جمود توڑا**

**مجدد رواں صدی کی اس علمی خدمت سے مدارسِ دینیہ کا علمی و تحقیقی وقار بحال ہوگا**

**آن لائن تربیت اور درس و تدریس نظام المدارس پاکستان کا امتیاز ہے**

عین الحق بغدادی ☆

مدارسِ دینیہ کی ابتداء بھی اشاعتِ اسلام کے ساتھ ہی ہوگئی تھی۔ پہلا دینی مدرسہ مسجدِ نبوی ﷺ میں صفہ کے چبوترہ پر معلمِ کائنات خاتم النبیین ﷺ نے قائم فرمایا، اس عظیم درس گاہ سے فارغ التحصیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہتی دنیا کے لیے رہبر و رہنما بن گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے ان طلبہ پر اعتماد کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کے پہلو سے منسلک ہوجاؤ گے ہدایت پاؤ گے۔''

انہی صحابہ کرام کے شاگرد تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ تھے جنہوں نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس وقت کے مدارسِ دینیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کی دور اندیشی، ذہانت اور آنے والے حالات و واقعات پر ان کی نظرِ عمیق کا یہ عالم تھا کہ 13 سو سال بعد آج بھی فقہ حنفی قابلِ عمل ہے۔ وجہ یہ تھی کہ اس وقت کے مدارسِ دینیہ میں چند مخصوص دینی علوم کے بجائے تمام عصری و شرعی علوم سکھائے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ اجنبی زبانیں سیکھنے سکھانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا اور دیگر زبانوں میں موجود علوم کو عربی ترجمہ کے ذریعے مدارسِ دینیہ کا حصہ بنایا جاتا تھا۔ انہی مدارسِ دینیہ نے ایسے رجالِ کار پیدا کیے جو معاشرے کی دینی و دنیاوی امور میں راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ انہی مدارس کے طلبہ سائنسی علوم پر نہ صرف دسترس رکھتے تھے بلکہ انہی کے نظریات موجودہ سائنسی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔

مرورِ زمانہ سے دینی اور عصری تعلیم کے راستے جدا ہوتے گئے بالآخر دونوں کے درمیان بعد المشرقین پیدا ہوگیا اور یہ تفریق دو مختلف الذہن طبقات کے وجود کا سبب بنی۔ اسی بناء پر ہمارا معاشرہ تقسیم ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ مدارس میں انگریزی اور دیگر سائنسی وعصری علوم پڑھنا پڑھانا گناہ سمجھا جانے لگا۔ نتیجتاً مدارس کے طلبہ جدید عصری علوم اور تقاضوں سے نابلد ہوگئے۔ یہاں تک کہ اس طبقاتی تقسیم نے تکفیریت کو جنم دیا اور معاشرہ عدم استحکام و عدم برداشت کا شکار ہوگیا۔

## شیخ الاسلام کی دور اندیشی اور دینی و عصری تعلیم

جب مدارسِ دینیہ میں مخصوص دینی علوم کی تعلیم دی جاتی تھی، مذہبی منافرت کو ہوا دی جارہی تھی، تفرقہ بازی کو فرض عین سمجھ کر پڑھا پڑھایا جارہا تھا، حصولِ علم پر وقت صرف کرنے کی بجائے مدِمقابل کو نیچا دکھانا مقصود تھا، تعصب و تنگ نظری عروج پر تھی اور تنگ نظری و تفرقہ بازی کے اِس ماحول کی وجہ سے کوئی صاحبِ حیثیت اپنے بچوں کو علمِ دین کی طرف راغب نہ ہونے دیتا تھا، ایسے مشکل وقت میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عصری و شرعی علوم کو یکجا کیا اور جدید عصری

☆ ناظم امتحانات نظام المدارس پاکستان

تقاضوں کے مطابق ایک ایسے ادارے کا آغاز کیا جہاں طلبہ زکوٰۃ وصدقات کے پیسوں سے نہیں بلکہ اپنے والدین کی کمائی سے ماہانہ فیس ادا کر کے علمِ دین حاصل کرنے لگے۔ جہاں انگریزی اور عربی زبان پڑھائی بھی جاتی تھی اور بولی بھی جاتی تھی، جہاں سائنسی علوم کا مطالعہ بھی کروایا جاتا تھا، تقابلِ ادیان جیسے مضامین شاملِ نصاب تھے، کمپیوٹر، میتھ، اکنامکس، سوکس، سیاسیات، فزیکل ایجوکیشن اور سپورٹس جیسے مضامین کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس ادارے نے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے فارغ التحصیل طلبہ تمام علوم پر دسترس ہونے کی بنا پر حکومتی اداروں سمیت ہر شعبہ زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دینے لگے۔

## نظام المدارس اور مدرسہ اصلاحات

شعبہ تعلیم میں منہاج القرآن کی عرصہ تیس سال کی اِن بے مثل خدمات کے اعتراف میں اور شیخ الاسلام کی امن پسند فکری صلاحیتوں کے پیشِ نظر 2021ء میں حکومت پاکستان نے نظام المدارس پاکستان کی صورت میں دینی وفاقی تعلیمی بورڈ کا پلیٹ فارم مہیا کیا جس کے تحت پاکستان کے مدارسِ دینیہ میں عصری و شرعی تعلیم کا نظام جاری کر کے مدارس میں اصلاحات نافذ کی جاسکیں۔

اب نصابی جمود کو توڑنے کا وقت آ پہنچا تھا تبدیلی لانا نہ صرف محال بلکہ ناممکن تھا۔ شیخ الاسلام نے برصغیر کی مدارسِ دینیہ کی تاریخ میں پہلی بار اس حصار کو توڑتے ہوئے درس نظامی کے نصاب میں تبدیلی کی اور پرائمری سے ایم اے تک مدارسِ دینیہ کے لیے عصریہ وشریعہ کا مکمل نصاب مہیا فرمایا۔

## نظام المدارس پاکستان کے قیام کے مقاصِد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے نظام المدارس پاکستان کے قیام کو محض ایک عام بورڈ کے نقطہ نظر سے قائم نہیں فرمایا بلکہ آپ کے پیشِ نظر اس کے اعلیٰ ترین مقاصد ہیں۔

ذیل میں ان مقاصد کا ایک اجمالی خاکہ نذرِ قارئین ہے:

۱۔ طلبہ کو قرآن و حدیث، فقہ و عقائد کی مضبوط تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے اس طرح آراستہ کرنا، جس سے اسلام کی حقانیت، قرآن کی صداقت اور عقائد کی صلابت ثابت و قائم ہو۔

۲۔ دینی نظامِ تعلیم کی جدید خطوط پر استواری کے لیے اِصلاحات متعارف کروانا۔

۳۔ مسلک اور ملحقہ مدارِس/جامعات/اِدارہ جات کے ماحول کو ہر قسم کی اِنتہا پسندانہ، متشدّدانہ، فرقہ وارانہ سوچ، میلانات و رجحانات اور تعصّبات سے کاملاً پاک رکھنا۔

۴۔ طلبہ و طالبات کی ایسے منہج پر اَخلاقی اور روحانی تربیت کا اِہتمام اولین ترجیح بنانا جس کے زیرِ اثر وہ تعمیرِ شخصیت، علوِ ذہنی، تزئین وتہذیبِ کردار، تقویٰ وطہارت، اِحترامِ اِنسانیت، حب الوطنی اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہوکر اِسلام کی حقیقی فکر کے نہ صرف فروغ کا باعث بنیں بلکہ اس کے عملی پیکر بن سکیں۔

۵۔ نوجوان نسل کی ایسی فکری اور نظریاتی تربیت کا اہتمام کرنا جس کے نتیجے میں وہ ہر نوع کی تنگ نظری، تعصّب اور اِنتہا پسندی سے بالاتر اور مذہبی رواداری اورتحمل و برداشت کے اَوصاف سے متّصف ہوکر عالمی سطح پر کتاب وسنت کی حقیقی تعلیمات کی ترویج و اِشاعت اور اِتحاد و یگانگت کے لیے اپنا مؤثر اور مفید کردار ادا کرنے کے قابل ہوسکیں۔

۶۔ اَمن و اِعتدال، بین المسالک اور بین المذاہب رواداری کو فروغ دینے والی تعلیمات پر مشتمل مضامین پڑھانا تاکہ اِن اِداروں کے اسکالرز متوازن سوچ، معتدل فکر اور کشادہ ذہن کے ساتھ بین المسالک و بین المذاہب رواداری کے پیامبر بن سکیں۔

۷۔ طلبہ و طالبات کی شخصیات کو اِسلامی علوم کے ساتھ عصری علوم وفنون سے آراستہ و پیراستہ کرنا تاکہ وہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوکر معاشرے میں باعزت، باوقار،

مؤثر، مثبت، کارآمد اور افادہ رساں کردار ادا کرسکیں اور آئندہ نسلوں کو صحیح دینی رہنمائی فراہم کرسکیں۔

۸۔ طلبہ و طالبات کیلیے پیشہ ورانہ فنی تربیت (vocational training) کے حصول کے فراواں مواقع مہیا کرنا تاکہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھیں تو عزّ و اِفتخار کے ساتھ کھڑے ہوں اور معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مطلوبہ معیاری کردار ادا کرسکیں۔

۹۔ طلبہ و طالبات کو کمپیوٹر سائنس کی بنیادی تعلیم دینا تاکہ وہ دین کی اِشاعت و تبلیغ میں جدید ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کرسکیں۔

۱۰۔ عمرانی علوم (social sciences)، جنرل سائنس اور ریاضی کے مضامین پڑھانا تاکہ وہ جدید اَذہان تک اِسلامی تعلیمات کا مؤثر طریقے سے اِبلاغ کرسکیں۔

۱۱۔ عربی و انگریزی بول چال میں مہارت کے لیے اِقدامات کرنا تاکہ عالمی سطح پر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکیں۔

۱۲۔ ضلعی سطح پر ماڈل مدارس کا قیام عمل میں لانا تاکہ وہ معاصر مدارس کے ہجوم میں رول ماڈل کا درجہ اور مقام حاصل کرسکیں۔

## نظام المدارِس پاکستان کے تعلیمی نظام کی خصوصیات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہدایات اور براہِ راست نگرانی میں نظام المدارس پاکستان کا تعلیمی نظام جس نہج پر ترتیب دیا گیا ہے اس کو ثمر آور بنانے اور مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل اقدامات بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ اقدامات اس تعلیمی نظام کی وہ خصوصیات ہیں جو معاصر مدارس میں سے کسی کو میسر نہیں:

۱۔ نظام المدارِس پاکستان نے درس و تدریس کے نظام کو ایسے جدید مثبت و مفید اِبلاغی خطوط پر اُستوار کیا ہے جو اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کو جلا بخشنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔

۲۔ نظام المدارِس پاکستان کے نظامِ تدریس میں قومی و بین الاقوامی سطح کے ماہرین کے آن لائن لیکچرز کا خصوصی اہتمام بھی شامل ہے۔

۳۔ درس و تدریس کا یہ نظام ویب ٹی وی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی دستیاب ہوگا۔

۴۔ نظام المدارِس پاکستان سے ملحقہ مدارِس/جامعات/ادارہ جات کو بتدریج ڈیجیٹل لائبریریز اور جدید کمپیوٹر لیبز کے قیام کی جانب راغب اور آمادہ کیا جائے گا۔

۵۔ اساتذہ اور طلبہ و طالبات کی علمی، تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں میں اِضافہ کرنے اور اِس ضمن میں مدارِس کی کارکردگی اور اَہداف میں پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے الگ شعبہ جات/نظامتیں قائم کی جائیں گی۔

## نظام المدارِس پاکستان کے نصاب کے اِمتیازات

نظام المدارِس پاکستان کا مقصدِ تاسیس رِجالِ کار کی ایسی جامع اور متوازن کھیپ تیار کرنا ہے جو قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ملتِ اِسلامیہ کی رہنمائی اور قیادت کا فریضہ انجام دے سکے۔ چنانچہ نظام المدارِس پاکستان کے بانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جب مدارس میں مروّجہ نصاب کا جائزہ لیا تو انہوں نے شدت سے محسوس کیا کہ مدارس میں سالہا سال سے پڑھائے جانے والے نصاب کو عصری تقاضوں کے مطابق ایک مربوط اور جامع اسکیم کے تحت اَز سرِ نو تشکیل دینا ناگزیر ہے۔

علومِ دینیہ کے نصاب کی تشکیلِ نَو کے اِس رفیع الشان مقصد کے لیے انہوں نے ایک وسیع الجہات شعبہ تحقیقِ نصاب قائم کیا، جس کے تحت علومِ شریعہ کے ماہر اسکالرز، تجربہ کار، فارن کوالیفائڈ اور پی ایچ ڈی اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی نے شیخ الاسلام کی فکری و نظریاتی رہنمائی میں عصرِ حاضر کے تقاضوں اور فرمانِ اِمروز کے مطابق نصاب مرتب کر کے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمت میں پیش کیا جس کی انہوں نے انتہائی عمیق نظری اور باریک بینی سے نظرِ ثانی فرمائی اور اسے ضروری ترمیمات و اِصلاحات کے بعد حتمی شکل دی۔

یہ نصاب ایک طرف دین کے حقیقی فہم کے لیے اِسلام کے مصادرِ اصلیہ سے تعلق کو مضبوط بناتا ہے تو دوسری طرف بڑی حد تک عصری تعلیمی ضروریات اور مقاصد سے موافقت پیدا کرکے اسلام کے مصادرِ اصلیہ اور عصری تعلیمی مقتضیات کے مابین خلیج کو دور کرتا ہے۔ اس نصاب میں ایک طرف تو قرآن وعلوم القرآن، حدیث وعلوم الحدیث، سیرت وفضائل نبوی ﷺ، فقہ وعلوم الفقہ، عربی زبان و ادب، تصوف و آداب، افکار وعقائد کو اور دوسری طرف انگریزی، اُردو، مطالعہ پاکستان، کمپیوٹر سائنس، معاشیات، شہریت، ایجوکیشن، سیاسیات، تاریخ، اِسلام، سائنس، تقابلِ اَدیان، وسطیات اور دعوۃ والارشاد جیسے مضامین کو مختلف تعلیمی سطحوں کا لازمی حصہ بنایا گیا ہے۔

درسی مواد کی تشکیل وترتیب میں قرآن مجید کے تعلّم اورفہم پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ تعلیمی اداروں کی نصابی تاریخ میں یہ اوّلین اعزاز بھی حاصل کیا گیا ہے کہ پورے قرآن مجید کو الشہادۃ الثانویہ سے الشہادۃ العالمیہ تک آٹھ سالوں میں ایک لازمی درسی کتاب کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ کتبِ حدیث کو مستند شروح کے مطالعہ کے ساتھ اس نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

قلوب و اَذہان میں جدّت و وسعت، اِعتدال اورتحمل و بردباری پیدا کرنے کے لیے اسلام اور سائنس، تقابلِ اَدیان، ادب التعلیم و التعلم، اسلامی افکار ونظریات اور وسطیات جیسے مضامین شامل کیے گئے ہیں، جب کہ عربی و انگریزی زبان میں بول چال کی مہارت پیدا کرنے کے لیے عربی و انگریزی تکلّم کو بطور مضمون متعارف کرایا گیا ہے۔

نصاب سازی ایک مسلسل، تدریجی اور ارتقائی عمل ہے جو سالانہ بنیاد پر طلبہ، اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم کے عملی مشوروں کی روشنی میں نظر ثانی کا محتاج ہے، اس لیے وقت اور حالات کے ساتھ اس مرتب کردہ نصاب میں بھی تغیر وتبدل کی گنجائش سے صرفِ نظرنہیں کیا جائے گا۔ اس نصاب کوحتی المقدور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق، متوازن، جامع، مربوط، مبسوط اور مرتب شکل میں پیش کرنے کی کاوش کی گئی ہے بلکہ اسے مزید وقیع بنانے کے لیے اساتذہ کرام کی رہنمائی اور مفید اِصلاحی تجاویز و ترامیم کا کشادہ نظری اور وسیع القلبی سے خیر مقدم کیا جائے گا۔

اِس نصاب کی تدوین وتسوید میں حتی المقدورکوشش کی گئی ہے کہ ہر مضمون کے لیے قدیم و جدید میں سے بہترین کتب کا اِنتخاب کیا جائے، تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر مضمون کی تمام اَہم کتب کی ایک ساتھ تدریس ایک اَدق اورمشکل کام ہے۔ لہٰذا پہلے مرحلہ میں وہ کتب جو مروّجہ ہیں اور بہ آسانی دستیاب ہوسکتی ہیں انہیں درسی کتب کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور باقی کتب کو برائے معاونت ومطالعہ شامل کیا گیا ہے۔ وہ بقیہ کتب ہر جامعہ کو سافٹ کاپی (PDF) کی صورت میں مہیا کی جائیں گی۔ بعد ازاں بتدریج اِن کتب کوبھی درسی کتب میں شامل کر لیا جائے گا۔

نظام المدارِس پاکستان کے نصاب کو اِس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے کہ فارغ التحصیل علماء اور اسکالرز عملی زندگی میں خدمتِ دین و اِنسانیت کے ساتھ ساتھ اَمن، رواداری اور اِعتدال کی اَہمیت اور اِفادیت کو بھی اُجاگر کرسکیں تاکہ معاشرے سے محو ہوتی اَخلاقی اَقدار کو حیاتِ نَو دی جاسکے۔ نیز ملکی قوانین وضوابط کی پاس داری کوبھی مدِ نظر رکھا جائے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قوی امید ہے کہ مدارس کے ایسے جامع اورعصری تقاضوں سے ہم آہنگ نظامِ تعلیم اور نصاب سے اِجتماعی نظم، اِتحادِ اُمت اورقومی و ملی یک جہتی پیدا ہوگی۔ (اِن شاء اللہ العزیز)۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے آنے والی نسلوں کی فکری و ذہنی اورعلمی آبیاری کے ساتھ ساتھ اُن کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا بھی ذریعہ بنائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

# ڈاکٹر طاہر القادری: گلستانِ صد ہزار رنگ

## شیخ الاسلام کی صدائے دل کشا ساتوں براعظموں میں گونج رہی ہے

### ڈاکٹر صاحب کی نگاہِ دوررس عصرِ حاضر کے ایجاد کردہ اور تخلیق کردہ تمام مسائل ومصائب کا کامل احاطہ کئے ہوئے ہے

سینئر صحافی، دانشور و کالم نویس حافظ شفیق الرحمن کا خصوصی کالم

ڈاکٹر طاہر القادری نے 70 کی نصف دہائی کے بعد جب لاہور کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا تو اُن دنوں وہ عنفوانِ شباب کی شاہراہ پر قدم رکھ چکے تھے۔ اِکتسابِ علم، اَخذِ فیض اور روحانی تزکیہ و باطنی تصفیہ اُن کی تمام تر توجہات کا مرکز ومحور تھا۔ ان کی اولین ترجیح داتا کی نگری میں مقیم بلا امتیاز مسالک و مذاہب کے اکابر علمی شخصیات اور متنوع علوم وفنون کے ماہرین کی محافل میں شریک ہونا رہا۔ اس دور میں آسمانِ علم وفضل کی ایک کہکشاں بلدۂ لاہور کے اطراف و اکناف کو اپنے علم وفضل، فکر و فلسفہ اور تدبر وتفکر، تفحص وتعمق کی ضیا باریوں سے بقعہ ہائے نور بنائے ہوئے تھی۔ یہ ہستیاں، یہ مشاہیر، یہ شخصیات لاہور کے جس بھی کونے اور گوشے میں مقیم تھے، وہ تشنگیِ علم بجھانے کے لیے اُن کے پاس طویل سفر طے کر کے پہنچتے رہے۔

ان اہلِ نظر و اربابِ خبر کی مجالس و محافل میں ایک مؤدب اور مہذب طالب العلم و متلاشی حق کی حیثیت سے نشست فرما ہوتے اور ان کے افکار و خیالات اور ابحاث و نظریات کے چشمہ ہائے زلال سے اِکتسابِ فیض کی تشنگی کو سیراب کرتے۔ وہ گھنٹوں ان مجالس کا حصہ بنے رہتے اور فکر کے در ہائے ناسفتہ اور گہر ہائے خوش آب کو اپنے دل و دماغ کی جھولیوں میں ایک بیش بہا نعمت کی طرح سمو لیتے۔ گویا طبعِ حسرت نے علم وفضل کے ہر اس آستانے پر دستک دی، جہاں فیض کے انوار تجلی پاش تھے۔ ان محافل میں ان کا شیوہ و شعار ضبطِ سخن ہوتا۔ اس معاملے میں علامہ اقبالؒ کے اس فرمودۂ حق نشان پر عمل پیرا رہے کہ 'حضورِ اَہلِ نظر ضبطِ سخن چاہیے'۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ شیخ سرہند امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے کسی مکتوب میں یہ فرمایا تھا کہ شہرِ لاہور عالمِ اسلام کے تمام شہروں میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو اولیا کے طائفۂ مقدسہ میں ایک قطب کو حاصل ہوتی ہے۔ جو تحریک یہاں سے اُٹھتی ہے، اس کے فیوض و برکات اور انوار و آثار تمام بلادِ اسلامیہ کو اپنے نورانی حصار میں لے لیتے ہیں۔ کسے خبر تھی کہ قبلہ ڈاکٹر طاہر القادری بھی اسی شہر کو اپنے انقلابی، علمی، فکری ونظری، تصنیفی و تالیفی، رہنمائی و پیشوائی، جامع و مانع اور مربوط ومبسوط فرمودات و ملفوظات اور قلوب و اذہان کی آب یاری کرنے والی کراماتی ومعجزاتی خطابت کے لیے اپنا مرکز و مسکن بنائیں گے۔ یہ شہر لاہور کی خوش قسمتی اور خوش بختی ہے کہ 19 فروری 1951ء کو شہر صد رنگ جھنگ میں فرید ملت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے ہاں جنم لینے والی اس شخصیت نے اپنے پیام و قیام سے اس شہر کی خفتہ شریانوں میں علم وعمل کے مصفی و مزکی خون کو اِذنِ گردش دیا۔ حکیم الامت دانائے راز حضرت علامہ اقبالؒ کے بعد آپ دوسری شخصیت ہیں جن کی صدائے دل کشا لاہور سے اٹھی اور اس کی بازگشت صرف عالمِ اسلام نہیں بلکہ ساتوں براعظموں میں آج بہ تمام و کمال اور پورے جمال کے ساتھ گونج رہی ہے اور اربابِ علم کی توجہ کا

مرکز بنی ہوئی ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر از بس ضروری ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب کی عمر 24، 25 برس تھی تو انہوں نے شہر کے علم دوست احباب کو جمع کیا اور اپنے آبائی گھر القادریہ جھنگ میں ''محاذِ حریت'' کے نام سے نوجوانوں کی علمی، فکری، دینی اور اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے ایک تحریک کی داغ بیل ڈالی۔ ان کی تحریکی و تنظیمی صلاحیتوں کے جوہر اسی دوران پروان چڑھے، بعد ازاں جنہوں نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اس موقع پر میرے حافظے میں معنوی مرشد علامہ اقبالؒ کا یہ شعر تازہ ہو رہا ہے:

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

اوائل عمری ہی سے شیخ الاسلام کے سنجیدہ انداز و اطوار، لائقِ رشک عادات و خصائل، جاذبِ نظر وضع قطع، دلکش رکھ رکھاؤ، رعنا و زیبا بھرم بھاؤ، حسین و جمیل اقدار و گفتار، عمدگی و طرفگی کی حامل دلچسپیوں، گوں ناگوں مصروفیات اور علمی ذوق و شوق انہیں اپنے ہم عمر بچوں سے یکسر مختلف، قد آور اور ممتاز بناتا تھا۔ شاید ایسے ہی کسی باصلاحیت و صالحیت کم سن لیکن ذکی و ذہین اور فہیم و فریس بچے کو دیکھتے ہوئے ایک انگریز نے کہا تھا:

He has an old head on his young shoulders.

## اکابرین کی پیشین گوئیاں

ریکارڈ بتاتا ہے کہ بچپن میں انہوں نے جب سیال شریف میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ کے سامنے ایک تقریب میں تقریر کے دوران الفاظ کی ڈالیوں پر مطالب کے گلہائے رنگا رنگ کو اذنِ تکلم دیا تو آپ کی تقریر سن کر شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ نے فرمایا:

''اس بچے پر ہمیں فخر ہے، وہ دن دور نہیں جب یہ بچہ آسمان علم و فن پر ایک نیّر تاباں بن کر رخشندہ و تابندہ ہوگا''۔

اپنے لڑکپن میں جب انہوں نے غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کے سامنے حسنِ خطابت کا چمن زار آراستہ کیا تو اس فاضل اجل، یگانۂ روزگار علمی شخصیت کو برجستہ و بے ساختہ فرمانا پڑا:

''اس نوجوان سے ہماری امیدیں وابستہ ہیں، یہ ایک عالم کو فیض یاب کرے گا''۔

ایک اور موقع پر بھیرہ شریف کی عظیم علمی و روحانی شخصیت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سامعین کو مخاطب کیا اور انتہائی کشادہ ظرفی اور وسیع القلبی کا اظہار کرتے ہوئے یہ فرمایا:

''ان کے وجود پر میرا دل خدا کے حضور احساسِ تشکر بجا لاتا ہے ہمارے دلوں سے ان کے لیے دعا نکلتی ہے اے خدا اس مرد مجاہد کو عمر خضر عطا فرما''۔

یہ تو ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے اوائل میں ان کی بارگاہِ فضیلت مآب میں پیش کیے جانے والے وہ گلہائے عقیدت ہیں جن کی خوشبو آج چار دانگ عالم کو مہکا رہی ہے۔

سوئیاں کلاک کے مطاف و کعبہ کا طواف کرتی رہیں ...... کیلنڈر کے ہندسے بدلتے رہے اور ڈاکٹر صاحب علمی وجاہت کی ان بلند ترین مسندوں پر رونق افروز ہوئے کہ وطنِ عزیز کی ہر بڑی شخصیت ہمیں ان کی ابدی و سرمدی اور بے مثال و لازوال علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ اے۔ کے۔ بروہی مرحوم وطنِ عزیز کے استاذ الاساتذہ ماہرین قانون میں سے ایک تھے۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب سے شرفِ ہم کلامی حاصل کرنے کے بعد انہیں اظہارِ مسرت کرتے ہوئے یہ کہنا پڑا:

''میں آپ کی گفت گو سے بے حد خوش اور بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں''۔

سابق چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس انوار الحق نے بھی آپ کی ان الفاظ میں تحسین و پذیرائی کی:

''آپ گہرے علم اور منفرد حکمت کے مالک ہیں اور آپ نے اسلام کی شمع فروزاں کردی ہے''۔

ایک اور سابق چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے دوٹوک الفاظ میں آپ کی علمی وجاہت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

''آپ ایک عظیم اور ذہین انسان ہیں''۔

عدالت عظمیٰ پاکستان کے ایک بلند قامت عزت مآب جج جناب جسٹس غلام مجدد مرزا کے توصیفی کلمات آنے والے دور میں حرف بہ حرف درست ثابت ہوئے:

''ان کی زندگی کا مشن اسلام کی خدمت ہے''......

سابق چیف آف آرمی سٹاف جناب مرزا اسلم بیگ بھی گویا ہوئے:

''ڈاکٹر طاہر القادری ایک معتبر عالم دین، ایک مفکر، ایک روحانی رہنما، ایک معاشرتی مصلح، ایک سیاسی مدبر بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک عظیم لیڈر بھی ہیں''۔

پاکستان کی عسکری تاریخ کی ایک ناقابلِ فراموش ہستی سابق سربراہ آئی ایس آئی جنرل حمید گل آپ کی ہمہ جہتی خدمات کو ان الفاظ میں سراہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں:

''آپ ایک God Gifted انسان ہیں اور آپ اسباب کو موافق بنانے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں''۔

یہ قبلہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی علمی وجاہت اور فکری صباحت کے حضور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی پاکستان کی چند چنیدہ شخصیات کا خراج عقیدت ہے۔ طوالت کا خوف حائل نہ ہوتا تو بلا امتیاز مذاہب بڑی شخصیات کے تعریفی و توصیفی کلمات بھی نذرِ قارئین کرتا۔ دریں چہ شک کہ آپ عالمِ اسلام کے تمام جید علماء کے بھی ممدوح ہی نہیں بلکہ یہ کہنا موزوں ہو گا کہ آپ عصرِ حاضر میں مخدوم العلماء بھی ہیں۔ صرف سوڈان اور شام سے تعلق رکھنے والے دو کوہ قامت اور ہمالہ صفت علماء کے تحسینی کلمات پر اکتفا کروں گا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم علی رکن مجلس شوریٰ سوڈان فرماتے ہیں:

''ان کی ذات میں اتنی خوبیاں دیکھ کر میری عقل ورطۂ حیرت میں گم ہے''۔

شیخ محمد ابو الخیر الشکری الشامی فرماتے ہیں: ''ان کے وجود میں ایک عظیم لیڈر کی جھلک دیکھی ہے اور ایسے محقق کی صورت دیکھی جس کی مثال مسلم دنیا میں نہیں ملتی''۔

سچ کہا تھا شاعر نے:

تفصیل سے کہوں تو کہے جاؤں تا بہ حشر
اجمال سے کہوں تو فقط ایک حرف ہے

یہ تحسینی کلمات تو محض مشتے از خروارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کن کن ہستیوں نے آپ کی تعلیمی، تنظیمی، تحریکی، علمی، نظریاتی، روحانی اور جد و جہد سے بھرپور مختلف شعبوں میں خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے! اگر ان تمام کا تذکرہ کیا جائے تو اس کے لیے باقاعدہ ایک ضخیم ڈائریکٹری کی ضرورت ہوگی۔ یقین جانیے یہ تو محض اس تفصیل کے اجمال کا بھی اجمالی عکس ہے جو آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا:

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

## فکرِ شیخ الاسلام؛ روحِ عصرِ حاضر

Victor Hugo کہا کرتا تھا کہ Voltaire اور اس کی روح کو سمجھنا 18ویں صدی کی روح کو سمجھنا ہے۔ اسی طرح آنے والے دور کا مورخ پاکستان اور عالم اسلام کے حوالے سے اکیسویں صدی کی تاریخ مرتب کرے گا تو یہ کہنے پر مجبور ہو گا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فلسفہ انقلاب کو سمجھ لینا اکیسویں صدی کی روح کو سمجھ لینا ہے۔ بسا اوقات محسوس ہوتا ہے کہ تحریک منہاج القرآن کا قیام علامہ اقبال کی خواہش کی عملی تعبیر تھا۔ قدرتِ حق سے اگر آج شاعرِ مشرق زندہ ہوجاتے اور تحریک منہاج القرآن کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی و تحقیقی، علمی و روحانی اور سماجی و فلاحی بہبود کے شعبوں میں کام کرنے والے وقیع اداروں کو بچشمِ خود دیکھتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے کہ میرے پیاسے خوابوں کو تعبیر کا دریا مل گیا۔ ڈاکٹر طاہر القادری کی ہمہ جہت شخصیت کا یہ پہلو کہ وہ انقلابی شخصیت ہیں انہیں اپنے معاصرین میں ایک ممتاز و منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نگاہِ دور رس عصرِ حاضر کے ایجاد کردہ اور تخلیق کردہ تمام مسائل و مصائب کا کامل احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ان کی ہر تحریر اور تقریر کے آئینے میں انقلاب کا انعکاس ہمہ وقت جلوہ گر رہتا ہے۔

جس طرح خواجہ حسین نظامی مرحوم نے مولانا ظفر علی خان کے بارے میں کہا تھا کہ وہ قیامت کے دن اپنی نعتوں کے باعث بخشے جائیں گے، بالکل اسی طرح آج کے دور میں ڈاکٹر طاہر القادری کے

بارے میں یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ قیامت کے روز اپنی علمی و فکری خدمات کے باعث اعلیٰ درجات پر فائز ہوں گے۔ اپنی تقریر و تحریر میں وہ اپنے سامعین و قارئین کے دلوں میں تاجدار کائنات ﷺ کی یاد کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کا پیغام اس دل نشیں انداز میں دیتے ہیں کہ ہر آنکھ نم ہو جاتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ پورے مجمع پر رحمت وسکینت کا نزول ہو رہا ہے۔

## عظیم محقق و مفکر

حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں اردو، عربی اور انگریزی زبان میں ان کا ہم پلہ محقق و مفکر ہمیں کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ میرا ایک سرسری سا اندازہ ہے کہ کم از کم پاکستان ہی کے طول و عرض میں انہوں نے 10 ہزار کے قریب مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا ہو گا۔ اغلب گمان ہے کہ یہ تعداد زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ جدید دنیا کے بہترین مواصلاتی نظام کی بدولت ان کی کتب و خطبات کی صورت میں ان کی فکر سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد آج کروڑوں سے متجاوز ہو چکی ہے۔ میں اگر یہ کہوں تو خدارا اسے مبالغے پر محمول نہ کیجیے گا کہ اگر آج یونان کا ڈیماستھینز، روما کا سسرو، عرب کا امراء القیس، سوڈان کا مہدی سوڈانی، برطانیہ کا گلیڈ سٹون، سر ونسٹن چرچل، امریکا کا ابراہام لنکن، مارٹن لوتھر کنگ جونیئر، برصغیر پاک و ہند کے مولانا احمد سعید، نواب بہادر یار خان جنگ، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان کے آغا شورش کاشمیری حیات ہوتے اور انہیں قبلہ ڈاکٹر طاہر القادری کے پر مغز، فصاحت و بلاغت اور جوش بیاں اور حسن خطابت سے آراستہ فکر و فلسفہ سننے کا موقع ملتا تو میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ وہ بھی ان کے اسلوب کے مداح بننے میں کسی بخل سے کام نہ لیتے اور بے ساختہ پکار اٹھتے:

بات کرتا ہے کہ خوشبو کو بدن دیتا ہے
اس کا لہجہ تو گلابوں کو دہن دیتا ہے

میں اس امر کی نشان دہی کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آج کے نام نہاد اسکالرز نے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود زندگی بھر اتنی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہو گا جتنی کتابیں ڈاکٹر طاہر القادری کی نوک قلم سے نکل کر زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور قارئین کی علمی پیاس کے لیے سیرابی کا سامان فراہم کر رہی ہیں۔ یہ کتابیں صرف اردو ہی میں نہیں بلکہ عربی اور انگلش زبان میں بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ ان کی اب تک 612 کتب اُردو، انگریزی اور عربی زبان میں طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں، جب کہ دنیا بھر کی دیگر زبانوں میں ان کے تراجم اس عدد کے علاوہ ہیں۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

## ہمہ جہتی خدمات پر طائرانہ نظر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دنیا کے وہ عظیم استاد ہیں جن کی شخصیت پر مختلف یونی ورسٹیوں میں پی ایچ۔ ڈی ہو رہی ہے۔ آپ وہ واحد پاکستانی سیاست دان ہیں جو خود Ph.D in Law ہیں اور آپ کی فیملی (یعنی دونوں بیٹے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ڈاکٹر غزالہ حسن قادری) بھی Ph.D ہیں۔ (ایں ہمہ خانہ آفتاب است)۔ آپ دنیا کے واحد عالم دین ہیں جو مصر، سعودی عرب، ایران، پاکستان سمیت دنیا کے 400 علماء کے شاگرد ہیں...... آپ دنیا کے واحد عظیم استاد ہیں جن کے شاگرد دنیا کے پانچوں براعظموں میں علم کی شمع روشن کر رہے ہیں...... آپ دنیا کے پہلے عظیم مسلم اسکالر ہیں جنہوں نے سود کا متبادل نظام دیا...... آپ دنیا کے پہلے پاکستانی ہیں جن کے قائم کردہ ادارے تحریک منہاج القرآن کے دنیا بھر میں ایک سو سے زائد ممالک میں اسلامک سنٹرز ہیں...... آپ دنیا کے واحد عظیم اسکالر ہیں جنہوں نے دہشت گردی کے خلاف اپنا تاریخ ساز فتویٰ ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' جاری کر کے دہشت گردوں کی نظریاتی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور دنیا بھر میں اسلام کو پرامن مذہب ثابت کیا!

کوئی بھی رتبۂ بلند یا اعزاز بلند و امتیاز کسی بھی ہستی کو بلا کد و کاوش و سعی ہائے جمیل نہیں ملا کرتا۔ ان اعزازات کی تعداد اتنی ہے کہ ان کے احاطہ و ذکر کے لیے الگ سے ایک کتاب درکار ہو گی۔ اسلامیانِ عالم کی خوش قسمتی ہے کہ وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کے عصر میں زندہ ہیں۔

❁❁❁❁❁

# راہِ حق کا مسافر

**شیخ الاسلام اس عہدِ بے ثمر میں ہتھیلی پر حق کے چراغ سجائے چل رہے ہیں**

**دنیا آج بین المذاہب رواداری کی بات کررہی ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب نے یہ کام برسوں پہلے شروع کردیا تھا**

اینکر پرسن، دانشور، سینئر کالم نویس مظہر برلاس کی خصوصی تحریر

برسوں بعد ایسی شخصیات جنم لیتی ہیں جن کی شخصیت کے کئی پہلو ہوتے ہیں، ان کا ہر پہلو دوسرے سے مختلف ہوتا ہے مگر بے مثال ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک ہمہ جہت شخصیت پروفیسر علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے۔ برسوں سے حق کے راستے پر رواں ہے، یاد رکھیے! حق کے راستے میں تکالیف بہت آتی ہیں، پھر جس دور سے ہم گزر رہے ہیں، اس عہد میں انصاف کے محلات سے بھی حق کی آوازوں کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حق مانگنے والوں کو حق نہیں ملتا، دوا کی خواہش رکھنے والوں کو مسیحا دھکے دیتا ہے، روز آرزوؤں کا قتل ہوتا ہے۔ جھوٹ کی اس دھند میں سچ کے راستے تلاش کرنا خاصا دشوار ہے مگر ہمت ہے ڈاکٹر طاہر القادری اور ان کے پورے قافلے کی کہ وہ اس عہدِ بے ثمر میں تاریک اور باطل راہوں پر مشکلات کی پرواہ کیے بغیر اپنی ہتھیلیوں پر حق کے چراغ سجائے چلے آرہے ہیں۔

میں نے ابتداء میں عرض کیا کہ برسوں بعد ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جن پر ناز کیا جاسکتا ہے۔ ایسے لوگوں پر ناز بھی فخر کرتا ہے۔ سرزمین باہُوؒ کے پاس جھنگ جیسے تاریخی شہر میں ڈاکٹر فرید الدین قادری صاحب کے ہاں ایک ایسے بچے کی پیدائش ہوتی ہے جو آگے چل کر فخر کا باعث بنتا ہے۔ اس بچے کو لوگ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جانتے ہیں۔ ٹی وی پروگرام فہم القرآن کے ذریعے معاشرے کی بہتری کیلئے ساحری انداز میں خطابت کے جوہر دکھائے اور مقبولیت کے سفر کا آغاز کیا۔

آپ نے تدریس اور خطابت کے راستے سے معاشرے کی اصلاح کرنا چاہی۔ اسی نیک مقصد کے لیے انھوں نے تحریر کو بھی ایک ذریعہ بنایا پھر کئی کتابیں لکھیں۔ جب اس سفر نے وسعت اختیار کی تو پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے منہاج القرآن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ ادارہ پورے ملک میں پھیل گیا۔ یہ ادارہ بیرون ملکوں میں بھی قائم ہوگیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک مبلغ اور مقرر کے طور پر پوری دنیا میں جانے جانے لگے۔

دنیا آج بین المذاہب ہم آہنگی کی بات کررہی ہے۔ یہ کام ڈاکٹر صاحب نے برسوں پہلے شروع کردیا تھا۔ معاشروں میں نفرتوں کے خاتمے کے لیے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کاوشیں برسوں پر محیط ہیں۔ میں جب بھی ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا جائزہ لیتا ہوں تو مجھے اس شخصیت کے کئی پہلو نظر آتے ہیں۔ مجھے ان پہلوؤں میں ان کی بے مثال کامیابی بھی نظر آتی ہے۔

شیخ الاسلام ایک خوبصورت انسان ہیں، عمومی تاثر ہے کہ جو لوگ مشہور ہوجائیں یا جن کے پیروکاروں کی تعداد بڑھ جائے وہ بہت موڈی بن جاتے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کی شخصیت معاشرے کے اس عمومی تاثر کے بالکل برعکس ہے۔ وہ اخلاقیات کے اعلیٰ نمونوں کے ساتھ بہت شائستگی سے پیش آتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اخلاق حسن کی رعنائیوں کے ساتھ بولتا ہے۔ اس کے چند پہلو درج ذیل ہیں:

ا۔ بطور استاد وہ ایک بہت زبردست معلم ہیں۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کی ایک ایسی فصل تیار کی ہے جو آج نہیں تو کل

معاشرے میں بہار لے آئے گی۔

۲۔ بطور وکیل انہوں نے ہمیشہ قانون کی بالادستی کی بات کی۔ وہ تو اعلیٰ عدالت سے پکار کر کہتے رہے کہ آئین کے پہلے چالیس آرٹیکل تو دیکھ لیں جو عام آدمی کے شہری حقوق ہوں، جو آئین دیتا ہے۔

۳۔ بطور مقرر ڈاکٹر صاحب نے خطابت کے اعلیٰ جوہر دکھائے۔ انہیں لفظوں کی ادائیگی اور ان کے ردھم پر عبور حاصل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے فرقہ وارانہ نفرتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ یہ بھی ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا کمال ہے کہ ان کی بات مسلمانوں کے تمام فرقے سنتے ہیں۔ ڈاکٹر قادری نے بطور مبلغ دنیا کو حیران کیا، دوسرے مذاہب کے عمائدین بھی ان کی تحقیقی وفکری خدمات کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری راہِ حسینؑ کے ایک مسافر ہیں۔

۴۔ بطور مصنف ہزاروں کتابوں کو تخلیق کرنے والے طاہر القادری نے بعض ایسے کام کر دیئے کہ پچھلے چودہ سو سال میں کسی مسلمان کو فرصت نہ ملی کہ وہ یہ کام کر جاتا۔ آج فرقہ واریت کی آگ ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس آگ سے بے نیاز ہو کر کام کرتے ہیں۔ انھوں نے دورِ حاضر کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق ہزارہا احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اہلِ بیتِ اطہارؓ کے حوالے سے ان کا علمی وفکری کام حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کی وہ خدمت ہے جو کوئی دوسرا مسلمان نہ کرسکا۔ روز قیامت ایک یہی کام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا چہرہ روشن کردے گا۔

☆ یہ تو ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت کے وہ پہلو تھے جو معاشرے کی بہتری کے لیے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا ایک اور منفرد پہلو یہ ہے کہ وہ عرصہ دراز سے نظام بدلنے کے خواہش مند ہیں، انقلاب کی ایک آرزو ان کے سینے میں ہے، اس مقصد کے لیے انھوں نے ایک سیاسی پارٹی بھی قائم کی، وہ پاکستانی پارلیمان کے رکن بھی رہے، ان کی انقلابی تحریک کا سفر جاری تھا کہ ان سے خائف سیاسی مخالفین نے ان کے ادارے پر حملہ کروا دیا۔ سرکاری مشینری قتل عام کرتی رہی، حکمران طاقت کے نشے میں ایسے لوگوں کو شہید کرواتے رہے جن کی زبانیں اس وقت بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذکر اور ذکرِ اہلِ بیت میں مصروف تھیں۔ یہ مقدمہ آج تک عدالتوں میں ہے اور انصاف کی راہ دیکھ رہا ہے۔ خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان لوگوں کو جن کے افراد شہید ہوئے کہ انھوں نے بھی ایک کمال دکھا دیا، انھوں نے حکمرانوں کی بڑی بڑی پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔ یقیناً یہ ڈاکٹر طاہر القادری کی تربیت کا اثر تھا کہ وہ لوگ جھکے نہیں، بکے نہیں بلکہ ثابت قدم رہے۔ دوسری شاباش ڈاکٹر قادری کی ٹیم کے لیے کہ وہ تمام تر حربوں کے استعمال کیے جانے کے باوجود بڑے صبر وتحمل کے ساتھ مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری اس نظام کو بوسیدہ قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان میں لوگوں کو شعور ہی نہیں دیا گیا۔ لوگ ووٹ دیتے وقت خارجہ پالیسی، ملک کے اندر ترقی کی منصوبہ بندی کو نہیں دیکھتے بلکہ وقتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے صوبائی تعصب کے خاتمے کے لیے پاکستان میں فیصلہ کن قوتوں کو بہت عمدہ منصوبہ پیش کیا کہ پاکستان کے تیس یا پینتیس صوبے بنا دیے جائیں اور یہ صوبائی تقسیم انتظامی بنیاد پر ہونی چاہیے نہ کہ لسانی بنیاد پر۔ ڈاکٹر طاہر القادری کے نزدیک تعصّبات برادری اور جاگیردارانہ پسِ منظر کے حامل پاکستانی معاشرے میں لوگ اہل لوگوں کو ووٹ نہیں دیتے، وہ وقتی اور ذاتی فائدوں کو مدنظر رکھتے ہیں۔ شعور سے محروم کر دیے جانے والے لوگ تو فرعون کے ساتھ بھی خوش تھے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں لوگوں کو شعور دیا جائے تاکہ یہاں اعلیٰ اور اہل قیادت سامنے آسکے۔

ویسے پاکستان میں سیاسی پارٹیاں سیاستدان تو پیدا کر رہی ہیں مگر لیڈر پیدا نہیں کر رہیں کیونکہ سیاستدان صرف یہ سوچتا ہے کہ اس نے اگلا الیکشن کیسے جیتنا ہے، جبکہ لیڈر اگلی نسلوں کا سوچتا ہے۔ چونکہ یہاں مافیاز کا راج ہے اس لیے یہاں اگلے الیکشن کی سوچ رکھنے والے کامیاب ہوجاتے ہیں۔ کاش یہاں لیڈر جیت جاتے، کاش لوگوں کو شعور ہوتا، کاش لوگ انقلابی سوچ رکھتے۔ میں جب بھی ڈاکٹر طاہرا لقادری کو دیکھتا ہوں تو مجھے ڈاکٹر خورشید رضوی کا یہ شعر بے اختیار یاد آجاتا ہے کہ:

جس پھول کو دیکھوں یہی لگتا ہے کہ
اس میں اک رنج بھی رہتا ہے مسرت کے علاوہ

میری ہستی شوقِ پیہم، میری فطرت اضطراب
کوئی منزل ہو مگر گزرا چلا جاتا ہوں میں

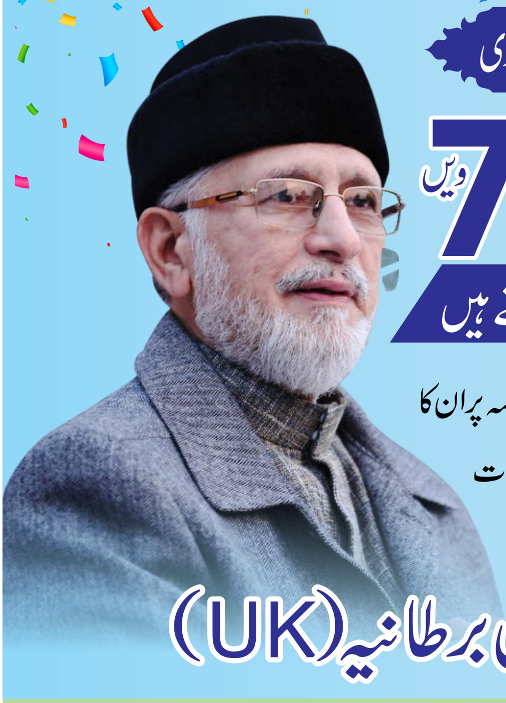

ہم اپنے محبوب قائد، نابغہ عصر، دانش عہد، مجدد رواں صدی

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو اُن کی 71 ویں

## سالگرہ کے موقع پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے تصدق سے امت مسلمہ پر ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور امت کو ان کے علمی و روحانی فیوضات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

منجانب **منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ (UK)**

# منہاج کالج برائے خواتین لاہور

زیر سرپرستی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج کالج فار ویمن لاہور کی پرنسپل، جملہ سٹاف اور طالبات کی طرف سے
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو 71 ویں سالگرہ مبارک

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری
پی ایچ ڈی (مصر)

پرنسپل
ڈاکٹر ثمر فاطمہ
(پی ایچ ڈی۔ انگلینڈ)

داخلہ جاری ہے
بہار سمیسٹر 2022ء

ایم فل اسلامک سٹڈیز
داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو: 12 مارچ 2022ء
کلاسز کا آغاز: 2 اپریل 2022ء

☆ بی ایس اسلامک سٹڈیز
☆ بی ایس انگلش ☆ بی ایس ایجوکیشن
کلاسز کا آغاز: 7 مارچ 2022ء

الشہادۃ الثانویہ (اسپیشل)
(انٹرمیڈیٹ پاس طالبات کے لیے)
کلاسز کا آغاز: 7 مارچ 2022ء

ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام
کلاسز کا آغاز: 7 مارچ 2022ء

☆ پی ایچ ڈی سکالرز کی زیرِ نگرانی تعلیم و تربیت ☆ این ٹی ایس امتحانات میں ملک بھر میں نمایاں پوزیشنز ☆ سرکاری اداروں میں تعیناتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن

منہاج کالج برائے خواتین (منہاج یونیورسٹی) نزد ہمدرد چوک ٹاؤن شپ لاہور
برائے رابطہ
Website: www.minhaj.edu.pk/mcw
Email:mcw@minhaj.edu.pk, unimcw@gmail.com
Tel: 04235116784-5,04235111013,0300-4160881

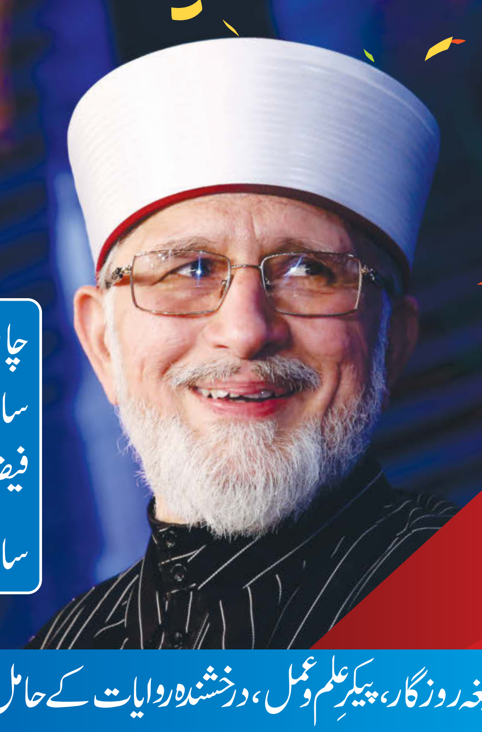

چار سُو تیری آواز گونجے سدا
ساری دنیا پہ تیری نِظامت رہے
فیض بٹتا رہے، جام چلتا رہے
ساقیا تیری قائم سخاوت رہے

ہم نابغہ روزگار، پیکرِ علم وعمل، درخشندہ روایات کے حامل معتدل ومتوازن آواز مجدد رواں صدی

# شیخ الاسلام ڈاکٹر مُحمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

**71 ویں سالگرہ**

کے پر مسرت موقع پر

# مبارکباد پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ امت کی خیر خواہی اور دردمندی کے جذبات سے معمور یہ چراغِ امن ومحبت قیامت تک یونہی علم وحکمت کی روشنی بکھیرتا رہے۔

★ منہاج سسٹرز لیگ (ناروے)
★ منہاج یوتھ لیگ (ناروے)
★ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (ناروے)
★ منہاج حلقہ درود (ناروے)
★ منہاج ڈائیلاگ فورم (ناروے)

# شیخ الاسلام کی علمی و فکری اور تحقیقی خدمات

**شیخ الاسلام نے سال 2021ء میں 25 کتب اور تراجم کا اُمت کو تحفہ دیا**

**شیخ الاسلام دینی و دنیوی علوم کا ایک جیتا جاگتا انسائیکلوپیڈیا ہیں**

**عرفان القرآن کے پشتو، بنگلہ، کشمیری زبان میں تراجم طبع ہوئے**

محمد فاروق رانا کی خصوصی تحریر

یہ حقیقت اَظہر من الشمس ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اوائلِ شباب ہی سے علم و تحقیق کی متعدد روشن و درخشاں جہات کو عصرِ حاضر کے مقتضیات کے تناظر میں موجودہ اور آنے والی صدیوں کے اَبنائے آدم و بناتِ حوّا کے سامنے رکھا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حقیقت یہ ہے کہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تمام کتب ایک بحرِ بیکراں اور قلزمِ زخّار کا درجہ رکھتی ہیں۔ جب اِن کتب کی وسعت، ہمہ گیریت، تنوّع اور بوقلمونی کی جانب نگاہ جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام نے ایک پھول کے مضمون کو صد ہزار رنگ و آہنگ میں 20ویں اور 21ویں صدی کے قارئین و ناظرین کے سامنے شرح و بسط کے ساتھ یوں بیان کر دیا ہے کہ وہ تحدیثِ نعمت کے طور پر میر انیس کی ہمنوائی میں یہ کہنے میں حق بجانب ہیں:

گلدستۂ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اِک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

ایک عالَم اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ شیخ الاسلام دینی و دنیوی علوم کا ایک چلتا پھرتا، جیتا جاگتا اور سانس لیتا ہوا انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ ان کی ذات والا صفات میں سیکڑوں لائبریریاں مجتمع ہو چکی ہیں۔ الغرض وہ بیک وقت اَسرار و حِکم کے عارف بھی ہیں اور کلیمِ سر بہ کف بھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سال 2021ء میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے متعدد شذراتِ علمی طبع ہوکر منظرِ عام پر آئے ہیں۔ ان کا مختصر تعارف ذیل میں دیا جارہا ہے:

## ۱۔ اَلدُّرَر مِنْ مَعَارِفِ السُّوَر

شیخ الاسلام کی عربی تفسیرِ قرآن میں سے قرآن مجید کی تمام 114 سورتوں کا تعارف الگ کتابی صورت میں طبع ہوا ہے۔ 656 صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب بالخصوص علماء و اَساتذہ، مدرّسین اور طلبہ و طالبات کے لیے ایک علمی تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے موضوع پر جامع ترین اِس کتاب پر جامعہ ازہر کے شیوخ کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔

اس کتاب میں ہر سورت سے متعلق مکی ومدنی تقسیم، اس میں موجود آیات والفاظ، حروف اور رکوعات کی تفصیلات اور سورت کے دیگر اسماء والقابات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب علیحدہ علیحدہ سورتوں کے فضائل میں وارد جملہ احادیث وآثار کا ایسا حسین گلدستہ ہے جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہ ملے گی۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی ہر سورت میں موجود اَہم مضامین بھی خلاصتاً مذکور ہیں جو اس کتاب کی اِفادیت و اِنفرادیت اور جامعیت کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

## ۲۔ مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِیْث

(موسوعة Encyclopedia of Hadith Studies

☆ ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

علوم الحدیث) کی سات کتب میں سے چار کتب طبع ہوکر منظرِ عام پر آ چکی ہیں، اور یوں عِلْمُ مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث پر اِس صدی کا بہت بڑا کام ہوا ہے۔ اِس موضوع پر امام شمس الدین سخاویؒ اور امام جلال الدین سیوطیؒ کے زمانے تک کئی کئی جلدوں کے کام ہوتے رہے ہیں، مگر گزشتہ دو تین صدیوں میں اتنا وقیع کام نہیں ہوا۔ اب بتوفیقہ تعالیٰ اُن ائمہ و محققین کے علمی گلستان سے پھول چُن چُن کر ایک بڑا گلدستہ تیار ہوا ہے، جس کے خوش نُما رنگوں سے آنکھیں ٹھنڈی اور خوشبو سے مشامِ جاں معطر ہوں گے۔ بلا شبہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی شبانہ روز کاوشوں کے نتیجے میں منظرِ عام پر آنے والی یہ کتاب ہر مسلک اور مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و اساتذہ، شیوخ اور طلبہ و طالبات اور علوم الحدیث سے شغف رکھنے والے افراد کے لیے ایک عدیم النظیر تحفہ ہے۔

## ۳۔ حُسْنُ النَّظَر فِی أَقْسَامِ الْخَبَر

مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِیْث کی یہ ساتویں کتاب اپنی نوعیت کا ایک منفرد اور فقید المثال علمی شہ پارہ ہے۔ اس کتاب میں حدیث کی عام مصطلحات، محدثین کے مراتب، تحمل الحدیث کے ضوابط اور آدابِ روایتِ حدیث کے ساتھ ساتھ حدیث کی بڑی اَقسام سے متعلقہ اَہم مباحث کو جمع کر دیا گیا ہے۔

اَقسامِ حدیث کی تفاصیل میں اوّلاً حدیثِ متواتر کی اقسام ذکر کی گئی ہیں۔ بعد ازاں حضور نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک کی مناسبت سے اَحادیثِ آحاد (خبرِ واحد) کی 63 اَقسام جمع کی گئی ہیں۔ ان میں سے ہر قسم کی تعریف اور اقسام وغیرہ کو مفصل اِختلافی اَبحاث سے علیحدہ رکھتے ہوئے متقدم اَئمہ کی تصریحات سے ایسے حسین پیرائے میں مزیّن کر کے پیش کیا گیا ہے کہ علمِ حدیث کا ہر طالب علم کسی دِقت کے بغیر بہ آسانی اس کا فہم حاصل کر سکے گا۔

## ۴۔ اَلْبَیَانُ الصَّرِیْح فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْح

یہ کتاب بھی موسوعۃ علوم الحدیث کے سلسلہ کی آٹھویں کڑی ہے۔ یہ کتاب حدیثِ صحیح پر مشتمل جملہ مباحث کو اپنے اندر ایسے سمیٹے ہوئے ہے کہ ہمیں یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ یہ نادر کتاب حدیثِ صحیح کی معرفت پر ایک مستقل انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت اختیار کیے ہوئے ہے۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے اہلِ علم پر بخوبی واضح ہو جائے گا کہ صرف حدیثِ صحیح پر یہ اپنی نوع کی ایسی واحد و یکتا کتاب ہے جس کی نظیر عرب و عجم میں کم ہی نظر آئے گی۔

اِس کتاب کے بیک وقت دو versions شائع ہوئے ہیں: ایک ورژن صرف عربی متن پر مشتمل ہے، جب کہ دوسرا ورژن bilingual ہے، یعنی عربی مع انگریزی ترجمہ۔ اس کا عنوان ہے:

A Clear Exposition of al-Hadith al-Sahih
(Encyclopedia of Hadith Studies: 8)

## ۵۔ اَلْقَوْلُ اللَّطِیْف فِی الْحَدِیْثِ الضَّعِیْف

مَوْسُوْعَةُ عُلُوْمِ الْحَدِیْث کی یہ نویں کتاب حدیثِ ضعیف پر اٹھنے والے تمام تر اعتراضات اور اِشکالات کو ائمہ حدیث وفقہائے اسلام کے اقوال اور ان کے اپنے طرزِ عمل سے رد کرتے ہوئے اپنے قاری کو یہ بتاتی ہے کہ محض کسی حدیث کے بارے میں لفظ ضعیف وارد ہو جانا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ اب یہ حدیث قابلِ اِستفادہ و احتجاج ہی نہیں رہی۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی اس تصنیف میں علمی تاریخ کے ہر دور سے شواہد جمع کرتے ہوئے یہ بات ثابت فرما دی ہے کہ حدیثِ ضعیف ائمہ حدیث و فقہاء کے ہاں فضائلِ اَعمال، ترغیب و ترہیب، قصص اور مغازی وغیرہ میں تو مقبول ہے ہی؛ مگر اس سے بڑھ کر وہ محض قیاس پر ہمیشہ حدیثِ ضعیف کو ہی ترجیح دیتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام محدثین، بشمول امام بخاری کے، کسی باب میں حدیثِ صحیح کی عدم موجودگی میں حدیثِ ضعیف کو بطورِ استشہاد ذکر کرتے رہے ہیں۔

اس کتاب میں حدیثِ ضعیف اور مُضعَّف میں فرق، نیز حدیثِ ضعیف اور موضوع میں فرق بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور اَئمہ محدثین کے اقوال اور ان کے اپنے عمل سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ حدیثِ ضعیف کو روایت کرنا، نیز اس پر عمل کرنا ہر زمانے میں نہ صرف جائز بلکہ غالب مذہب رہا ہے۔

اس کتاب کو منفرد و ممیّز بنانے والے بے شمار اُمور میں سے ایک اَمر یہ بھی ہے کہ جن ائمہ کی طرف حدیثِ ضعیف پر

عمل کے متروک ہونے کا قول منسوب ہوتا رہا ہے، شیخ الاسلام نے ان ائمہ کی اپنی تحریروں سے اس نسبت کے درست نہ ہونے کو ثابت کر دیا ہے۔ اس کتاب میں دو درجن سے زائد ائمہ حدیث، ائمہِ صحاحِ ستہ اور فقہائے مذاہبِ اربعہ کے اقوال سے حدیث ضعیف کی روایت اور اس پر عمل کے جواز کو اتنی واضحیت سے پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا نفسِ مسئلہ کو نہایت آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

## ۶۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 14: عمر رسیدہ اَفراد: مسائل اور اُن کا حل

عامۃ الناس کے لیے سوال و جواب کی صورت میں شروع کیے گئے آسان، عام فہم مگر اچھوتے اور منفرد موضوعات کے سلسلہ تعلیماتِ اِسلام کی یہ 14ویں کتاب ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے اِفادات و ملفوظات پر مشتمل اس کتاب میں عمر رسیدگی اور بڑھاپے کے حوالے سے مختلف مسائل کو زیرِ بحث لاتے ہوئے ان کا کافی و شافی حل بھی پیش کیا گیا ہے۔ فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ کے شعبہ خواتین کی جانب سے تیار کردہ یہ منفرد کتاب منہاج القرآن ویمن لیگ کے شعبہ دعوت کی طرف سے ہر خاص و عام کے لیے ایک گرانقدر تحفہ ہے۔

## ۷۔ خُلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ (أَطْيَبُ الشِّيَمِ مِنْ خُلُقِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ﷺ)

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے نادر اور محبت بھرے سلسلہ تحریر (كَأَنَّكَ تَرَاهُ ﷺ) ''دیکھو! سرکار ﷺ کیسے ہیں'' کی تاحال 4 کتب شائع ہوچکی ہیں۔ ان میں سے یہ کتاب خلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ اضافہ جات کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ قبل ازیں یہ کتاب 104 صفحات پر مشتمل تھی، جب کہ اضافہ جات شدہ ایڈیشن کے 240 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ اور عاداتِ مبارکہ کے تقریباً 300 پہلو مع اُردو ترجمہ اور تحقیق بیان کیے گئے ہیں۔

## ۸۔ فروغِ عشقِ رسول ﷺ میں نعت کا کردار

آج سے کچھ دہائیاں قبل جب بد اعتقادی کی بد لگام آندھیاں ہر سُو دندنا رہی تھیں۔ اس تاریک ماحول اور مکدّر فضا میں قوتِ ایمانی کمزور پڑ رہی تھی، قلبی کیفیات مسمار ہو رہیں تھیں اور اَذہان و قلوب کے آتش دانوں میں عشق و محبت کی حدّت ٹھنڈی پڑ رہی تھی۔ بحمد اللہ! مالکِ دو جہاں نے ان حالات میں تحریکِ منہاج القرآن کو منتخب کیا اور آقا ﷺ کے مبارک نعلین کی خیرات عطا کرتے ہوئے اِسے رواں صدی کی رسول نما تحریک بنا دیا۔ اِس تحریک نے اُمت کو سوئے کوئے رسول گامزن کر دیا۔

یہ کتاب فروغِ نعت اور اِحیاے مدحتِ رسول ﷺ کے موضوع پر ہونے والے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے منتخب خطابات کا مرتّبہ مجموعہ ہے۔

## 9.10. The Book of Divine Oneness: (Volume One and Two)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ مشکل سے مشکل موضوعات کو انتہائی احسن اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے کہ عامۃ الناس بھی اسے بہ آسانی اپنے اذہان کی تختیوں پر نقش کر لیتی ہیں۔ آپ نے توحید اور اس جیسے دیگر کلامی و اعتقادی موضوعات کو خالص علمی پیرائے اور معتدل طرزِ فکر کے ساتھ واضح کیا ہے کہ عوام و خواص یکساں حقیقتِ حال سمجھ لیتے ہیں۔ اردو زبان میں دو ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب التوحید لکھ کر آپ نے تلخیوں کے موسمِ ناروا میں شرق تا غرب محبت و مودّت کے گلزار آباد کر دیے۔ مضبوط دلائل کے ساتھ شرک اور بدعت کے طوفان کو نہ صرف روک دیا بلکہ تنقیصِ رسالت کے بدترین فتنے کو اپنی موت آپ مرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اس پسِ منظر میں دیکھا جائے تو یہ کتاب التوحید فی الحقیقت شیخ الاسلام کا وہ نمایاں تجدیدی کارنامہ ہے جس کے مثبت اثرات آئندہ صدیوں تک مترتب ہوتے رہیں گے۔

کتاب التوحید (اردو) کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ دو

جلدوں کی صورت میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آیا ہے۔ انتہائی آسان اور عام فہم پیرائے میں مشکل ترین ابحاث کو واضح کیا گیا ہے۔

کتاب التوحید (اردو) کی دوسری جلد کا انگریزی ترجمہ ان شاء اللہ 2022ء میں انگریزی کی تیسری اور چوتھی جلد کی صورت میں طبع ہوگا۔

11. A Real Sketch of the Prophet Muhammad ﷺ

یہ کتاب شیخ الاسلام کی کتب اور اِفادات و ملفوظات سے مرتب کی گئی ہے۔ اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شخصیت، حسن و جمال، سیرت و کردار، اَخلاق و اَوصاف، رحمت و رافت، جود و سخا، عدل و اِنصاف، اِنسانی ہمدردی، محبت و اُلفت اور عظمت و شان کا اَصل خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے ورق ورق اور سطر سطر میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کی حیات بخش، فیض رساں اور انسان دوست سیرت کی نورانی کرنیں پھوٹتی نظر آئیں گی۔ یہ ایمان افروز کتاب سیرتِ طیبہ پر لکھی جانے والی کتب میں اَہمیت و مؤثریت اور جامعیت کے اِعتبار سے بہت عشق آمیز، روح پرور اور فقید المثال ہے۔

12. Adab: Noble Conduct and its Significance in Islam

ادب دین کا ایک تہائی حصہ ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔ انگریزی زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے حضور تاجدارِ کائنات ﷺ کا ادبِ بارگاہِ اُلوہیت بھی بیان کیا ہے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا اَدبِ بارگاہِ خالقِ کائنات بھی ذکر کیا ہے۔

کتاب کے دوسرے حصے میں صرف ادب پر ائمہ کرام اور سلف صالحین کے 115 نادِر، ایمان افروز اور سریع الاثر اَقوال مع مکمل تخریج اور انگریزی ترجمہ درج کیے گئے ہیں۔ یہ ایک مختصر مگر اپنے موضوع پر جامع اور منفرد کتاب ہے۔

13. Clarity Amidst Confusion Imam Mahdi and End of Time

یہ سوال ہمارے اَذہان کو اکثر جھنجوڑتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کب اِس دنیا میں تشریف لائیں گے اور کب ان کی ولادت ہوگی؟ یہ کتاب شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے انتہائی نادر تحقیقی خطابات کا مجموعہ ہے جو انگریزی میں مرتبہ صورت میں سامنے آئے ہیں۔

## ۱۴۔۲۳۔ کتب کے تراجم

☆ A Real Sketch of the Prophet Muhammad ﷺ

سال 2021ء میں کتاب A Real Sketch of the Prophet Muhammad ﷺ کے اُردو زبان کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں میں بھی تراجم شائع ہوئے ہیں، جن میں: Italian، French، Spanish، Danish، Norwegian اور ہندی شامل ہیں۔ اُردو زبان میں شائع شدہ ترجمہ کا عنوان ہے: سیرتِ نبوی ﷺ کا اَصل خاکہ (اِنسانیت کے لیے اُسوہ کامل)

## ☆ عرفان القرآن کے تراجم:

الحمد للہ! سال 2021ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ترجمہ قرآن حکیم عرفان القرآن کے 3 مختلف زبانوں میں تراجم طبع ہوئے ہیں: سب سے پہلے پشتو زبان میں عرفان القرآن کا ترجمہ طبع ہوا۔ پھر اپریل 2021ء یعنی رمضان المبارک میں منہاج القرآن بنگلہ دیش کی جانب سے عرفان القرآن کا بنگالی ترجمہ لانچ کیا گیا اور 10 اپریل کو اس کی تقریبِ رُونمائی ہوئی۔ بعد ازاں عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر عرفان القرآن کا کشمیری زبان میں ترجمہ طبع ہوا۔

## ۲۴۔ آڈیو بک

سال 2021ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سیریز ''دیکھو! سرکار ﷺ کیسے ہیں'' میں سے ایک کتاب حضور

نبی اکرم ﷺ کا پیکرِ جمال آڈیو بک کی شکل میں بھی لانچ کی گئی ہے۔ عالمی شہرت یافتہ اینکر پرسن، ٹی وی چینلز کے معروف میزبانِ محافل اور عظیم لحن اور صوتی حسن کے مالک محترم صفدر علی محسن نے سماعتوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کے دلرُبا اور دل نشیں ذکر سے معمور کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

## ۲۵۔ تفسیرِ قرآن مجید

38ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2021ء کے تاریخی اور مبارک موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شرکاء کانفرنس، اہالیانِ عرب اور پاک و ہند اور بالعموم جمیع اُمتِ مسلمہ کو قرآن مجید کی عربی تفسیر کے مکمل ہونے کی جانفزاء خوشخبری سنائی، جس پر دنیا بھر سے مبارک بادی پیغامات بھی موصول ہوئے۔ (اس کی تفصیلات ماہ دسمبر کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہیں۔)

یہ حقیقت اَظہر من الشّمس ہے کہ شیخ الاسلام نے عصرِ حاضر میں اسلام کا سافٹ امیج اربابِ تشکیک و اِرتیاب اور اَصحابِ رِجعت و جمود کے سامنے رکھا جس کا شکوہ کرتے ہوئے حکیم الامت، رومیِ ہند، دانائے راز حضرت اقبالؒ نے تقریباً ایک صدی قبل کہا تھا:

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی
شیر مردوں سے ہوا بیشہ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملّا کے غلام اے ساقی
عشق کی تیغِ جگر دار اُڑا لی کس نے
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی

میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ شیخ الاسلام کے روپ میں علامہ اقبالؒ کی اس دعا کو ربِ رحیم و کریم نے شرفِ قبولیت عطا کیا:

تو مری رات مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی

❁❁❁❁❁


ہم عالم اسلام کے عظیم مفکر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو
ان کی 71ویں سالگرہ کے موقع پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

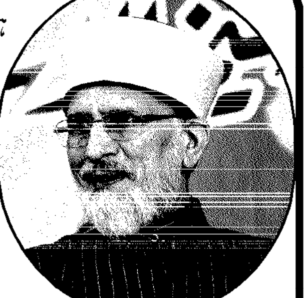

الحماد گیسٹ ہاؤس کالام
گرین ٹاپ بویون روڈ برلب دریا (نزد پامیر کیمپنگ)

کالام، خنجراب، چائنہ بارڈر، چترال، بابوسر ٹاپ، مہوڈنڈ جھیل
سیف اللہ جھیل، جھیل سیف الملوک، مالم جبہ، ہنزہ
گلگت بلتستان، آزاد کشمیر، ناران کاغان

مری سمیت شمالی علاقہ جات کی سیر و تفریح، گاڑیوں اور ہوٹلز کی بکنگ کیلئے مکمل گائیڈنس کیلئے رابطہ کریں۔

ایم ارشاد چوہدری (CEO الحماد گیسٹ ہاؤس کالام) فون: 0318-3632479

# ”اسلام کی اصل تعلیم اعتدال اور میانہ روی ہے“

## ”کامیابی کے لئے استقامت شرطِ اول ہے“

## ”اسلام محض تبلیغ نہیں تعمیل کا نام ہے، اسلام محض فکر نہیں ارادے کا نام ہے“

### شیخ الاسلام کی گفتگو سے اخذ کردہ منتخب کلماتِ حکمت پر مشتمل تحریر

——— حنا وحید ———

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان اَقدس ہے کہ ”میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔“ مراد یہ ہے کہ آقاءِ کائنات ﷺ کے فرامین فصاحت و بلاغت کا مجموعہ، گلدستہ اور مرقع ہیں۔ آپ ﷺ طول طویل، وسیع و عریض اور پھیلے ہوئے مفہوم کو مختصر اور جامع الفاظ میں بیان فرما دیتے اور قلیل ترین الفاظ میں کثیر المعانی مطالب و مفاہیم کو پیش فرما دیتے، یعنی گفت گو میں حد درجہ طوالت سے پرہیز اور کفایتِ لفظی سے کام لیا جاتا تھا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس صفت جلیلہ کا فیض بھی اُمت میں تقسیم ہوتا ہے جسے غلامانِ مصطفیٰ بتوفیقِ اِلٰہی اپنے اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ہستیوں کے فرامین بطور وظیفہ اپنا کر حرزِ جاں بنائے جانے کے قابل ہوتے ہیں۔ بایں سبب اِس مختصر مضمون میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کے چنیدہ فرامین اور اَقوال درج کیے جارہے ہیں جن سے نہ صرف آپ کی فصاحت لسانی اور آپ کے قادر الکلام ہونے کا بخوبی اِظہار ہوتا ہے، بلکہ ان فرامین کو ہمہ وقت متحضر رکھنے اور ان پر عمل کرنے کی بھی ضرورت بخوبی واضح ہوجاتی ہے۔

آپ کے عمدہ اور دلنشیں انداز سے اَخذ کردہ یہ منتخب فرامین کسی خاص موضوع پر اِکٹھے نہیں کیے گئے، بلکہ ان کا اِنتخاب متفرق موضوعات سے کیا گیا ہے، جنھیں شیخ الاسلام کے یومِ پیدائش کے موقع پر شائع ہونے والے اس خصوصی نمبر میں شاملِ اِشاعت کیا جا رہا ہے:

## ۱۔ اِسلام

- اِسلام ہی حقیقت میں راہِ فلاح و نجات ہے۔
- اِسلام درحقیقت دینِ محبت ہے۔
- اِسلام دوسروں کو اَمن و سلامتی اور حفاظت و عافیت مہیا کرنے سے عبارت ہے۔
- اِسلام محض فکر کا نام نہیں، عزم و اِرادے کا نام ہے۔
  اِسلام محض علم کا نہیں، بلکہ علم اور عمل دونوں کا نام ہے۔
  اِسلام محض تبلیغ کا نہیں، تعمیل کا نام ہے۔
  اِسلام محض توجیہ کا نہیں، تخلیق کا نام ہے۔
  اِسلام محض مقصودِ حیات کو جاننے کا نہیں، اس کو پانے کا نام ہے۔
- اِسلام محض فلسفیانہ موشگافیوں کا نہیں بلکہ عملی جد و جہد کے ذریعے نتائج پیدا کرنے کا نام ہے۔

## ۲۔ اِیمان

- اِیمان قلب و باطن کی یقینی حالت کا نام ہے جس میں قلب و باطن دنیا کی محبت سے خالی اور اللہ کی محبت سے معمور ہوں۔
- تمام اِنسانوں کے لیے اُلوہی ہدایت کا ذریعہ فقط وحیِ اِلٰہی ہی ہے؛ جو انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنے اپنے دور میں نازل ہوتی رہی

اور اس کی تکمیل حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اَقدس پر ہوئی۔

- محبت ایمان کا جوہر اور اِسلام کی بنیاد ہے۔ بنا بریں محبت کے بغیر ایمان کا دعویٰ کرنا محض خیال خام اور علامتِ نفاق ہے اور حق یہ ہے کہ اَہلِ محبت ہی اَہلِ اِیمان کہلانے کے حق دار ہیں۔
- تعظیم وتعزیر ایمان کا کمال ہے اور اِتباع نصرت کا کمال ہے۔
- ہمارے اندر اُس وقت تک ایمان پختہ اور راسخ نہیں ہو سکتا جب تک ہماری خواہشات، ہماری آرزوئیں، ہمارے ارادے اور ہماری پوری کی پوری زندگی دین کے قالب میں نہ ڈھل جائے۔

## ۳۔ توحید

- شہادتِ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ دل کی گہرائیوں سے یہ شہادت دے کہ ایک ہستی ایسی ہے جس سے بڑھ کر عظمت و رفعت اور شانِ کبریائی کا تصور بھی محال ہے۔ اُس سے زیادہ کسی کو قدرت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اُس سے بڑا علیم وخبیر کوئی متصوّر نہیں ہوسکتا۔ اُس کا ارادہ اتنا قوی اور غالب ہے کہ اسے تمام دنیا اور جملہ کائنات مل کر بھی مغلوب نہیں کرسکتے۔ اُس کی قدرت، حدود و قیود، حیطۂ شمار اور ادراک سے ماوراء ہے۔
- جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہوجائے، اس کی زندگی میں کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔
- اَصلاً خیر اللہ کے پاس ہے اور اس کے حکم سے بندوں کو اِس صفتِ خیر کا مظہر بنا دیا جاتا ہے۔

## ۴۔ محبت وخشیتِ اِلٰہی

- صوفیاء وعرفاء نے دلوں کی روحانی تسکین و اِطمینان کے لیے صرف ایک نسخہ تجویز فرمایا ہے اور وہ ہے: عشقِ حقیقی۔
- محبوبِ حقیقی کی طلب سے بڑھ کر اور کوئی شے ہمارا مقصود نہیں ہونی چاہیے۔
- محبت اور توقع اِکٹھے نہیں رہتے۔ توقع رکھنا محبت کے خلاف ہے۔ محبت میں توقع کرنا سوداگری ہے۔
- عقل کا تو شیوہ ہی تنقید ہے، جب کہ عشق آنکھیں بند کر کے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی محبت تمام اَنواع واَقسام کی محبت سے بلند ہے۔
- اَہلِ محبت اور اَہلِ رضا پر جب تنگی، مصیبت اور تکلیف آتی ہے تو وہ اسے محبوب کی خاص عنایت ونوازش خیال کرتے ہیں۔
- دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔
- ترکِ نواہی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔
- اللہ سے رونے کی خیرات طلب کرنا سب سے بڑی دعا ہے۔
- تمام عباداتِ الٰہیہ کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔
- زبان دِل کی ترجمان ہے۔
- اللہ تعالیٰ اپنے محبوبانِ بارگاہ کو ہر لمحہ خود اِحتسابی کی توفیق دیے رکھتا ہے۔

## ۵۔ محبت و اِطاعتِ رسول ﷺ

- سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کے ذریعے زندگیوں کو حضور نبی اکرم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔
- آج ہم محبت و اِطاعتِ رسول ﷺ کے جوہر کو عملاً کھو بیٹھے ہیں۔ ہم قولاً عاشقِ رسول ہیں لیکن عملاً عاشقِ دنیا ہیں۔

## ۶۔ نماز

- سجدہ خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ ہے۔
- سجدہ حقیقتِ اِنسانی کا مظہر ہے۔

## ۷۔ معرفت وتصوف

- اللہ کی پہچان معرفت کہلاتی ہے۔
- دل کی بیداری اور حیاتِ قلبی کا نام معرفت ہے۔
- دل کا رُخ اللہ کی طرف موڑ لو۔
- تصوف ایک متحرک حقیقت اور فعال سلسلۂ اِسلام ہے۔
- تصوف کردار کو بدلتا ہے۔
- تصوف تزکیۂ نفس اور قلب و باطن کی صفا وجلا کا نام ہے۔
- تصوف کو بدعت کہنا سراسر غلط، بے بنیاد، کم فہمی اور سطحی

علم کا نتیجہ ہے۔

- تصوف اوائلِ اِسلام ہی سے اِسلامی معاشرے کا لازمی جزو ہے۔ یہ اِسلام میں کوئی درآمد شدہ اضافہ یا بدعت نہیں ہے۔
- جو تنظیم روحانی طرزِ فکر سے خالی ہو وہ مادی اور دنیوی طریقوں پر چل پڑتی ہے اور خیر و برکت کے چشمے اُس میں نہیں پھوٹتے۔

## ۸۔ توبہ

- توبہ تبدیلی کا نام ہے۔
- نیک اعمال ہی دلوں کو حیاتِ جاوداں کی طرف لے کر جاتے ہیں۔

## ۹۔ بندۂ مومن کا حقیقی نصب العین

- اَخلاقی کمال کی اعلیٰ ترین صورت رضائے اِلٰہی کا حصول ہے۔
- اہلِ حق کا ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر ہوتا ہے۔
- رضائے الٰہی کی خاطر مباح بدعت بھی عند اللہ مقبول ہوتی ہے۔
- اہلِ حق کی دوستی و عداوت کا معیار بھی صرف رضائے اِلٰہی ہوتا ہے۔
- راستے کی تلاش ہمیشہ مقصدیت پر دلالت کرتی ہے۔
- مقصد مَن میں اُتر جائے تو بندہ مقصودِ خلائق بن جاتا ہے۔

## ۱۰۔ عدل اور اِحسان کے مابین فرق

- عدل یہ ہے کہ بندہ خود بھی لُطف اُٹھائے اور دوسروں کو بھی اُٹھانے دے؛ جب کہ اِحسان یہ ہے کہ اپنا لُطف قربان کر کے دوسروں کو آرام و سکون بہم پہنچائے۔
- عدل یہ ہے کہ اپنے لیے بھی جیے اور دوسروں کے لیے بھی؛ جب کہ اِحسان یہ ہے کہ صرف دوسروں کے واسطے زندہ رہے۔
- عدل یہ ہے کہ کسی کو دُکھ نہ پہنچایا جائے؛ جب کہ اِحسان یہ ہے کہ اپنے سُکھ بھی دوسروں میں بانٹ دیے جائیں۔
- عدل شرطِ ایمان ہے؛ جب کہ اِحسان کمالِ ایمان۔
- عدل مساوات ہے؛ جب کہ اِحسان سراسر ایثار ہے۔

## ۱۱۔ علم و عمل کے مابین فرق

- علم کی ابتداء شک سے ہوتی ہے، عمل کی یقین سے،
- علم میں فکر کو بنیادی اَہمیت حاصل ہے، جبکہ عمل میں عزم و اِرادے کو۔
- علم کا تعلق توجیہہ سے ہے اور عمل کا تخلیق سے۔

## ۱۲۔ رِزقِ حلال کمانے کی فضیلت

- اگر اِنسان رزقِ حلال کمانے کی نیت سے دیانت داری کے ساتھ محنت کرتا ہے تو اس کا ایک ایک لمحہ عبادت ہے اور اس کا درجہ نفلی عبادت سے بڑھ کر ہے۔

## ۱۳۔ میانہ روی اور فرقہ پرستی

- اسلام کی اصل تعلیم اعتدال اور میانہ روی ہے۔
- شجرِ اسلام کے برگ و بار کو زمانے کی بلاخیزیوں سے محفوظ کرنے کے لیے قرآن حکیم کی تعلیمات اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہی مشعلِ راہ ہیں۔
- ظہورِ اسلام کا بنیادی مقصد نسل و رنگ اور شعوب و قبائل پر مبنی عصبیت و تفاخر کے بتوں کو توڑ کر تمام نوعِ انسانی کو ایک مرکز پر لانا اور ایک دائمی وحدت کے رشتے میں منسلک کرنا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور حیاتِ طیبہ بھی اسی مقصد کی غماز اور آئینہ دار ہے جو قرآن حکیم کا منشاء نزول ہے۔
- جس طرح انسانی زندگی اجتماعیت اور قومیت کے بغیر اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی اس طرح اِسلام بھی اجتماعیت اور قومیت کے بغیر اپنا مذہبی و ملی تشخص بحال نہیں رکھ سکتا۔
- نیک گمان سے اُخوت اور اتحاد قائم ہوتا ہے جب کہ بدگمانی نفاق و اِفتراق کا باعث بنتی ہے۔

## ۱۴۔ دعوت و تبلیغِ دین

- دینِ متین کی تبلیغ اور دعوتِ حق میں زبردستی اور جبر کا عنصر منشائے خداوندی کے سراسر منافی ہے۔
- اِسلام کی تبلیغ اس انداز سے کرنی چاہیے کہ دنیا کو اِسلام

کی حقانیت اور عملیت (practicability) پر یقین حاصل ہو۔

- بدی جس رفتار سے بڑھ رہی ہے، نیکی کو اُس سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ فروغ دینا وقت کا اوّلین تقاضا ہے۔
- وہ دعوت کبھی مؤثر نہیں ہوسکتی جب تک دعوت دینے والے خود تربیت کے مراحل سے نہ گزریں۔
- حقیقی عزت وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ پر چلنے سے ملے۔
- اِسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے جدید سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی کا مطالعہ ناگزیر ہے۔
- پیغمبرانہ سیرت و جد و جہد کی ساری تاریخ کامیابی و کامرانی کی تاریخ ہے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے عبرت و نصیحت بھی۔
- قرآنی فلسفہ انقلاب میں عملِ دعوت کو وہ بنیادی اور کلیدی اہمیت حاصل ہے جو تناور درخت میں بیج کو ہے۔

## ۱۵۔تجدید و احیاءِ دین کی جد و جہد

- تجدید کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جس کام کی تجدید ہوجائے تو مخالف شے کا وجود ہی معدوم ہوجائے۔ اِس طرح تو اَنبیاء کرام علیہم السلام کے زمانوں میں بھی نہیں ہوا۔
- قرآن مجید نے دین کے لفظ کو آخرت کے لیے بھی استعمال کیا ہے اور دنیوی نظام کے لیے بھی، جس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ دین؛ دنیا اور آخرت دونوں نظاموں پر حاوی ہے۔
- اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے جس نے ہر دور میں ذہنِ جدید کی تہذیب کی اور سینوں میں ایمان کے چراغ روشن کیے۔
- میں ماضی سے کٹی ہوئی تجدد پسندی کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی غیر متحرّک اور جامد قدامت پرستی کا قائل ہوں۔ دونوں اِنتہا پسندانہ رویے قوموں کو ڈبو دیتے ہیں۔
- پُراَمن طریق سے اِسلامی اَقدار، روحانی اَقدار اور دینی اَقدار کو زندہ کرنے کا نام مصطفوی انقلاب ہے۔
- حرکتِ مسلسل کے ذریعے ایک جماعت؛ تحریک بنتی ہے۔
- جو قوم سائنس اور ٹیکنالوجی میں پیچھے رہ جائے گی، وہ ختم ہو جائے گی۔
- نصرتِ اِلٰہی اُنہی کا مقدر بنتی ہے جو سر بکف ہو کر اللہ کے دین کی تائید و حمایت کے لیے میدان میں اتر پڑتے ہیں۔

## ۱۶۔تحریک منہاج القرآن

- تحریک منہاج القرآن تجدیدِ دین اور احیاءِ اِسلام کی عظیم تحریک ہے۔ جو اِس مادیت زدہ زوال پذیر دور میں اِسلام کی روحانی، اخلاقی، علمی، فکری، دینی اور اعتقادی اَقدار کو زندہ کر رہی ہے۔ یہ ماضی کو حال سے اور حال کو مستقبل کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تحریک لوگوں کے عقائد درست کرنے، ان کی فکر و نظر کو صحیح زاویہ دینے، ایمان اور نور کی طاقت کے ساتھ نسل نو کی زندگی کی تمام جہات میں اصلاح کر رہی ہے۔
- اِنقلاب صرف اُس زمین پر آتا ہے جہاں کے لوگ اِستقامت کے ساتھ مسلسل جدّ و جہد کرتے ہیں۔ تسلسل کے ساتھ جد و جہد جاری رکھنا فرض ہے۔
- کامیابی کے لیے اِستقامت شرطِ اَوّل ہے۔
- دعوتِ منہاج القرآن دراَصل دعوتِ اِتحادِ اُمت ہے۔
- تحریک منہاج القرآن کے دروازے ہر اُس شخص کے لیے کھلے ہیں جو آقائے نام دار ﷺ کا اُمتی ہونے کا دعوے دار ہے، جس کا دل فرقہ واریت اور گروہ بندی پر خون کے آنسو روتا ہے۔
- منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں، بلکہ یہ اَمنِ عالم اور اِتحادِ اُمت کی تحریک ہے۔
- اِنقلابی کارکنوں کے لیے یادِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہی ایسی دولت ہے جو انہیں باطل اور طاغوت کے سامنے پامردی اور استقامت عطا کرتا ہے۔
- جس شے کے بارے میں شک و شبہ پیدا ہو جائے اُس کے ساتھ خود سپردگی و یکسوئی (commitment) ختم

ہوجاتی ہے۔

## ۱۷۔ تجدید و احیائے دین کی جد و جہد میں خواتین کا کردار

❂ اے دخترانِ اسلام! آج اِسلام کی بیٹیوں کو قرونِ اُولیٰ کے کمال کی طرف لوٹ آنے کی ضرورت ہے۔ آج سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کے کردار کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آج سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اِسلام کی بیٹیاں اگر اس عظیم کردار کو حرزِ جاں بنالیں تو دنیا کی کوئی طاقت اُمتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کو روک نہیں سکتی۔

❂ نئی نسل کو دینِ اِسلام کی راہ پر گامزن کرنے اور خاندان اور معاشرے میں اِنقلاب بپا کرنے کے لیے خواتین کو ہر قدم پر عملی قربانیوں کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

## ۱۸۔ میں کیسا پاکستان چاہتا ہوں؟

❂ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جو علامہ اقبالؒ کے خوابوں کی تعبیر اور قائد اعظمؒ کے تصورات کی تکمیل ہو اور جو حقیقی معنوں میں اِسلامی و فلاحی جمہوری ریاست ہو۔

❂ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جس میں نوجوان نسل اپنے مستقبل کو روشن دیکھے؛ جہاں علم، عمل، کردار، اَخلاق، ہنر کی قدر ہو؛ جہاں انسانیت کا بول بالا اور ظلم کا صفایا ہو۔

❂ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جہاں ہر نوجوان کو روزگار میسر ہو تاکہ نوجوان کو ملکی ترقی کے دھارے میں شامل کر کے کارآمد اور مؤثر فرد بنایا جاسکے۔

❂ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جہاں خواتین کو مساوی مواقع اور مکمل سماجی و معاشی تحفظ فراہم ہو اور ان کے خلاف تمام امتیازی قوانین ختم ہوں۔

❂ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جہاں سرکاری و غیر سرکاری اور بڑے چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں پایا جانے والا غیر عادلانہ فرق کم سے کم ہو۔

محترم قارئین! فکر و تدبّر اور حکمت و دانش صرف اور صرف حضرتِ اِنسان کا خاصہ ہے۔ یہ صلاحیت، اِستعداد اور قابلیت صرف اِسے عطا کی گئی ہے۔ وہ اپنے جذبات و اِحساسات کا اِظہار کرسکتا ہے، اپنی کیفیات و واردات کو بیان کرسکتا ہے، وہ اپنے درد و کرب اور خوشی و مسرت کے لیے الفاظ کا چناؤ کرسکتا ہے، وہ اپنے خیالات و اَفکار کو لاشعور سے شعور میں لاکر قابلِ فہم اَنداز میں پیش بھی کرسکتا ہے۔

ماہرین اِس اَمر پر متفق ہیں کہ اِنسانی دماغ کی ساخت تمام دیگر مخلوقات کے مقابلے میں اِس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کا سب سے بڑا حصہ مرکزِ تکلم (speech centre) ہے۔ لیکن محض بولنا، بیان دینا، گفتگو کرنا، تقریر کرنا اور خطاب کرلینا ہی کافی نہیں ہوتا۔ اِنسانی زبان سے ادا ہونے والے ہر بول، گفتگو، بیان، تقریر اور خطاب کو اِنسانی معاشرے اَہمیت نہیں دیتے تا وقت یہ کہ اِظہار کے لیے عمدہ، دل نشین اور موزوں ترین الفاظ کا چناؤ نہ کیا گیا ہو۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ رب العزت نے یہ وصف بخوبی عطا فرمایا ہے کہ آپ کی زبان سے نکلنے والے کلمات دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں قائم منہاج القرآن کے مراکز اور لاکھوں رفقاء و کارکنان کا شیخ الاسلام کے ساتھ وابستہ ہونے میں آپ کی زبان کی تاثیر نے کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کے پُرمغز خطابات اور کتب و دروس میں سے ہر ایک خوبصورت کلمات کا ایک ایسا گلدستہ ہوتے ہیں جن سے مشامِ جاں معطر ہوجاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اصلاحِ قلب و باطن کے لیے ہم شیخ الاسلام کے ان کلمات کو نہ صرف اپنی سماعتوں میں جگہ دیں بلکہ ان کلمات میں موجود مقصد اور پیغام پر عمل پیرا ہوکر صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کی بندگی، حضور نبی اکرم ﷺ کی غلامی اور دینِ اسلام کی نصرت کے لیے اس مصطفوی مشن میں اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قابلیتوں کو بروئے کار لائیں۔

❂❂❂❂❂

*The Global Ambassador of Peace*

# Worldwide Recognition of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's Global Efforts

**Muhammad Farooq Rana**

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri has spent his life in indefatigable efforts to counter every kind of extremism and promote peace and harmony amongst communities. His message on human rights, peace, tolerance, integration and socioeconomic progress reached around the globe in every country from Australia and New Zealand to the US and Canada through Europe and Asia.

The past two decades have seen that the evil of terrorism has not only undermined Pakistan but world peace also. The poor law and order situation has shaken the very existence of the state and severely damaged state structure. In reality, terrorism became a serious threat to state stability. In order to eradicate terrorism, the battle to safeguard the state was fought on two fronts: The first on ground and the second on the intellectual front. The state armies fight the battle on ground to eradicate armed struggle, whereas on the intellectual front, the intellectuals and scholars fight an intellectual battle against terrorism and terrorists. Unfortunately, on the intellectual front not a single individual, organization or state from the Muslim world including Pakistan and from the rest of the world was able to present a comprehensive peace narrative. By the will of Allah, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri only fulfilled this duty; nobody else fought this battle on the intellectual front.

During this period, there were certainly efforts at the state level to gather religious scholars together to reject the evil of terrorism and try to present them on one page. However, in practice, the authentic narrative of Islam against terrorism

was not provided. Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri in fact provided it. In order to rebut the narrative of the terrorists he provided a counter narrative of peace. In order to save states, he launched a 600-page extensive fatwa and presented the authentic peace narrative of Islam to the whole world. This peace narrative, in reality, aimed at the protection of humanity and stability of state narrative. Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri did not stop at issuing the fatwa alone, he also launched a 40-book promotion of peace and counter-terrorism curriculum.

On the one hand, the state armies and security agencies fought against terrorism while Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri gave complete conceptual clarity to the state armies as well as intellectuals so that they may, without any ifs and buts, destroy the terrorists who apparently raise the slogan of *Allahu Akbar*—Allah is the Greatest. The reason being that in Muslim countries, their armed forces were in two minds on whether to launch military action against those who raise the slogans of *Allahu Akbar*, Qur'an and Islam. The Muslim soldiers fighting on the ground received conceptual clarity and strength and certitude from the narrative provided by Shaykh-ul-Islam because of which they were able to fight the war with courage, clarity and self-sacrifice. He not only rendered a great service to save the state of Pakistan but also the states of the Muslim and Western world. This rebutted the terrorist narrative with the peace narrative being accepted throughout the world.

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's services for humanity on state and international level were recognized by states all over the world. For example:

1. In America, in a book in the educational curriculum *Think World Religions*, the narrative of Osama Bin Laden was presented and then rebutted by the narrative given by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri. In like manner, a textbook in America has acknowledged the effort of Shaykh-ul-Islam at the state level.
2. In the same way, in April 2019, the concluding resolution of the OIC conference held in Riyadh, the capital of Saudi Arabia, appreciated the peace

narrative given by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri against extremism and terrorism. This is international recognition of his services rendered for the protection of humanity and world states.

3. In the same way, Minhaj-ul-Quran International (MQI) held a Peace for Humanity Conference which was attended by scholars, important personalities and followers of Islam, Christianity, Judaism, Hinduism, Buddhism, Sikhism and other religions. The London Declaration was launched at the conclusion of the conference by the leaders and representatives of the world's six largest religions. It contained 24 articles on the promotion of world peace and against extremism, radicalization and terrorism. The Secretary-General of the United Nations Ban Ki-moon, Shaykh al-Azhar Prof Dr Muhammad Ahmed al-Tayyeb, Secretary-General OIC Dr Ekmeleddin Ihsanoglu, British Prime Minister David Cameron and Deputy Prime Minister Nick Clegg, Arch Bishop of Canterbury Dr Rowen Williams amongst many other distinguished personalities from around the world sent their written and video messages of support for the conference.

4. The Defence Committee of the British House of Commons in its report acknowledged Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's intellectual and practical efforts to fight terrorism and establish peace. The report—issued on May 15, 2003—is part of the proceedings of the House of Commons. Three paragraphs of the report made a detailed acknowledgement of the services rendered by Shaykh-ul-Islam.

5. Other than the above, many internationally renowned personalities and media channels have acknowledged in clear terms the global efforts rendered by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri. International newspapers and magazines appreciated the efforts of Shaykh-ul-Islam on their front pages. For example, CNN, BBC, Fox News, Foreign Policy, Voice of America, Khaleej Times, The Middle East, Asharq Al-Awsat, Fareed Zakaria, Christiane Amanpour etc., gave it extensive coverage and applauded it a lot.

6. The United Nations Economic and Social Council (ECOSOC) has formally granted a 'Special Consultative Status' to Minhaj-ul-Quran International for its

services rendered for the promotion of Islam. It appreciated the efforts of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri in establishing peace, unity, inter- and intra-faith harmony, human rights, the promotion of education, raising awareness against extremism and terrorism from this platform.

7. The World Economic Forum (WEF) has also recognized the efforts of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri and made him a constituent member.

8. Shaykh-ul-Islam attended and addressed the Istanbul Peace Conference in Turkey. The conference was co-hosted by the British Commonwealth and the OIC. The theme of the conference was 'Afghanistan's Peaceful Future'. Eighteen organizations belonging to the Afghanistan Taliban and many scholars were invited. In the 3-day conference, along with lectures by Shaykh-ul-Islam, he held many sessions lasting many hours with the Afghan scholars and the Taliban in which they put questions to him and he provided satisfactory answers. The aim of the sessions was to change their mind-set according to the changing world and contemporary needs and that they receive an authority in this regard.

9. Shaykh-ul-Islam was especially invited to the joint meeting of US-Islamic World Forum and OIC at the Brookings Institute, Washington DC. He gave a comprehensive briefing to the world leaders on the causes of terrorism and its prevention and the peaceful teachings of Islam in this regard. The conference was attended by Prof Ekmeleddin Ihsanoglu (Secretary-General of the OIC), Ahmed bin Abdullah Mahmoud (Foreign Minister of Qatar), US Secretary of State Hillary Clinton, former US Secretary of State Madeleine Albright, US Senator John Kerry and Senator John McCain. Ibrahim Kalin (Special Adviser to the Prime Minister of Turkey), Rashid Hussein (Special Representative of the President of the United States Barack Obama), Shahid Malik (Former British Minister) and delegations from 30 Islamic countries, think tanks, politicians and policy makers also attended.

10. Professor John L. Esposito who is considered as an authority on Islam in the West invited Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri to speak at the top political university in America, the George Town University, Prince Alwaleed Center

for Muslim-Christian Understanding. The conference was also attended by professors, doctors and policy makers along with representatives of the US army.

11. The American Institute of Peace also invited Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri to deliver a lecture. This was a significant evidence of the victory of his peace narrative and the defeat of the extremist and terrorist narrative.

12. New South Wales Parliament invited Shaykh-ul-Islam. So Shaykh-ul-Islam addressed the New South Wales Parliament in Australia on the topic 'Causes and Prevention of Terrorism and Extremism' on July 11, 2011. Australian government ministers, politicians and important religious and social figures were amongst the audience.

Thus, organizations such as the UN, OIC and WEF that represent the nations of the world have acknowledged and appreciated the profound intellectual efforts of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri, because he has played a vital role in protecting the state stability and has fought an intellectual battle against extremists and terrorists.

13. The extensive *Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings* by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri has been launched in the UK, USA, Denmark, Norway, France, India and Pakistan amongst many other countries. The translations of this book in many languages have been published, which is a clear evidence of its popularity and legitimacy.

14. The Islamic Research Academy of Jamia al-Azhar Egypt wrote a detailed description of the *Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings* and verified its contents.

15. AcademicInfluence.com placed this historic FATWA at number 2 in the list of 25 most influential books on law and legal studies during the past decade—2011–2020. Academic Influence, a leading international platform that has academics and data scientists working together to provide objective influence-based rankings of people, programmes and institutions, finds that the *Fatwa on Terrorism and Suicide Bombings* by Muhammad Tahir-ul-Qadri is the second most influential book on legal studies during 2011–2020.

The platform has prepared a list of 25 Most Influential Books in Law/Legal Studies during 2011–2020 measuring their influence on the basis of the number of references it has received both in academic literature and popular media. The list also includes several perennial classics that remain influential today.

The book ranked the first in the list was *Commentaries on the Laws of England*, by William Blackstone written in 1765–1770, and third *The Federalist: A Collection of Essays Written in Favour of the New Constitution, as Agreed upon by the Federal Convention*, by Alexander Hamilton in 1788. **Therefore, as the living author, Shaykh-ul-Islam's book is ranked number 1.**

16. The launch of Shaykh-ul-Islam's 40-book 'Islamic Curriculum on Peace and Counter-Terrorism' was held in London, Islamabad and many countries in Europe.

17. Minhaj-ul-Quran International has organised a huge number of peace conferences, seminars, peace walks and rallies and dialogue sessions across the world. MQI has established many peace and reconciliation forums at various places. The British Institute of Peace (BIP) is one of them, it is working for the promotion of peace and to counter the extremism, radicalism and terrorism. MQI is also organising the annual Al-Hidayah Anti-Extremism Youth Camps in the UK, Europe and Canada since the last two decades. These are unique and unprecedented in their nature. Shaykh-ul-Islam has addressed hundreds of peace conferences, international seminars, think tanks, question-answer sessions, interviews and delivered lectures in the UK, Europe, America, Canada, Australia, Asia, etc. This is the reason that many organisations awarded medals to him in recognition of his incontrovertible peace services worldwide and he is unanimously referred to as the **Global Ambassador of Peace.**

The scope of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's services is not limited to religious, moral or intellectual fields but also covers national, state and international arenas. He has rendered efforts at the national level, at the Islamic world level and the level of humanity. No doubt Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri is not one individual, but his all-encompassing and diverse services are equal to that of a state.

❁❁❁❁❁

خدا کے کرم کی گھٹا، میرا قائد
میرے مصطفیٰؐ کی عطا، میرا قائد
مدینہ کا اڑتا ہوا یہ پرندہ
جہاں جائے، ماحول ہوجائے زندہ

ہم داعی اتحادِ امت، سفیرِ امن، محبتوں کے پیامبر

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کی

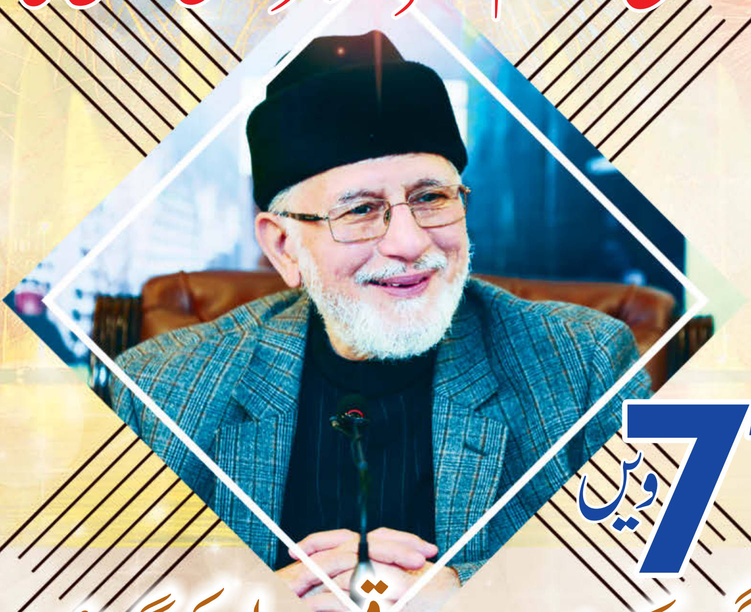

## 71 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی گہرائیوں سے

# مبارکباد

اور ان کے عزم و ہمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

تجدید واحیائے دین، ترویج واقامتِ اسلام اور ملک پاکستان میں بنیادی حقوق کی بحالی کی جدوجہد میں ان کے شانہ بشانہ چلنے کا عہد کرتے ہیں

## منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے

Monthly MINHAJ-UL-QURAN LAHORE FEB-2022
Regd CPL No.41


Minhaj University Lahore

Chartered by Government of Punjab | HEC | PEC | Pakistan Bar Council | PHEC | NAEAC

UI GreenMetric World University Rankings

Minhaj University Lahore has GREEN CAMPUS with recognition of UI GREEN METRIC WORLD RANKING for SUSTAINABLE INFRASTRUCTURE

"One Destination Many Opportunities"

# ADMISSIONS Open SPRING 2022

ADP BS M.A/M.SC MS/M.PHIL Ph.D

MUL accepts USAT (HEC)

## ADP PROGRAMS (MORNING)

Computer Science
Computer Networking
Web Design and Development
Double Math & Physics
Botany, Zoology & Chemistry
Islamic Banking and Finance
Business Administration
Accounting and Finance
Commerce
Mass Communication
Education
Arts
English

## BS PROGRAMS (MORNING) under Liberal Arts

Software Engineering
Information Technology
Computer Science
Food Science & Technology
Human Nutrition and Dietetics
Medical Lab Technology
Biochemistry
Microbiology
Biotechnology
Molecular Biology
Mass Communication
Library & Information Science
English
Urdu
Chemistry
Physics
Botany
Zoology
Political Science
Sociology
International Relations
Mathematics
Statistics
Economics
Accounting & Finance
B.Com
BBA
Islamic Banking & Finance
Education
History
Pak Studies
Peace & Conflict Studies
**Law (LLB)**

## M.A/M.SC PROGRAMS (WEEKEND)

Information Technology
Computer Science
English
Chemistry
Mathematics

## MS/M.PHIL/MBA PROGRAMS (WEEKEND)

Computer Science
Food Science & Technology
Biochemistry
Clinical Nutrition
Mass Communication
Library & Information Science
English (Linguistics)
English (Literature)
Urdu
Botany
Political Science
Sociology
International Relations
Mathematics
Statistics
Economics
Accounting & Finance
Theology & Religious Studies
Peace & Counter Terrorism Studies
Management Sciences
MBA (Professional) (2 Years)
MBA (Executive) (2 Years)
Islamic Banking & Finance
Education
History
Pak Studies
Criminology & Criminal Justice System

## POST GRADUATION DIPLOMA

Halal Standards and Management Systems
Peace & Counter-Terrorism Studies

## Ph.D PROGRAMS (WEEKEND)

Library & Information Science
Mathematics

APPLY ONLINE https://admission.mul.edu.pk/

Scan QR Code

MORNING & WEEKEND PROGRAMS

Main Campus, Madar-e-Millat Road, Near Hamdard Chowk, Township, Lahore
www.mul.edu.pk
admission@mul.edu.pk
MinhajUniversityLahore
officialMUL

Universal Access Number (UAN)
03 111 222 685